



چودھیں پختاں صوبائی اسمبلی

کارروائی اجلاس

منعقدہ پنج شیہ مورخہ ۲۱ جون ۱۹۹۰ء بمقابلہ ۲۷ ذیقعدہ ۱۴۱۱ھ

صفحہ	مندرجات	نمبر شمار
۱	تلاوت قرآن پاک و ترجمہ	۱۰
۲	وقفزوالات کے دروان نتو متعلقہ معزز رکن موجود تھے اور نہ ہی وزیر تعلیم اسی پیسوالات دریافت نہیں کئے گئے تاہم سوالات بمحض جوابات الیوان کی میر پر لکھ دیے گئے تھے۔	۱۱
۳	دھنعت کی درخواستیں	۱۲
۴	بجٹ بیت سال ۱۹۹۰ء کی عام بحث کو سینئٹ ہوئے دیہ متعلقہ مدرسہ احمدیہ کی تقریر قائد الیوان۔ نواب محمد اکبر خان بھٹی کی تقدیر جس میں انہوں نے بجٹ پر کمی صاف بحث میں اراکین کی جانب سے اٹھائے اعتراضات زینکات کے جواب دیئے۔	۱۳
۵	معاذ بات فرمایت سال ۱۹۹۰ء کی منظوری	۱۴
۶		۱۵

چوتھی بلوچستان صوبائی اسمبلی

کا جودھوں رنجیت اجلاس

مورخہ ۱۷ جون ۱۹۹۰ء بھلابق، ۲۳ ذی القعڈہ ۱۴۱۱ھ بروز پنج شنبہ

زیر صدارت اسپکٹر جناب نظہر حسین خان مکھوسہ

چار بجے شام

بلوچستان صوبائی اسمبلی ہال کوئٹہ میں منعقد ہوا۔

تلادت قرآن پاک و ترجیح از مولوی عبدالناصر بشوری

آموز باللہ من الشیطان الرحیم

لہم اللہ الرَّحْمَنُ الرَّحِیْمُ

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُوْفَّا مِنْ أَنْ شَدَّ أَغْرِيَ الْقُسْطِ وَكَانُوا يَجْرِي مِنْكُمْ شَنَآنُ
قُوْمٌ عَلَى الْأَنْعَدِ لَهُمْ جَرَاحُمُهُوَاقْرَبُ للشَّقْوَى وَالشَّقْوَاللَّهُ أَنَّ اللَّهَ
خَيْرٌ مِّمَّا أَعْلَمُوْنَه وَعَدَ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ لَهُمْ مَغْفِرَةٌ وَأَجْرٌ
غَنِيمٌ صَدَقَ اللَّهُ الْعَلِيمُ - ریت ۷۶ سورۃ المائدہ - آیت ۹۰-۸)

تعجبہ، لے یا ان دلوں اللہ کیلئے کھڑے ہونے والے انساف کی گواری فیضے والے جو باور کسی قوم کی شفیقی کو اس پر
آناءہ رکھے کہ تم انساف کرو، شقوی ستر قریب تر ہے اور اللہ سے ڈر و ڈاشہ اللہ تعالیٰ کو تمہارے سب اعمال کی
پوری الہلاع ہے اور اللہ نے ایسے لوگوں سے جو یا مان رئے اور انہوں نے اچھے کام کئے وہ وکیل ہے کہ ان کیلئے مفتر
اور شوالی غنیم ہے۔
فَمَلَعِينًا إِلَّا الْبَدَنْجَ

جناب اپریکر

اب و فخر سوالات ہے۔

آج میر صالح محمد جو تانی صاحب کے سوالات ہیں۔

نوت ٹاپ۔ چونکہ متعلقہ رکن میر صالح محمد جو تانی اور حاجی نور محمد صراف صاحب الیوان میں موجودہ نہیں تھے۔ لیکن کسی دوسرے موزر زر کن نے بھی ان کے سوالات دیافت نہیں کئے تاہم ان کے سوالات کچھ جوابات الیوان کی میز پر کئے گئے تھے وانچ رہے کہ سوال نمبر ۱۲، ۳۴۹، ۳۶۰، ۳۶۱ اور ۳۶۲ تھے۔

رخصت کی درخواستیں

جناب اپریکر

سیکرٹری اسیبلی رخصت کی درخواستیں پڑھیں۔

مسٹر احمد حسین خان

دیکر میری اسیبلی ابیگم رضیہ رب، ایم پی اے چونکہ ملک سے باہر گئی ہوئی ہیں۔ اس لئے انہوں نے موخرہ ۱۹ جون ۹۰ تا ۲۳ جون ۹۰ م اسیبلی اجلاسوں سے رخصت کی درخواست کی ہے۔

جناب اپریکر

سوال یہ ہے کہ آیا رخصت منظور کی جاتے؟

(رخصت منظور کی گئی)

سینکڑی اپنی

مولوی محمد اسحاق خوستی - ایم پی اے نے ذات صرف فیات کی بناء پر ۱۴ جون ۹۰ تا ۲۳ جون ۹۰ درخواست کی ہے۔

جناب اپنے

سوال یہ ہے کہ آیا درخواست منظور کی جائے۔
(درخواست منظور کی مختصر)

جناب اپنے

درخواست کی درخواستوں کے بعد اب وزیر خزانہ اختتامی تقریف رہا ہے۔

مسٹر سعید احمد ہاشمی

اعوذ باللہ من الشیطان الرجيم

لِبِّمَا لَذَّتْ حَمْنَةُ اللَّهِ حَمْنَةُ

جناب اپنے - کچھ تین روزوں میں بجٹ ۹۱ء ۱۹۹۰ء کے سلسلے میں ایوان میں سمجھت رہی۔ اور اس سمجھت کے دروان چند دوستوں نے پارلیمانی آداب کے تحت باقی کیس کچھ نے غیر پارلیمانی اندازی بھی باقی کیس کچھ نے اخذ قیات کرنے چھوڑا جب کہ کچھ نے غیر اخذی۔

بائیں کہیں لیکن ٹرٹیری بخوبی سے ہم باقی طرفے سب و تحمل کے ساتھ سنیں۔ بحث کے ساتھ ساتھ
ذنان مسٹر سماجی ٹپا ذکر کیا گیا۔ کبھی قد ناپا گیا تو کبھی صورت دیکھی تھی خیر ہم نہیں چاہتے
کہ اپنی روانیتیں چھپوڑیں دوستوں نے ٹوکیں دیں یہ موقع نہ تو ہاکی کا تھا اور نہ فٹ بال کا اور نہ
ہی شادی بیاہ کا تھا۔ بر جس میں قد ناپا ہے لیکن دوستوں نے اپنی تقاریر میں موقع ہاتھ سے
نہ جانے دیا۔ جناب اسپیکر موقع بحث کا تھا اور بوجپستان کے مسائل حل کرنے کا تھا عجیب عجیب بائیں
اور الفاظ استعمال میں لائے گئے ضمیر کی بائیں ہوئیں کٹ موشن کے حوالے سے غلط حوالے دئے گئے ہیں
کی ایک مہربان نے تو باب پ دادا کا ذکر بھی کر ڈالا۔ میں ان مہربانوں میں سے خاص طور پر ایک سے
کہوں گا۔ کہ ”اتنی نہ بڑھا پا کی دنماں کی حکایت
داسن کو زرا دیکھو زرا بند قباد سیخو

جناب اسپیکر جس دن بحث احلاس شروع ہوا اس روز کچھ بائیں کبھی سامنے آئیں سیاسی
مائے کی بات کی تھی۔ یہ کہا گیا کہ کچھ لوگوں کو سایوں کی تلاش ہوتی ہے۔ اس ضمن میں یہ گزارش
کروں کہ اپنی سیاست کا خرگز شہزادیں بر سر سے ایک ہی رہا ہے اور وہ مسلم نیگ اور پاکستان
اور اسلام کی سیاست ہے نہ اس سیاست کا داسن کبھی چھپڑا اور نہ ہی آئندہ چھپوڑ نے کا ارادہ
رکھتے ہیں۔ پاکستان اور اسلام کی سیاست کے حوالے سے آج تک کبھی پاؤں میں لغرض نہیں آئی
 بلکہ اس کے خلاف بھی سوچنا میں گناہ لفڑ کرتا ہوں۔ جہاں تک کسی سائے کی تلاش کا تعلق ہے تو اپنے
حوالے سے یہ گزارش کروں کہ آں رسول ہوں سادات گھرانے سے تعلق رکھتے ہوں مجھے اس سے
ٹڑھ کر کسی سائے کی ضرورت نہیں ہے مجبوری یہ ہے کہ پارلیمانی امور کی وزارت بھی سیدے
پاک ہے اور پارلیمانی آداب کی قید و بند میں رہتے ہوئے سیری یہ پوری کوشش ہوگی۔ کران باتوں
کا جو بحث کے حوالے سے کی تھی جگادوں ساتھ ہی میں امید کرتا ہوں کہ اس جانب بیٹھے ہوئے
دوست پچھے تین دنوں کی باتوں کو غور سے سنیں گے۔ اگر داد نہ دے سکے تو کم از کم کوئی پوائنٹ

آن آرڈر جیسے ہم نہیں لاتے تھے وہ بھی نہیں لاتا میں کے۔
 جناب اسپیکر۔ میں اپنی گزارشات اس شعر سے شروع کروں یا حق بات کہوں کا مکملاءے جرت
 الہار۔ جو بات دکھنی ہو ڈیکھ بات نہ کہہ دیں سب اسپیکر سرا میں سب سے پہلے ضمیں سمجھ کر حل کے
 سے ان باتوں کی نشان دھما کروں گا جو اس الیان کے ساتھ گذشت تین دنوں سے کیلی ہیں۔ جیسا کہ پہلے دن
 سے میں نے گزارش کی تھی کہ ہمارا اسپلینیوری سمجھ کا ڈلیپیٹ یعنی خسارہ ایک سو پانچ کروڑ روپے
 ہے جس میں سے نے کروڑ یا اس سے نازدہ رقم ڈلیپیٹ سائیڈ میں ہے۔ ہمارے ایک بڑی
 نے شاہ فیکٹری زکی غلط منہ کی وجہ سے فرما یا قفا کے اسمیں نان ڈلیپیٹ کا خسارہ نو کے کروڑ
 روپے ہے۔ ایسا نہیں ہے اگر آپ اسپلینیوری سمجھ کی اسٹیڈی پر کوئی بحث نہیں تو اسکے پہلے صفحہ سیوٹا
 دیکھتی ہے کہ ۱۹۹۲ کا ڈلیپیٹ سائیڈ پر آنا زائد خرچ ہوا اسکی وضاحت میں نے پہلے دن کردار تھی
 سر ہچکے برس تین ہوں کے بعد مختلف ملات سے وفات کی جا بنتے ہیں فرانس فرولہ یہ وہ پسیہ ہے
 جو تینیں جوں تک ہم نے خرچ کرنا تھا جسے میں پہلے دن ہٹنے والے بھینتے ہو جاؤں نے ہیں
 والپن ادا کرناتھے اسے علاوہ سارے بارہ کروڑ روپے نان ڈلیپیٹ سائیڈ پر ہے میں نے
 اس سلسلے میں پہلے گزارش کی تھی کہ گندم کی سبیڈی پر اور کوئی تین کروڑ پچھڑا کھر روپے (Debt)
 ڈلیپن سروٹنگ اور سارے تین کروڑ تقریباً ایسی رقم ہے جو نان ڈلیپیٹ سائیڈ پر
 خرچ ہوتے میں سمجھا ہوں اتنے پڑے سمجھتی ہیں جہاں اتنی ملات ہوں سارے تین کروڑ کوئی معنی نہیں
 رکھتا۔ جیسا کہ آپ جانتے ہیں اور یہ رواست سبی رہی ہے کہ اس سے پہلے زکر نامہ صرف ہمارے
 لئے بکھر و فاقی حکومت، دیکھ مولوں اور دوسرے مالک کے لئے بھی مکن نہیں ہو گا۔ ہاں جتنا
 اور طرائق کا وضع نہ کیا جاتے۔ تو شاید تکن ہو سکے۔ اب تو میں سمجھت باتے ہیں۔ ۱۹۹۰ کی
 طرف آتا ہوں اسمیں سب سے پہلے سمجھت سائیڈ کا بیک ایک صرف یاد وہاں کے لئے یہاں دہراتا
 ہوں کیونکہ کچھ دوستوں نے پہلے دن ہی شاہ سمجھ دیکھا ہوا اور اس کا مطالعہ نہ کیا ہو۔

جناب والا! یہ سمجھت سات سو پچاس کروڑ روپے کا ہے اسیں نان ڈولپینٹ کی مدیں پانچ سو نپدرہ کروڑ روپے اور اس کے ساتھ ایک سو پینتیاں لیں کروڑ روپے اسے لوئی پی کی سائید پر اور ایک ہیں کروڑ روپے ایں لوئی پی کا سائینز ہے۔ میں سمجھتا ہوں شاید یہ سائینز رجھ اور گھٹ سکتا ہے۔ اس طرح یہ کل ڈھل سات سو پچاس کروڑ روپے ہے۔ اس پانچ سو پچاس کروڑ روپے میں جو عجزت تیاری اخراجات ہیں ان میں قرضوں کی ادائیگی ایک سو یا ایس کروڑ پیش کی ادائیگی پر میں کروڑ روپے کا تحسین ہے۔ باقی الحدم پر دی جانے والی سبیلی - بائیں کروڑ پیش کی ادائیگی پر میں کروڑ روپے جسپر یہاں بحث بھی ہوئی اسکے علاوہ ایک سو پینٹھ کروڑ روپے فائدہ ہیں جبکہ روبل مکن نہیں ہے باقی ساڑھے تین سو کروڑ روپے بچتا ہے اسیں مختلف مکموں کے اخراجات جن ساتھیلی ذکر گرانٹس کی صورت میں بند ہو گا اس سلسلے میں گزارش ہے کہ اگر ان نیکر زد یکھیں تو مختلف مکموں کے لئے جو رقوم ایلوکیٹ کی گئی ہیں اور وہ مختلف ترجیحات حکومت نے پچھلے برس یا اس دھراں میں خریں قطعاً انظر انداز سخیں کیا گیا۔ جناب اسیکہ سب سے پہلے ہلیٹھ کو لے لیں اسیں نان ڈولپینٹ سائید پر چالیں کروڑ روپے خرچ ہونے کی وجہ کیش کے لئے پھاناوے کروڑ روپے پہلک ہلیٹھ انجینئرنگ پر بارہ کروڑ روپے یا ایک نیا مکمل ہے۔ ایگر پہلک کے لئے بیس کروڑ روپے جزو ایڈمنیشن کے لئے اٹھائیں کروڑ روپے پولیس لا اینڈ آرڈر میں نان ڈولپینٹ سائید پر چھیا لیں کروڑ روپے خرچ کے جانتے ہیں۔ اگر اسکو آپ دیکھیں تو نان ڈولپینٹ پر بھی جو دلیکش ہے اسکے مطابق ترقیاتی سائید پر ہدایی جو ترجیحات یا پرائیریوریز (Priorities) ہیں کو اسی مطابق سے پچھلے سال ان مکموں کو بڑھایا گیا اور ان میں تو کریاں پیدا کیگئی۔ آپ آپ ڈولپینٹ سائید پر آئیں تو ایک سو باون کروڑ روپے ہم نے مختص کیا ہے اسیں ہماری پہلک ہلیٹھ انجینئرنگ کی ترجیح ہیں لیعنی پینے کے پانی کو جو ترجیحات حاصل ہیں وہ ہم نے قلعنا نہیں بد لیں۔ اور ہم نے پہلک ہلیٹھ انجینئرنگ کے لئے تیس کروڑ روپے رکھے ہیں۔ روڈوز کے لئے ستون کروڑ روپے رکھے ہیں پان کے لئے پندرہ کروڑ روپے ہیں

اور سہیت کے لئے سولہ کروڑ روپے ہیں اگر آپ اپنے نظرداریں جن امور کا حکومت دکر کرتی رہی ہے اب پوکوش کی گئی ہے کہ موجودہ وسائل میں ان ترجیحات کو کسے بڑھایا جائے اس بحث تقریر میں ہماری آمد فی کی بات ہوئی ہے اس سلسلے میں بھی کچھ مسزدراں ایکن نے اپنے خیالات کا اظہار کیا ہے یہاں میں یہ بات دھرتا ہوں جو میں نے اپنی بحث تقریر میں کہے کہ ہماری جو صوبائی (Receipts) ریٹیٹس ہیں یعنی ہماری جو صوبائی ۲۶ دن ہے وہ تقریباً تین کروڑ روپے ہے باقی مختلف مادت میں ہمارا حصہ ہے جو قالون کے سخت ایجادیز ٹولٹی ہے اور جو ایسی ٹولٹی سوئی ٹکیں کی ہے وہ ۱۰۳ کروڑ ہے۔ اور ریونیو اوفیٹ گرانٹ جسکو پورا کرنے کے لئے وفاقی حکومت پابند ہے۔ اس صوبے کے سمجھت کا خسارہ اس کو پورا کرنا ہے اور اس کے لئے بھی وفاقی حکومت نے سال ۱۹۸۵ء کے مطابق صرف ۷۰ کروڑ روپے غتشی کئے ہیں اور شہریکیں میں ۴۰٪ اکروڑ روپے رکھے ہیں جہاں تک ہماری اس آمدن کا تعلق ہے اسے بڑھانے کے لئے کامیں کے انہ اور کامیں کے باہر بھی غدر و خون پوتا رہا ہے کوئی طرح ہم اپنے محاصل اور ریونیو کو بڑھانے سکتے ہیں اسکے متعلق جیسا کہ میں نے پہلے بھی اپنی بحث تقریر میں کہا تھا کہ صوبے میں فی الحال ایسی مادت کم ہیں۔ جناب والا! آپ زراعت کے شبے کو دیکھیں گو ہم نے پہلے پانچ سال میں اس شبے میں سماںی ترقی کی ہے نتے باغات لگائے ہیں لیکن اب تک اس پر کافی کام کرنے کی ضرورت ہے اور اس وقت ہم اس شبے پر کوئی اور بوجھ نہیں طوال سکتے ہیں۔ اس کے علاوہ معدنیات کا شعبہ ہے یہ ایسا شعبہ ہے جسکے ترقی کے امکانات بہت زیادہ ہیں اس وقت اور آئندہ بھی ہماری حکومت کی یہ کوشش ہوں چاہیئے کہ ہم معدنیات کو سمجھی ترقی دیں اور دیکھ پر اجیکٹس جن کی نشاندہی ہو جگی ہے وہ (Copper) کا پہے لید اینک ہے کرومات، فاسفیٹ، برومیٹ اور سلفر ہے۔ ان تمام معدنیات کو ہم نے آئندے بڑھانا ہے۔ اور اب تک جو کام ہے، ہا ہے اس کو ہم کی سوچنا ہے گے بڑھانے ہیں یہ تمام کام تک ہو گا جب تک ہم ان اداروں کو دلپی نہ فراہم کریں۔ اور جب صوبائی حکومت ایسی مزاعمت دے گی تو سرمایہ کا رہا گے بڑھیں گے۔ جناب والا میں اس ایوان کو یہ یاد رکھانا چاہتا ہوں کہ مائنگ کے پراجیکٹ اتنے بڑے

ہونگے کہ خود وفاقی حکومت یا صوبائی حکومت ان کو پورا نہ کر سکے تو ہمیں وہ ماحول پیدا کرنے پڑے گا کہ باہر سے فنا نہ رہ آئیں اور ان پر اجیکٹ کو آگے بڑھائیں اس متن میں سیندک پر اجیکٹ ہے یہاں سامنے ہے خدا کرے آگے بڑھے پچھلے ہی سالوں سے اس پر کام جاری ہے لیکن کسی نہ کسی بہانے پر کمی دفعہ رک جاتا ہے اور اس میں تک القا میں رہتا ہے اب ہم یہ امید کرتے ہیں کہ چاٹنیز آگے آئے ہیں وہ ہست کریں اور کام کو آگے بڑھائیں اور اگر یہ سیندک پر اجیکٹ کامیاب ہو جاتا ہے اور اس پر عمل درآمد ہو جاتا ہے تو ماضی کے ملاتے کی تقدیر بدل جاتے گی۔ ہست کریں اسکو کامیاب بنایں کیونکہ ساخت ہی اس کے دیگر عوامل روشنہ پانی، بجلی و غیرہ اور ملاد زمینیں دی جائیں گی یہ سب کی کوشش ہوئی چاہئے کہ ہم سیندک کے پر اجیکٹ کو کامیاب بنایں۔ اس طرح دوسرے علاقوں میں جہاں ^(Leads inks) لیڈز انک ہے وہاں پر اجیکٹ لگانے کی تجویز پیش کرنی چاہئے اور اس کے لئے وفاقی حکومت کو فیزیو بلڈنگز چاہئے اس طرح مدنیات کے دیگر فیلڈ میں بھی ہست کچھ کرنا چاہئے اور مدنیات کے شعبے میں تواب تک کسی حکومت نے انسٹیبو (Incentive) نہیں دیتے ہیں مراعات ہیں دیں جیس سے باہر کے سرمایہ کاریہاں آتے۔ اور یہاں سرمایہ کاری کرنے میں جو نہ صرف یہ مدد نہ روتے ٹیکس کی صورت میں اور طازمتوں کی صورت میں کچھ مطلے چاہیے وہ مرحلہ بھی آتے گا کہ ان صفتیوں

سے ٹیکس کی صورت میں بہت کچھ حاصل کر سکیں گے ہم اور ٹیکس بڑھانے کا بھی سوچ سکیں گے۔ اب تک مختلف مراحل میں یہ ذریغہ ضرور آیا ہے کہ کیا ٹیکس لگانے کی اسیں تنخواش ہے کیا ہم ان مدنیات پر کوئی ٹیکس نافذ کر سکتے ہیں لیکن ناممکن ہے اور اگر ہوا تو حکومت اس پر کچھ نہ کچھ کرنے پر ضرور عذر کرے گی اماں تو اس پر کوئی ذریغہ جو ہمیں ملا جاسکتا ہے جناب اسپیکر! بھٹ تقریب میں میں نے ہما تھا کہ یہ حکومت پچھلے سال سے اپنے ڈیفیٹ کو کم کرنے کی کوشش کر رہی ہے اور اگر ہمارا ڈیفیٹ جو کہ ۵۵ کروڑ ہے اور اگر اس سال وفاقی حکومت

گا۔

نے برداشت نہ کیا تو یہ حکومت سوچے گی کہ ہم ایسے اقدامات کریں گے جس سے یہ خسارہ کم ہو جائے گا۔
جناب اپنیکہ! میں آپکے توسط سے یقین دلتا ہوں کہ یہ حکومت زمرہ کسی ترقیات پر کوئی
پکٹ لگائے گی اور نہ ہی کوئی ایسا نیک حب سے ملاز متون پر نہ دپڑے کیونکہ اگر اس وقت بلوچستان
میں دیکھا جاتے تسب سے بڑا آج حکومت بلوچستان ہے جس کے ایک لاکھ سات ہزار ہزار افراد ہیں
اور یہ لوچھہ اس وقت تک حکومت بلوچستان کو برداشت کرنا پڑے گا جب تک کوئی پارٹیویٹ اندر ہی
آئے تو یہ ممکن نہیں ہے کہ جس سے ملاز متون کے مخاذات کو ذکر یعنی اس سلسلے میں بیکنڈ اش
ہے کہ بلوچستان کے لئے یہ خسارہ کوئی آنکھ اور انوکھی بات نہیں ہے یہ تو سارے مالک میں ہے اور
هر قی مافتا مالک میں بھی ہے امریکہ میں بھی ہے اور جب انسان گرفتار
کی بات کرتا ہے جو کہ ترقی مافتا مالک میں بھی لازم ہے تو انسان کو ڈیفیٹ فناں نگ کی طرف جانا
پتا ہے یہ نہیں اور انوکھی چیز صرف ہم نہیں کر رہے ہیں یہ پوری دنیا میں ہے اور یہ بھروسہ یا گروہ
کے ساتھ چلپی آرہی ہیں۔

جناب والا یہاں تک امن و امان کا ہوا ہے کچھ دوستوں نے حکومت پر تنقید کی ہے یہاں
حاتا ہے کہ امن کی حالت بلوچستان میں بہت اچھی رہی ہے لیکن ایسا نہیں اور جنپ و اتعات کی نشاندہی
بھی انہوں نے کر ہے۔ جناب اپنیکے کسی معاہلے کا اچھا یا برا لڑاکپ کے مقابلے سے ہوتا ہے جب
ہم پاکستان کے علاالت سے صوبے کی حالت کا مقابلہ کرتے ہیں تو ہم یہ دیکھتے ہیں کہ پچھلے دو طیہ سال کے حصہ
میں دوسرے صوبوں سے مقابلہ ہے میں بلوچستان میں امن عامہ کی حالت بہت بہتر ہی ہے ہم تو امید کرتے تھے
کہ بلوچستان میں امن و امان کی حالت پر ہیں۔ دوسری جانب سے کوئی وادی ملے گی لیکن یہاں بھی ہم تنقید
کو نہ بنے ہیں حالانکہ اخبارات اور دوسرے موبائل جی اسی بات کو مان بچے ہیں۔ اور وادیے

بچے ہیں۔

جناب اسپیکر! پینے کے پان کے سلسلے میں بہت سے دوستوں نے اپنے خیالات کا اظہار کیا ہے اُس فتن میں یہ گذارش کردگا رہ پھلے بر سر بھی اس حکومت نے پینے کے پان کو ترجیح دی ہے۔ اور جہاں تک ہماری کوشش ہے کہ ہم نے پینے کا صاف پال فراہم کرنے کو ترجیح دی بے اور اس کے لئے عملی طور پر اقدام کئے ہیں، اس بات کا بھی میں آپ کو اظہار کر دوں کہ پھلے سال بھی حکومت نے یہ فیصلہ کیا تھا کہ تمام رگز (rigs) وباں بھیجی جائیں گے جہاں پینے کے پان کی اسکیمات ہوں ان کو اور ٹکڑیں کے مقام سے ہٹایا گیا ہے۔ اور تمام رگز (rigs) کو پینے کے پان کے معاملات پر لگایا گیا ہے۔

جناب اسپیکر! میں یہاں خاص با توں کا ذکر کرتا چلا جاؤں جن با توں کا حوالہ متعدد دوستوں نے اپنی بیجٹ تقریر میکا دیا ہے کوئٹہ والٹر سپلائی اسکیم کی بات ہوئی ہے میں یہ بتا دوں کہ کوئٹہ والٹر سپلائی اسکیم واسا پر تیزی سے کام ہو رہا ہے اور ہم امید کرتے ہیں کہ کوشش کے بشیر علاقوں کو اس سے متصل کر دیا جائے گا۔ چنانچہ کے ہمارے میر صاحب نے نوکنڈی والٹر سپلائی اسکیم کا ذکر کیا اور نشاندہی کی کہ وہاں پانی کی اشد ضرورت ہے حکومت ان فروروں سے واقف ہے نوکنڈی والٹر سپلائی اسکیم کی فیرماہیں پورٹ بن جیکے ہے پی سی ون تیار ہے اور دس کروڑ روپے کا اس پر تخصیص ہے۔ اور اسکو فاقی حکومت کو ننانسٹنگ سے لے جیا ہے اور ہم امید کرتے ہیں کہ اس سال کوئی فانسرگے آئے گا اور رسم فراہم ہو جائے گی۔ چہر اس پر کام شروع ہو جائے گا! اسے انشاء اللہ نوکنڈی کے پینے کے پان کا مستلزم مل ہو جائے گا۔

جناب اسپیکر! گواہ کے پینے کے پان کے مستلزم کا خاص لور پر ذکر کیا گیا ہے جس کا ذکر ایک صاحب نے اپنی تقریر میں تفصیل سے کیا ہے کہ شارٹ ٹرم پر وکر آم کے سخت اس ملاتے کے پینے کی پانی کی ضروریات کو پورا کرنے کے لئے حکومت نے وہاں کے لئے والٹر میک خریدیے ہیں اور یہ ایم پی اے اسکیم کے سخت خریدیے گئے ہیں۔ جہاں تک اس ملاتے کی ضروریات کو ہبہشید کے لئے

لائگ طریق پورا کرنے کے لئے پروگرام بنایا گیا ہے اور معزز ممبر صاحب سے بھی مشورہ کی گیا ہے اس کا لائگ طریق میں اکٹرا کورٹیم بنایا جائے اس سال ساتھ کروڑ روپے کا تجھیش بے اس کے مطابق مجھے بتایا گیا ہے اور اگر اکٹرا ٹیکم پر کام تجزیہ سے ہوا تو گواردرا کا پینچے کے پانی ہامستہ بھی حل ہو جائے گا

لیکن اب تو صرف یہی ہے کہ واٹر بینک کو استعمال کیا جاتے۔
خاص طور پر واٹر سپلائی کے حوالے دیکھ وہ نہیں ہے۔ جب میں نے چیک کیا تو وہاں واٹر سپلائی کے کمی ایسکیں ملتی ہیں اور ان ایسکیوں کے علاوہ کمٹریکشن میں ہلیخہ ہے وہاں چن پارا جکٹ میرے کا جو اس کا حصہ بتا ہے روول اور ارین کا جو گرانٹس میں مختلف (consent) آتی ہے چن ہے
پرائمری ڈوبپینٹ ایجکوکشن کے سلسلے میں چن کو نظر انداز نہیں کیا گیا۔ اسی طرح واٹر سپلائی ایسکیم سلاس رومن کا لمحہ وغیرہ دیغور بھی تھے۔ مساوی تقسیم ہر ڈسٹرکٹ اور علاقے کو گورنمنٹ کو شیش کرتی ہے اور اگر کوئی اسکیز رہ گئی ہوں جیکو معاشرتی اور سماجی طور پر نہایت ضروری ہو تو حکومت اپنے

وسائل کے اندر رہتے ہوئے اس پر ضرور غور کرنے کو تیار ہے۔

جناب اسپیکر! ایک منزد دوست نے حکومت پر ازاں لگایا ہے یہ حکومت نے گذانی
انڈسٹری کو بند کر دیا ہے۔ اس مصنف میں گزارش ہے کہ جہاں تک گذانی کا تعلق ہے یہ انڈسٹری ہے
آنے سے پہلے بند ہوتی۔ اور اسے بند کرنے میں ہاتھ مجھے مجبوراً کہنا پڑتا ہے۔ کچھ دوستوں کو ناگوار
گزرتا ہے کہ وفاقی حکومت کا ہے۔ کہ انہوں نے دلوٹی کاریٹ پڑھا دیا اور شاید وہ کسی ذاتی وجہت
کی بارے پر موجودہ حکومت نے وفاقی حکومت کو یہ سفارش کی کہ شب بہنگ انڈسٹری کے علم کا بیٹ
کم کر دیں تاکہ یہ انڈسٹری جو پہلے دوسرے یا تیرے نے بھر پر دیا میں تھی۔ دوبارہ نہ ہو سکے اور
ہمارے لوگ روزگار پر لگ سکیں تاکہ حکومت کو لوٹیوں (increase) مل سکے۔ جہاں تک صوبائی
حکومت کا تعلق تھا۔ واٹر سپلائی ایسکیم روڈ ٹکیم کے کام جو ہائے کرنے کے تھے اس حکومت نے کئے
ہیں اسکے ساتھ ہی انڈسٹریل ڈوبپینٹ کا حبیب بھی ذکر آیا اور بجٹ میں ان رقموں کی نشان دہی

زہ .. یہ یہ مچ جا

مشہ .. یہ یہ مچ جا ہوں۔ جناب اسپیکر اس مصنف میں میری گزارش ہے کہ یہ فاماں
صرف اور صرف کافی کے لئے ہوں تو ضرور کافی ہو سکتی ہے الی چیزیں وہاں لگائی جا سکتیں ہیں جو
اچھے دیٹ پر سکیں۔ جس سے ہمیں آمدی ہو لیکن اس فارم پر زیادہ کام دلیریج کا ہوتا ہے۔ اور
میں سمجھتا ہوں کہ دلیریج ایجگر یکچھ میں لا ایسو شاک میں ہو جہاں بھی ہو۔ ہی بوائے جاری رہنا چاہیتے۔
کیونکہ ان دو مکبوں کے علاوہ مجھے کسی شے میں صوبائی سلطح پر کوئی دلیریج نظر نہیں آتا۔ یہ اور بات کہ
ان فارم میں قابلیت کو بڑھانے کا تعلق ہے پھر اسکو بند کرنے کا کیا تعلق ہے اس پر ہم نے ایک کیبل
بنائی ہے۔ اور دیکھ دیجید ہے ہیں۔ ان فارمز کی کارکردگی کس طبع بہتر بنائی جا سکتی ہے یہ ایک ایجمن
چھلے سال بھی رکھی تھی بجٹ میں ہمارے اے۔ ڈی۔ پی میں اور اس سال بھی ہے اس کے علاوہ نہ امت کے
شبے سے متعلق بلڈوزر کا ہے۔ اس میں کمی دوستوں نے گلہ کیا تو جناب اسپیکر ہمارے پاس دو سو پچس پنجم
بلڈوزر ہیں رقبہ آدھے پاکستان کا ہے۔ یہ حکم ہی نہیں کہ دو سو ۲۵۵ پچھن بلڈوزروں سے تمام ہم کیا جائے
جس احمدیا رضا خارست فنڈر میں سے رقم غصہ کرتے ہیں ماجحت منظر فنڈ سے یا پارا جکٹ سے آتے ہیں۔ یہ

کی گئی جو اس حکومت نے انڈسٹریل ڈولپمنٹ کے لئے رکھی ہے۔ اور منی انڈسٹریل مختلف مکانات پر بنانے کا پروگرام ہے اس پر تنقید آئی گئی کیا ضرورت ہے اور ہمارے ایک معجزہ رکن نے یہ کہا کہ وہ تمام انڈسٹریلیٹ یا سرمایہ کار جو منہ صورت سے اپنا سرمایہ تکال کر پنجاب میں یا باہر کاروائی کیا۔ اگر یہاں ماحول اچھا ہوتا تو یہاں سرمایہ کاری کرتے۔

جانب اسپیکر! میں اسکی وضاحت اس طرح کروں گا کہ یہاں اپنے سرمایہ کار موجود ہیں۔

یہاں انڈسٹریل تسبیح کی جیب یہاں انفارسٹریکچر (Infrastructure) ہے۔ میں پاور (Manpower) ہوا اور پارکیٹ ہو۔ اگر یہ تمام چیزوں میں ہم پیدا کرنے میں کامیاب ہو تو کوئی وجہ نہیں کہ سرمایہ کار یہاں نہ آتے۔ کیونکہ ماڈل کیٹ پنجاب یا کسرائی ہے۔ اور اگر ہم نظر دوڑ رائیں ان انڈسٹریل (F.I. - ڈی. اے) کے سخت یاد پی۔ آئی۔ ڈی۔ سی۔ کے سخت یہاں رکھائی گئی ہی۔ وہ کوئی بند ہوئی۔ دوسرا وجہ وہاں یہ ماڈل کیٹ کی کی یہن پاور کی کمی انفارسٹریکچر (Infrastructure) کی کمی یہ یا تین سچی اصولی شامل ہیں وہ ریزن (reasons) گورنمنٹ سیکٹر میں دوسرا بھی ہیں۔ (efficiency) الیغی شنسی وہ نہیں جو پرانویٹ سیکٹر ہے بلکہ اسکا ذکر آیا کہ دیکشاں مل نیدرپے ہیں۔ یہ دیکشاں مل وفاقی حکومت کی ذمہ داری ہے۔ موبائل حکومت نے کئی ملینگ اس پر کی ہے اور کوششیں کی ہے کہ یہ دوبارہ چل سکیں۔ کیونکہ سات آٹھ سو ہزار روپے ملے کا ذکر آیا کہ دیکشاں مل نیدرپے ہیں۔ کوشش جاری ہے اگر وفاقی حکومت ایران گورنمنٹ سے کوئی معاہدہ کرنے میں کامیاب ہو گئی اور پسیہ دیا تو کوئی وجہ نہیں کہ وہ نہیں کہ یہ دیکشاں مل نیدرپے ہے سکیں اس کے علاوہ بزرگ اسٹریٹیجی مل نیدرپے ہے کہ کوئی فارم کا ذکر کیا۔ اور ایک فارم خاص طور پر منظور نظر ہے وہ ہے کوکونٹ فارم۔ اس مضم میں گذارش ہے کہ کوکونٹ فارم اس لئے وہاں قائم کیا گیا۔ کیونکہ وہاں بیلے میں اسکی پیداوار میں ترقی ہوئی ہے۔ جو دسیرخ ہم کر رہے تھے۔ وہ کامیاب رہی ذمیندار اس طرف راعنی ہو گئے۔ اور اب کی نہاد ایکٹر قبہ اسلام کا کاشت ہے اسے لئے سوچا گیا کہ اگر کوٹل میڈیمی دسیرخ کی جائے۔ اور ساتھ ساتھ لوگوں کو راعنی کیا جائے۔ تو شاہد

ہمارے کا پراجیکٹ کسی کامیابی کی طرف ۲ سنتا ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ ہی یہ ذکر ہوا کہ باہر کے ٹرالر گلوبس فلیٹنگ کرتے ہیں۔ ہمارے لوگوں کو نعمان ہوتا ہے۔ اس سلسلے میں کوئی گارڈ کو حکومت دوبارہ یاد دہانی کرتے ہیں۔ اور یہ ممکنی رہی جسے سرانگلر لز کو ہماری حدود میں آنے سے روگا جاسکے۔ اپنے طور فوری ڈسپارٹمنٹ کو پڑیوں لینگ کے لئے بوس لے کر دیتے ہجتے ہیں۔ سروہ بھی اس جدوجہد میں شامل ہوں اور کوشش کریں کہ ٹرالر لز ہماری حدود میں نہ آئیں۔ یہاں معزز اکین نے اس بات کا بھی ٹکڑا کیا ہے ایک پی۔ ۴۔ میرے مختار سے جن اسیکمات کی نشانہی کرائی گئی تھی یا مشورے لئے ہجتے تھے انکو ٹوں نہیں کیا گی۔ اس سلسلے میں جناب اسپیکر میں وضاحت کروں کہ جب سلام بیوٹ کے بناء کا دراء ہوئی۔ پی کا شروع ہوا تو سوچا گیا کہ تمام ایم۔ پی۔ اے حصہ رات کو اساتھ ٹھایا جائے اس سلسلے میں ہم مختلف ٹوں شرین ہیڈ کوارٹر لے گئے۔ ان اسیکمات کی نشانہ کریں جو منتخب نمائندے اپنے ملکے میں شروع کرنا چاہتے ہجتے۔ لیکن جب اپنے دستیں کو دیکھا تو بہشکل ہم جو ان گوٹنگ اسیکم میں انہی پر پیشہ خرچ کرنے کے قابل تھے۔ اور چند ہی نتیجے اسیکمیں ہم شامل کر رکھتے ہجتے۔ اور یہ آن گوٹنگ اسیکم وہ نہیں ہیں جو پچھلے برس اس منتخب حکومت نے شروع کر دیا ہے۔ ان میں شامل اسیکمیں ایسی جو تین چار پانچ سال سے آن گوٹنگ رہیں ہیں۔ تواب ہماری کو شیش ہے کہ اس سال ان تمام اسیکمیوں کو کسی ذکری تیجے نہ کہ پہنچایا جاتے۔ اور مکمل کیا جاتے۔ اور تاکہ وہ (structure) سٹیکچر جو کسی برس سے ان پر ہم شروع ہوتا چھڑ کتا ہے۔ ان اسیکمیوں کو مکمل کیا جاسکے۔

ہمارے مکران کے منتخب نمائندے کو گلہ ہے۔ ان کا گلہ ہمیں کل عجیب لگا کیونکہ ہم دیکھتے ہیں سر جتنی طبی اسیکمات ہیں وہ تمام کی تمام مکران میں ہیں لہذا کم از کم مکران کے ساتھیوں کو تو ٹوہ نہیں کرنا چاہتے تھا کہ وہاں ٹوپیٹ نہیں ہو رہی۔ یہ ساری پراجیکٹس جن کا ہیں نے ذکر کیا مکران میں ہیں کیونکہ ان پراجیکٹس کا بُونیشنل (potential) مکران میں تھا۔ خدا کرے کہ میرانی ڈیم بھی پایہ تکمیل

تک پہنچے۔

خاب اسپیکر۔ میری وہ گزار شفات تھیں جو میں نے سبjet کے حوالے سے ذکر کی تھیں
جسے خوب ایک ایسے نکات اور باتیں جن کا ادا نہیں یا وانتہ لود پر میں نے حباب نہیں دیا جائے ہے
معذز رکن کو میں بعد میں مطمئن کرنے کی کوشش کروں گا۔ اور امید کرتا ہوں کہ یہ روایت جو ہم نے
رسبلی میں کل پر یوں سے شروع کی تھی اسے آندہ بھی قائم رکھیں گے تاکہ بلوچستان کی ترقی اور حقوق
حامل کرنے کے لئے یہ معذز ایوان اپنا حق ادا کرے جن کے لئے لوگوں نے ہمیں یہاں جیسا کہ
جناب اسپیکر۔ شکریہ۔ (تھین و آفسون)

ڈاکٹر عبدالالٰک

(پڑ آمنٹ آن آر طور، ملٹری اسپیکر سرا میرے محترم دوست نے اپنے جس مختلف
لفتے یہ انداز میں جو کچھ کہنا تھا کہہ دیا ہے مال میں اتنے دل کو نہ بیہیں دکھاؤں گا۔ ایجو کیشن سیکریٹری
کے متعلق اور بہت سماں چیزوں کے بارے میں انکو صحیح یا غلط دونا فرمادیں گی یہ تھا انہوں نے کہیں کہا
کیا۔ لیکن ایچیکھ پر کام لے جس کا تعلق ان کے اپنے تکھے سے ہے کہ بارے میں میرے اور اسلم
ریمان صاحب کے کچھ پاؤں کی وضاحت انہوں نے نہیں کی میں بھی اس وقت موجود

نہیں تھا

وزیری و قانون و پارلیامنی امور وزارت

جناب اسپیکر۔ میری اسپیکر کے بعد اب سبjet پر دیکھ بند ہوں چاہتے ہیں۔

جناب اسپیکر

جناب اسپیکر۔ اب قائد ایوان اظہار خیال فرمائیں گے۔

نواب محمد اکبر علی بھٹ

(وزیر اعلیٰ - قائد الایمن)

جناب اسپیکر صاحب پچھے تین دلوں سے بجھت پر کافی گرماں بہت ہو رہی ہے جو شیلی اور دھواں دھارنے تریں ہو رہی ہیں۔ A lot of hot air was generated. مجھے خوشی ہے کہ قریب قریب ہر صورت ممبر صاحب نے جو کہنا چاہا ہے وہ بھی ہے جسے کہ سب نے بڑے آرم اور تحمل سے سنا۔ جو اکثر دوسری اسمبلیوں میں نہیں ہوتا۔ یہ ہماری اچھی اور خوبصورت روایت ہے (تحمیں و آفرین)

میں امید رکھوں گا کہ ہم اس پر قائم رہیں یا (تحمیں و آفرین) کیونکہ اگر کسی ممبر صاحب کو اتفاق نہ ہجی ہو لیکن اُسے پھر بولنے کا موقع ملتا ہے بجا تے اس لئے کہ وہ انتظار کے بعد وہ اپنی بات کہہ سکتا ہے۔ ہمارے ہاشمی صاحب جو ایکنیٹ فناں منظر میں نے طریقہ تفصیل کے ساتھ اکثر پوائنٹس کو نہایا ہے اور میرے لئے بہت کم تھا ڈرامہ تھا۔ تاہم میں اس پر خوش ہوں کیونکہ میرا کام آسان ہو گیا ہے۔ کچھ پہلوایے ہیں جن پر میں کچھ کہنا چاہتا ہوں۔ جناب اسپیکر۔ اگر میری تصریح کچھ لمبی ہو جاتے تو اسکے لئے میں پیشی گی مذکور تھا ہوں۔ میں یہاں کچھ حقائق بمحض اعلاد و خوار پیش کرنا چاہتا ہوں۔

(spending size) ہمارے طریقہ تفصیل پر وگرماں کا سینیڈنگ سائز بیان تھا سال ۱۹۹۰ء۔ ۹۱۔ ستائے بیان کو ہے وفاقی حکومت کی اسپینیڈنگ انٹھ بین روپے اور فیڈل طویل کی اسپینیڈنگ تینیاں بیان روپے چب کہ فیڈل کا رپورٹنگ سولہ بین روپے۔ میں یہ پاکستان کی بات کردہ ہوں نہ کہ بلوچستان کی۔ جناب والا! یہ جو پچھے دلوں این ایسی میں تقسیم ہوئی تھی۔ میں اسکا ذکر کر رہا ہوں۔ انٹھ بین روپے یعنی انٹھ ارب روپے وہاں پر مرکز اور مرکز کے کارپوریشنز، ڈویژن پر فیڈل گورنمنٹ راہ راست خرچ کر رہی ہے اور جو آئندہ سال کے نئے رکھا گیا ہے پھر حاپروں صوبوں کے لئے مختصر خودہ اشارہ بہتر روپے رکھا گیا ہے۔ ان کی برکت اپ یہ ہے۔

بے دی پی بڑاتے بخاب۔ سات اعشاریہ چھ بین روپے
سندھ تین اعشاریہ ایک ،
دین ڈبیوالیں پی۔ دو اعشاریہ یا سچ بین روپے
بوجہستان۔ ایک اعشاریہ چار بین روپے
(under scarp)

چھ ایں دی پی تین اعشاریہ پانچ بین روپے اور اسکے بعد اسکارپ
جو پاؤں نل سجیکٹ ہے اسکے لئے تین سو کروڑ روپے رکھے ہیں
But no allocation for Balochistan.

مکہ بوجہستان کلتے کچھ بین روپے کا جس میں سے فیدل گورنمنٹ
پیغیر طالب تو ڈبل ڈبی پہنچ پر وکام ہے اتماسی بین روپے کا جس میں اور
ان میں بین روپے اور فیدل کار پیلشیز خستر یا سہتر تک ہیں۔ ممالوں کے
ستیاں میں بین روپے اور فیدل آدھا روپے ہے۔ یہ سول بین ہمارے چاروں صوبوں کے لئے چودہ
کے بہتر فرستے ہیں یہ ذرا ایک آدھا روپے ہے۔ یہاں سے نافضی شروع ہوتی ہے میں یہ
اعشاریہ سہتر بین روپے یہ بوجہستان کے لئے صرف۔ یہاں سے نافضی شروع ہوتی ہے میں یہ
مض مرنا چاہتا ہوں پچھلے سالوں میں ای تقدیم کا طلاقی کارتخا کر کر کو اور کر کری اداروں کو بیس
یا چھیں پہنچ دیا جاتا تھا اور ہمیہ فیصلے کے لگ بھگ صوبوں میں تقدیم ہوتا
تھا۔ لیکن اب اسکے بیکس ہے۔ اس سے آپ اندازہ لکھائیں کہ صوبے کس حد تک ترقی کر سکتے ہیں۔
(take-up) لیکن اس میں غصب یہ ہے کہ اب تک اسکی میں جو ہم نے فیدل گورنمنٹ کے ساتھ ملکیک اپ
جناب اسپیکر۔ یہ خپد ایک ایشوز ہیں جو ہم نے (issues)

کلتے ہیں۔ ان میں چھلا صوبائی خود فنگاری ہے۔
دوسری میں ناس کیشن ٹریزاں ریزیشن کوئی کاٹ کرنا ہے
N.F.C. (Recasting of terms of

-۴۔ پاور ہاؤس لپنی
یہ ایک بالکل نئی اسکیم ہے پچھلے سال اسکے متعلق وزیر عظم نے اعلان کیا تھا۔

-۵۔ بی ٹرانسیشن لائن
یہ پرانی تجویز اور پرانی اسکیم ہے

Pat Feeder Cannal designs will be completed next year.

سرچارج آن سوئی گیں۔ یہ سوئی گیں ہماری اپنی پیداوار ہے ہماری اپنی پروڈکٹ ہے کیونکہ یہ بلوچستان کی سر زمین سے نکلتی ہے اور چار سوکروڑ روپے سے ڈالنڈ مرکزی بیرونی اسٹاف انتظام کے ہم سے لے جاتا ہے یہ ایک کھلی دلکشی ہے دھاڑا ہے

It is broad day light robbery.

یہ بلوچستان کو ملنی چاہتے ہیں اگر یہ کوئی آئینی ملکیں ہوتا تو اور بات تھی یہ پچھلے کئی سالوں سے انہوں نے یہ ملکیں لگایا ہے جو آئینی نہیں ہے اور وہ ہم سے لے جا رہے ہیں بلکہ بزرگی کے جا رہے ہیں پھر کئی سالوں سے لگاتار یہ ملکیں لگایا گیا تھا۔ ہم مطالبہ کر رہے ہیں کہ یہ ہمیں واپس دو لیکن وہ انکاری ہیں۔ اسکے بعد چوتھے نمبر پر سیکریٹریٹ کوٹہ ان فیڈل انجنیئر (Recruitment)

یعنی بلوچستان کا مرکزی حکومت اور مرکزی اداروں

quota in Federal Agencies)

میں صبرتی کا کوٹہ۔ یہ پانچ اعشار یہ چودہ فیصد سے۔ ہم چاہتے ہیں کہ یہ پانچ اعشار یہ چودہ فیصد کا ریکرومنٹ کوٹہ بلوچستان کو دیا جاتے۔ اس وقت مرکز کے پاس چالیس لاکھ ڈویژن اور منظراں میں اور ۲۳، مرکزی کارپوریشن میں ملکی عجیب بات یہ ہے کہ مارشل لار کے زمانے میں اوصوہ بلوچستان کے دو سیکریٹری مرکز میں کام کر رہے تھے اور اب جب کہ جمہوری حکومت ہے وہاں پر ایک بھی سکریٹری نہیں ہے اس کے بعد

Appointment of Balochistani as a Secretary and Chief Executive of Corporation. This Provincial subject should revert to the Province.

جو صوبائی معاملات ہیں جیسا کہ پانی زراعت تعلیم لوکل گورنمنٹ اور محلی کی تقسیم یہ تو آہستہ آہستہ مرکز نے اپنے ہاتھ میں لے رکھے ہیں۔ ہم کہتے ہیں کہ یہ واپس صوبوں کو ملیں۔ اور اسکے ساتھ ملادمیں جہاں بھی حالی آسامیاں ہیں ان میں بھی بلوچستان کے لوگوں کو کوٹہ کے مطالبہ دی جائیں۔ اور اس امر سے بھی مرکز بالکل انکار کر رہا ہے اب یہ بلوچستان میں فیڈل پروجیکٹ کا ذکر کرتا ہوں جو کہ بلوچستان میں ہی وہ کیا ہیں یہ بات بھی نہیں ہے کہ یہ پروجیکٹ موجودہ حکومت کی مہربانی سے ہیں کہ جو اب میں فیڈل پروجیکٹ بتا رہا ہوں۔ یہ تو پہلے سے چلے آ رہے ہیں۔

۴۔ پاور ہاؤس پنی
یا ایک بالکل نئی اسکیم ہے پہلے سال اسکے متعلق وزیرِ عظم نے اعلان کیا تھا۔

۵۔ بی طرنسیشن لائن
یہ پرانی تجویزیں اور پرانی اسکیم ہے
Pat Feeder Cannal designs will be completed next year.

۶۔ پٹ فیدر کینال
جسکو اگلے سال کامل کیا جاتے گا اور اسید ہے مکمل ہو گا مگر یہ بھی کچھ سالوں سے جبل
رہا ہے اور کئی سال چلے گا۔

۷۔ مشیل ہائی وینی
آپ ان کے متعلق تو خود اندازہ لگا سکتے ہیں کہ وہ کس حالت میں ہیں اور آپ ان پر
اکثر سفر بھی کرتے ہیں جس سے مکران خضدار کے آرسی ڈی ہائی وینیک سی جیکیپ آباد روڈ روڈ روڈ
سروٹھہ ہائی وینی۔ آپ کو توقیت ہے آپ ان روڈز پر سفر بھی کرتے رہے ہیں خود اندازہ لگا سکتے ہیں
کہ وہ کس حالت میں ہیں۔

۸۔ گواڑش ہاریہ
اس کا کام ملبد ہے اس پر کام حابری ہے اور سیاپ، ہر ورے بھی ٹرھنگی ہے

سیندک کا پروجیکٹ - ۶

یہ ایک سال باسال سے چلا آرہی ہے یہ نہیں ہے کہ اب موجودہ مکرانی حکومت نے اسکو منظور کیا ہے یہ پرانی ایکم ہے۔ اس کی قوتوں کا سٹ کا سٹ چھ سوکروڑ ہے اور اب کو شش کی جادی ہے کہ ۷۰ کروڑ دستیاب ہوں تاکہ اس پروجیکٹ کو شروع کیا جائے۔ اس کے سوا ۱۳۰ آجے نہیں بڑھ سکتا ہے فوری طور پر اسکے لئے ہمیں ۷۰ کروڑ کی ضرورت ہے۔ ابھی تلاش کر رہے ہیں ابھی تک نہیں ہے میران ڈیم جیسا کہ یہ جھی کی سالوں سے چل رہا ہے۔ اسکے لئے پچاس کروڑ در کار تھے۔ مگر ۱۴۰ شروع کرنے کے لئے اب دس کروڑ کا عدد کیا گیا ہے۔

۷۔ بولان میڈیکل کالج

بولان میڈیکل کالج کے متعلق تو آپ جانتے ہیں کہ پروجیکٹ ۷۰ سے چل رہا ہے اب اس کی لگات ۷۰۔۰۰ کروڑ پر جا پہنچی ہے ایک اسپر ۰۰ کروڑ خرچ کئے گئے ہیں اور اسکے سال کے لئے بھی اس کے لئے دشمن کھی گئی ہے۔ یہ تو پتہ نہیں اس صدی میں مکمل ہو گایا اگلی صدی میں بنے گا۔ پھر بلوچستان میں کئی فیڈرل ترقیاتی پروگرام میں ان میں اہم یہ ہیں بجلی میلیونز: ۵۰ لیارڈ روپیہ نمائشیں ہائی ویز۔ سوتی گیس جو کہ ابھی تک کئی اور علاقوں کو نہیں دی گئی ہے۔

پٹ فیڈر کے صحیح اعلاد و شمار تو معلوم نہیں ہیں مگر اندازہ ہے کہ اڑھائی سو کروڑ کی یہ ایکمات ہیں۔ مگر اب تک ان کا پتہ نہیں ہے۔ پھر صوبائی اے ڈی پی ہے کروڑ کروڑ ایس ڈی پی ۵۰۔۰۰ کروڑ ہے۔ یہ رقم ان ایکمیلیت کے لئے رکھی گئی ہے۔

اور اب آپ لوچیں گے کہ ہمارے لئے صوبائی خود فنڈاری کیوں ضروری ہے اور یہ صوبائی خود فنڈاری ہمارے لئے کیوں اہمیت رکھتی ہے۔ اس کے بارے میں تو کچھ کہنے کی ضرورت نہیں ہے اور نہیں ہونی چاہئے آپ سب واقفیت میں اور بلوچستان کے تمام شہری اس سے واقف ہیں بچہ پچس

سے واقف ہے کہ صوبائی خود مختاری کیا ہے اور ہماری کیا ضرورت ہے مگر میں بھی اسکے متعلق اس وقت حکومت اساساً عرض کر دیتا کہ صوبائی معاملات جو ہمارے میں اس وقت نیڈل حکومت کے قبضے میں ہیں ایجاد کیجئے؛ ایجاد کیشی؛ ہلیچہ؛ دارث؛ اسکار پ بجلی و غیرہ کی تعمیم وغیرہ یہ اہم ملکے جن کے متعلق ہماری کوشش ہے کہ یہ تمام ملکے ہم کو والپس کر دیتے جائیں اور جب یہ اہم ملک کے پاس ہیں تو مرکزان کے عملہ کی بھرتی بھی خودا پنے آدمیوں سے کرتا ہے۔ اس میں یہکہ یہ مرکز کے پاس ہیں تو مرکزان کے ملکے رکھائیں کہ اس سے بلوچستان کے ہمارے ہمارا کوئی عمل و حل خیس ہے کہا پ اس سے خود اندازہ رکھائیں کہ اس سے بلوچستان کے ہمارے بے روز بھار لوگ کتنے تکلیف میں ہیں اور اس پالیسی کی وجہ سے کتنی محرومیت کا شکار ہیں۔ اور اگر یہ معاملات والپس صوبوں کو آجائیں چنان کے ملاذ میں اپنے ہونگے۔ آئین کی آمدیں کل ۷۳

37. The State shall -

(a) Promote, with special care, the educational and economic interests of backward classes of areas;

اس وقت آئین میں تعلیم اور مالی معاملات کے متعلق آئین کی رفتات پر عمل نہیں کیا گیا جا رہا ہے بلکہ اسکے پیسے اسپر عمل کیا جا رہا ہے ہم ان پر عمل نہیں کر رہے ہیں تیکھے جا رہے ہیں آجے میں جا رہے ہیں آئین پاکستان چھپ کر کہتا ہے:-

37. The State shall -

(f) Enable the people of different areas, through education, training, agricultural and industrial development and other methods, to participate fully in all forms of national activities, including employment in the service of Pakistan;

جیا کہ میں نے پہلے عرض کیا ہے کہ ہمارا حصہ ۳۴ء۵ بتا ہے اور تمام مرکزی الودع میں ہمارا یہ حصہ بتا ہے اور آئین کا آمدیں کل ۷۳ رسمی بات کو زیادہ تقویت دیتا ہے اس کے باوجود یہ نہیں ہو رہا ہے۔ اور آئین کی خلاف ورزی کو صرف کامن کونسل نشرست کی میٹنگ نہ بلانے سے ہو رہی ہے بلکہ یہ تمام آئین کی کھلی خلافات ورزیاں ہو رہی ہیں کہیں اپنے حق سے محروم

کیا جا رہا ہے اس سے مہیں حسروں کیجا جا رہا ہے ساتھ ہی ساتھ ورلڈ بینک کی بلوچستان میں واٹر سپلائی کی ایک ایکم شروع کی جا رہی ہے۔ امید ہے کہ اس سال پیش رفت ہو جائیں گی ماں اور شعبہ حب کا خاص ذکر رہا وہ ہے ایکو کٹشن۔ دوستوں نے یہ اعتراض کیا کہ اسکوں ہی تو دہان اسائزہ نہیں ہیں اور اگر اسکوں بلڈنگز ہیں تو انہیں کسی اور استعمال میں لا جایا جا رہا ہے۔ ہمارے ڈاکٹر فناہ نے یہ نشاندہی کی کہ پچھلے سال کے اے ڈی پی۔ میں اسکوں کے لئے جو پیسے مختص کیا گیا تھا اس پر عمل درآمد نہیں ہوا۔ اس صحن میں یہ گذرا شش ہے کہ پچھلے بیس واقعی اسکوں کے سلسلے میں عمل درآمد سُست رہا۔ حکومت یہ چاہتی تھی کہ ایم۔ پی۔ اے چضرات یا منتخب نامندے نشاندہی کریں کہ پاکمری سکولز یا مدل اسکولز کہاں بنائے جائیں۔ لیکن ہمارے وزیر صوف اپنے قلم رائے کے زور سے خود ہی ان جگہوں کی نشاندہی کرنا چاہتے تھے۔ اسی لئے یہ التواریں رہا۔ لیکن جہاں تک ایکو کٹشن کا تعلق ہے حکومت اس محدودت کو پوری طرح محسوس کرتی ہے۔ لیکن ہمیں یہ دیکھا ہے کہ بلوچستان میں، ۱۹۴۰ء سے لیکر آج تک ہم اس شعبہ میں کہاں تک پہنچے ہیں ماس سلسلے میں یہ کچھ فیگر ہیں انہیں میں پڑھتا ہوں گے پاکمری اور ماملہ اسکولز۔ ۱۹۴۱ء میں بارہ سو کے لگ بھگ تھے جو آج بڑھ کر جیھے نہار ہو گئے ہیں۔ مدل سکولز اس وقت ایک سو سینتیس تھے جو ۱۹۳۸ء میں تین سو لوے ہوتے اور اب پانچ سو پہجاعیں ہیں۔ جب یہ صوبہ بنایا اسکولز صرف ساٹھ تھے جو آج دو سو تا وون ہیں۔ جناب اسیکر! اگر آپ اسکو آئے جھائیں تو، ۱۹۷۰ء کے بعد بلوچستان لوئیزٹھی قائم ہوئی اور اسکے بعد بولان میڈیکل کالج بنائے جائیں ہیں جندا رعنیز بگ کالج کا قیام ہوا۔ اس شعبہ میں واقعی بہت دور جانا ہے اور نہ صرف حکومت بلوچستان بلکہ عوام کا بھی ساتھ ہمیں اس سلسلے میں چاہتے۔ کیونکہ صرف بلڈنگ سے کام نہیں چلتا ہے۔ اسکے علاوہ ہمیں اسائزہ کی بھی ضرورت ہے۔ عام ہوئے پاکستانی دو دن راز علاقوں میں جانے کے ترتیب میں کیونکہ وہاں رہائش کی سہولت نہیں ہے۔ ہمیں اسائزہ کی کمی کو پورا کرنا ہے۔ ہمیں وہ بلڈنگیں بنانی ہیں جہاں آج پچھے کھلے آسمان تک بٹھے پڑ رہے ہیں۔ امید ہے کہ اس سال یوں ایس۔ ایڈ۔ کے تعاون سے ایک۔

سو سالہ روپے کا پرائزی ایجوکشن کا ایک پوچھیٹ شروع ہو جاتا گا۔ اس سے کم از کم پارائزی کی سلیخ
پر کافی اسکولن اور بلڈنگز بن جائیں گے۔ اس میں پیچرے پر درگم بھی شامل ہے۔ چندے سال میں ہم نے
ریونیو میتینگز (Revenue meetings) کی ہیں اور دیکھا گیا ہے کہ واقعی نہ صرف اس حکومت
نے بلکہ چھلی حکومتوں نے بھی اسکولن اور بلڈنگز بنائی ہیں۔ میں یہ بھی ناتا ہوں کہ کسی جگہوں پر ایسے ہی
اساتذہ ہیں جو وہاں موجود نہیں ہیں لیکن سنخواہیں لے رہے ہیں۔ میرا خیال ہے کہ حکومت کو یہ کوشش
سرنی پڑے گی کہ اسی علاقے کے اساتذہ کو جو وہاں موجود رہ سکیں وہی سچوں کو وہاں تقدیم دیں کیونکہ
اگر آپ دوسری جگہوں سے ہالہ تاذہ چھیجیں تو ان کے لئے رہائش کا مستلزم ہو گا۔ یا چہر اسکولن کے
کی اور سب سے بڑی تنقید ہمارے ساتھی وزیر صحت کے لئے رہائش کا مستلزم ہو گا۔ جناب
ان تمام حقائق اور سال سے واقف ہیں صحت کو بھی ہم نے ترجیح دی ہے اور نان ڈولپینٹ
میں اس کا اس سال چالیں کروڑ روپے خرچ ہو گا۔ اور نان ڈولپینٹ ساٹھ میں نو کروڑ روپے سے
کچھ تباذ کر گیا۔ صحت کے سلسلے میں حکومت کو اس وقت یہ مشکل نہیں ہے کہ ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر
یا ڈویژن ہیڈ کوارٹر میں ہسپتال موجود نہیں ہیں۔ اگر آپ فکر کرو دیکھیں تو ان کے ملاوہ ڈسپرنسری
بی۔ ایچ۔ یوز۔ پورے صوبے میں چیلی ہوتی ہیں۔ میں سوکے قدر یہ ڈسپرنسری، میں جو، ۱۹ اعلیٰ
صرف اکیں تھے۔ ہر دل ہلیخہ سینٹر جو اس وقت گیارہ تھے آج پنٹالیں ہیں۔ اور ڈی۔ ایچ۔ یوز
تین سو چالیں ہیں۔ آپ دیکھیں ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر اور ڈویژن ہیڈ کوارٹر ہاسپیل کے علاوہ
(B.H.U.S) بی۔ ایچ۔ یوز۔ بھی ہیں اور ڈسپرنسری بھی ہیں لیکن چھٹکل یہ ہے کہ ڈاکٹر خضرد
کوئٹہ سے باہر جانا پنڈ نہیں کرتے ہیں۔ اگر کوئی جانے کو تیار ہوتے ہیں تو انہیں ڈسپرنسری لوں بی۔ ایچ۔ یوز
یہ مختلف ڈسٹرکٹس میں ہاسپیل کے قدر یہ رہائش کی سہولت دیا جائیں ہیں ٹاکٹر ماں کھانے

حوزہ یہ تجویز دی تھی اور یہ عمل درآمد کرنے کی کوشش کرتے رہے کہ اپنی اسٹولٹ مختلف ملکوں کو
اور ڈویژن ہاپٹل کی طرف جاتی۔ لیکن کہ اگر سول ہسپتال کی طرف نظر ڈالیں تو یہاں کراں (crisis)
جو ہے وہ شارطیعہ سماں ہیں ہے۔ شاید ہاپٹل میں کراسنر ڈاکٹروں کی بیہن (abundant)
ہے۔ ہم امید کرتے ہیں کہ ہمارے اس پروگرام میں ڈاکٹر ہمارے ساتھ تعاون کریں۔ اور کم ازکم
ڈسٹرکٹ اور ڈویژن ہیڈر کو اسٹولٹ میں جہاں ان کی پوسٹنگ ہو ہاں موجود رہنے کی کوشش
کریں۔ ساتھ یہ ساتھ مجھے یہ بات بھی یاد آئی کہ ڈاکٹر ٹھامب نے جب وہ نسٹر تھے اتنے
مشورے نہیں جتنا ہوں نے کل اپنی تقریر میں دیتے۔ خباب اپنیکا یہاں ہمارے محلہ کو اپر ٹیو
کا بھی ذکر ہوا۔ اس سلسلے میں الیان کو یہ بتانا چاہیز کا کہ ۱۹۸۳ء سے صرف منگر اور نصیر آباد میں
ٹھانی کروڑ روپے واحبہ لا دا ہیں۔ اسکے بعد ان علاقوں سے یہ ان قرضوں کو وصول نہ کر سکے
جسکی وجہ سے وفاق کو اپر ٹیو بیک نے بلوچستان کو اس مد میں قرضہ دینے سے انکار کر دیا۔ ان کی
شرط آج بھی یہی ہے کہ وہ اس قرضہ کی وصولی کی ساڑھی چاہتی ہے اور اس پر کام جاری ہے کہ ہم ان علاقوں
سے یا ان قرضوں کو جو ۱۹۸۶ء سے پہلے دیتے گئے ان کو کیسے وصول کریں۔ اگر کوئی جامع اسکم بن گی جسپر
اس وقت کو آپر ٹیو پارٹنٹ کام کر رہا ہے اس میں ظاہر ہے کہ حکومت کی مدد کے علاوہ وہاں کے
سیاسی لوگوں کی لپشت پناہی کی بھی ضرورت ہوگی جناب اپنیکا اسکے اور پسون اس الیان میں یہ بھی ذکر
چھڑا گیا کہ کچھ بڑے پروجیکٹ ایک خاصی اور مخصوص علاقہ کی طرف ہیں اور کوئی شہر کے شمال کا علاقہ
ان سے محروم ہے۔ یہ درست ہے کہ سیندھ پروجیکٹ، پٹ فیڈر کی توسعے، پسندی فش، ہائیر
اور میران ڈیم یہ تمام علاقوں میں ہیں جہاں یہ فیزا میبل (feasible)۔ تھے گوارکی وجہ
سے میں نہیں سمجھتا کہ وفاق نے یا ان کنسٹلٹیشن (consultants) نے اپنے سامنے کوئی اور
نقٹہ بھی رکھا ہو گا جب اہوں نے یہ پروگرام بنایا تھا۔ میں اپنے مخزون کو یہ تین دلائیں ہوں کہ کم
از کم صوبائی سطح پر اسی کوئی بات نہیں ہے۔ اگر انکے علاقہ میں کوئی بڑا فیزا میبل پروجیکٹ جزوہ خود

ل سکتے ہیں، تو حکومت ضرور اسپر ٹور کریں گی اور اگر وہ صوبائی حکومت کے وسائل کا نامہ بوا تو وہ اسے
و ناقص حکومت کو جھیج ریگی۔ مل مقرر کرنے نے چن کا ذکر کرتے ہوتے یہ کہا کہ وہاں کسی ایکمیر پھل
درآمد نہیں ہو رہا ہے اور واطر سپلائی کی خاص طور پر نہیں نے حوالے دیے ہے کہ وہ نہیں ہیں۔ لیکن جب
میں نے چیک کیا تو وہاں مجھے واطر سپلائی کی اسکیجیں ملتی ہیں۔ واطر سپلائی کی چھ اسکیوں کے علاوہ
سنٹرکشن آن وار ٹرز صحت کی مدین چن میں ہے۔ پروجیکٹ اسی ریاضاً جتنا حصہ بتا ہے وہ بھی ہے۔
روول اور اربن کونسل کے گرانٹس میں جبھیں مختلف کونسلز ہتھے ہیں وہاں چن ہے۔ پرہیز

اچیکشیں دو یونینٹ کے سلسلہ میں چن کو نظر انداز نہیں کیا گیا۔

1. Agriculture Development by extension of electricity, so that ground water development takes place by private sector for employment. Development of land by bulldozers.
2. Mineral development and industries based on agriculture and

3. Education. پرہیز Priorities of Provincial A.D.P.

اس میں واطر سپلائی، سیکوئشن اور روڈز میں پہنچیں میں آتا ہوں جو ہم قدم کے رہے ہیں جیسی Important measures proposed to be taken by the Provincial Government.

آخر سال میں جو ہم احمد قدم اٹھایا چاہتے ہیں یعنی

1. Improvement and maintenance of Roads.
2. Improvement of Quetta Civil Hospital.
3. Ensuring the doctors stay at their health institutions in rural areas.
4. Gadani ship breaking industry's rehabilitation.

5. Mis use of vehicles by agencies, by Government servants, by Ministers and by others.
6. Controlling rates of construction and improving the quality of construction.

جناب اسپیکر مجھے افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ ہم اب تک اس میں کوئی خاطرخواہ بہتری نہیں لائے

7. Improvement and cleanliness of Quetta Town, affective condition of Quetta Municipal Corporation, Q.D.A. and W.A.S.A.

جو لوگ یہاں کے رہتے والے ہیں ان میں سے میں بھی ایک ہوں سالہا سال سے دیکھ رہے ہیں کہ کوئی طریقہ کا سٹینڈرڈ آف کلینیشن اینڈ سرومنز گرڈ تاپلا آرہا ہے۔ آج کوئی طریقہ ایک بڑا سلم (slum) بن گیا ہے۔ ہم چاہتے ہیں اور ہماری یہ کوشش ہو گئی کہ اسکو جس حد تک ہم کو لسکتے ہیں اسے بہتر نہیں۔ یہ طرن بانی پاس جو قریب مکمل ہونے کو ہے اور دیگرین بانی پاس کا کام شروع ہے پس اٹھ، ٹرک اٹھ اور فروٹ اور سبزی مار کیں اور ورکٹ پسی یہ منتقل ہونے لگیں گے سریاں بروڈ کو چوڑا کرنے کا کام شروع ہو گیا ہے اور ناجائز تجاذبات کو ٹھانے کا قدم اٹھایا جا رہا ہے۔

Quetta Municipal Corporation shall take steps for cleanliness of Quetta town. Traffic management will improve.

اس کے لئے دی اسپیشل ٹرینیک پولیس عملہ لگایا جا رہا ہے تاکہ ٹرینیک بہتر ہو۔ ہم امید کرتے ہیں کہ اگلے سال کو یہ شہر کی دائرہ سپلانی بہتر ہو گی۔ اور اس وقت جو پینتیس لاکھ گیند پانی یوں میہ چھیا کیا جا رہا ہے۔ وہ ایک کروڑ گیند پانی یوں میہ تک پہنچ جائے گا۔ پھر آخر میں

Sewerage scheme of Quetta for Rs.35 crore started

یہ ایک بہت بڑا اور اہم ایکٹم ہے جو نالیوں کا میلہ پانی اور نکاسی آب کی اسکیم ہے، جو ایکم شروع ہو گئی ہے، یہ پینتیس کروڑ روپے کی ایکٹم ہے اور آپ خود اندازہ لگا سکتے ہیں کہ یہ کافی بڑا کام ہے۔

Provincial priorities within P.S.D.P. of Balochistan drinking water, roads and education get highest priority. To make improvement for law and order situation, and substantial allocations have been made for housing facilities for police and general administration. The existing level of education programme have been substantially supplemented with U.S. Aid education programme at primary level at the cost of Rs. 130 crore.

کہا جاتا ہے کہ تعلیم کے لئے پیسے نہیں ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ تعلیم کے لئے خودرت سے روایدہ پیسے ہے مگر مسکن کے میمع طریقے سے استعمال کرنے کا ہے۔

During next year World Bank Programme for water supply and sanitation would be started over and above highest allocation made for water supply sector. Identification of schemes by M.P.A's under accelerated socio-economic development programme. Efforts will be made to complete all on going schemes of water supply and roads started during 1989-90. Farmers would be provided bulldozer hours free of cost.

جیسے کہ اب انہیں دیے جادے ہیں اور ہم امید کرتے ہیں کہ اگر ابھی ہمیں مزید ٹکریوں کو کوئی منفیت ملے تو ہم اسکے مقابلے یقیناً بلڈوزر گھنٹے بڑھائیں گے بلڈوزر گھنٹوں میں رکاوٹ یا کربنائیم ایک ٹکری کر سکتا ہے پھر اسکا بریک ڈاؤن ہے اور اسکا درست کرنا ہے۔ اس سے زیادہ وہ کام نہیں کر سکتا ہے۔ اسکی ایک لمحہ ہے اگر ہمیں زیادہ بلڈوزر دستیاب ہوئے تو ہم اسکو بڑھائیں گے۔

Development of fisheries in coastal areas, mineral development, by extension of electricity in rural areas, provision of infrastructure, like roads. Provision of social services, schools and dispensaries etc. Industrial development through private ssector for setting up mineral based industries and agro based industries. Provision of social services to the population of Balochistan with special enthusiasm. Supply of large scale extension of education net work, Health facilities particularly preventive side like expanded programme of immunization. Our target is to bring up economically depressed areas of Balochistan by additional facilities spandings for the deprived people of these areas. All such areas have been notified as project areas.

پھر چاراپلک سیکھر ڈولیپنٹ پروگرام ۱۹۹۰-۹۱ سے اسکا سائز ۵۰ کم و میٹروپلیٹ ہے

۵۰۹ اسکیمیں ہیں۔ اور آن گونگ اسکیمیں ۲۲۵ ہیں جس میں ۹۲.۳۸ کروڑ روپے۔ نئے اسکیمیں
۶۴ ہیں جس پر ۵۹۶۲ کروڑ روپے خرچہ آئیگا۔ پھر جو اہم سکیمز ہیں۔ پہلے ہمیشہ اگر
لینچی پینے کا پانی ۲۲۳۵ کروڑ روپے اور سٹرکنی ۷۰۰ کروڑ روپے یا انہی ۱۵۰ کروڑ
روپے یا پانی ارٹیکشن کئے ہے۔ پلانگ اینڈ ہاؤسنگ پر ۱۵۰ کروڑ روپے۔ تعلیم پر
۱۲۶۸ کروڑ روپے ہمیشہ پر ۹۲۰ کروڑ روپے ڈیلپہنٹ پر ۸۸۰ کروڑ روپے ایجاد کیجوں،
لائبریری، سٹاک، فارمیٹری، والڈٹ لائف فشریزی اور فنڈ پر ۱۱ کروڑ روپے ایکسیمڈیپنٹ
اکنامک ڈیلپہنٹ پروگرام Accelerated Socio-economic Development Programme.

لینچی جو ایمپی ہے مذہبیان کا دادہ پیداگرام جس کے لئے انسانیں کچھلے سال پہاڑ پھاڑ
لکھ رہے ہیں دیا گیا تھا وہ ہے ۲۲.۵ کروڑ روپے۔

On farm water management activities would be extended in agriculture areas. Trickle agriculture system would be introduced. Agriculture activities will be introduced in Pat-Feeder area.

Live Stock: Dairy Units would be set up in Zhob, Panjgur and Dera Bugti.

Industries: Infrastructural facilities for setting up of industries would be provided at Loralai, Sibi, Khuzdar, Turbat, Pasni, Dera-Allah yar and Dera Murad Jamali.

Tourism & Sports: Stadiums at Usta Mohammad, Loralai, Sibi, Kalat, Turbat, Dera Allah yar and Ziarat would be completed.

کہ یا پرسوں ہمارے معزز ممبرز نے اس پر اعتراض کیا کہ جی یہ پیسہ مذاقہ ہے ہمارے
ہم ہاکی، فلٹیاں یا کھیلوں کے دوسرا اسٹیڈیم بنانے ہے ہی۔ میں یہ عرف کرنا چاہتا ہوں
کہ اسپورٹس ان کی زندگی کا ایک ایمپی ہے اور خاص کر ہمارے بچوں کی صحت اور
نامبلیلٹی جوان کے روزانہ کے ایکٹیوٹس ہیں اگر ہم ان کا دھیان اسپورٹس کی طرف نہ کیوں
گے تو وہ دوسرے بھائیوں کی طرف زیادہ چلے جائیں گے۔ اسپورٹس سے نہ رف ان کی

بھی جنگی صورت میں ہوں گے

(Social animal)

بیشتر سوتی ہے بلکہ وہ سوچنیل
Major projects under Provincial Special Development Roads; Gwader
to Nainaint, Killa Saifullah to Sharar Jogeza, Sinjavi Ghosri Road
Loralai, Coal Mines Road Turbat, Mand Road, Ziarat Sinjavi Road,
Sargharzai Road.

جسے امید ہے کہ اسکی کوئٹہ بلڈنگ کوئٹہ میں حکومتی مکان سمجھا گیا۔ پھر ایک بیکش

۳۔ پرائمری اسکولز اور جارسو نے مسجد اسکولز بنائے ہو گئے۔ اس کے بعد
Work on Model School Khuzdar and Turbat will be accelerated, so that
the classes would be started during 1991-92.

Inter College Mastung and Mashkail will be completed. Girls Inter College
will be established in Satellite Town Quetta. Inter College Pishin, Noshki
and Panjgur will be upgraded to degree level. Elementary College will
be set up at Pishin.

Water: 30 surface irrigation schemes and 12 delay action dams would
be completed to the next year. Turbines would be provided under
interest free loan. Water supply schemes at 100 places will be completed.
Major schemes under implementation will be Kuchlak, Sani Bagh, Tab,
Kachhi, Mastung, Coohak, Nishow Kolawa, Mekhtar, Washak Sanghar,
Goth Jumma Khan, Umrani, Bailcha and Ziarat. Rural development
Academy would be completed.

Health: Hospital at Sibi will be completed. 38 Basic Health Units in
Balochistan would be completed. Rural Health Centres at Bershore,
Bulada, Khattan, Lakhra, Sui, Rojhan Jamali, Looni, Kakar Khurasan,
Ahmadoon & Tump would be completed. The work on Children Hospital
at Quarry Road Quetta would be started.

فیڈرل پرائیویس ۹۔۹۔ سینک پرائیویت میراثی دیم نشنل ہائی وسٹ لیکنون ایڈیشنلی گریف
ہیں میں جلدی جاری ہوں۔ پڑھنی کیا ہو گا کیا نہیں ہو گا پھر نشنل ہائی وسٹ
کوئٹہ بلوچستان اسکی کمی لمبی کٹ ہے۔ میرے خال میں پڑھنے کا ضرورت
ہیں ہے۔
Major projects under Federal previous ADP Power.

چند ماہ سے دادا کے چیر میں صاحب آئے رہے اور انہوں نے ہم سے

وعدہ کیا کہ اس سال جو ختم ہوتے کو ہے۔ تین سو چار (۲۰۴) دیہات ہیں۔ انکو بھلی دی جائے گی۔ مگر ہمارا اپنا اندازہ ہے کہ ایک سو اس جون میں مکمل ہو سکیں گے۔ اگلے سال کی ایلوکیشن (Allocation) ایک سو هزار دیہات ہے۔ اور واپس اکو ضرورت ہے تہذیب کو ششی کرنا ہو گا کہ اس سال جو پہنچ جائے گا اور اگلے سال کا ٹوٹل مکمل کر کے تاہم ہمیں یقین نہیں رہ مکمل کر سکیں۔

Work on second 222 KV Giddu and Sibi Transmission line will start, Pasni Power House Transmission line to Turbat is expected to be completed in next year.

Village Electrification: Villages to be electrified during 1989-90.

جس میں ہر ایم این اے / ایم پی اے اور سینیٹر کو چار چار دیہات دیئے گئے تھے جیسے میں نے عرض کیا کہ اب تک سو سے کم مکمل ہوئے ہی ناممکن ہے کہ واپس ان چند دتوں میں دوسو دیہات کو بھلی فراہم کر کے اپ کچھ معززہ مہربانی نے پاٹھٹا لٹھایا ہے ان کے بارے میں میرے خیال وہ سننا چاہیے گے۔

ڈھاڑر کے معززہ مہربانی نے اے۔ ڈی سی اور فوری ترقیاتی پروگرام کے باہر میں کیا ہے کہ ڈھاڑر میں کوئی مسٹر قلائق پر گھلام نہیں اور ہماری اسکیمات کوئی نہ اے ڈی سی شامل نہیں ہے جیسے کہ ہمارے ہائما صاحب نے پہلے اپنا تقریر میں لکھا کہ اتنا پیسہ نہیں کہ ایک فل فل (Fullfledge) سالانہ ترقیاتی پروگرام ہر سر بیج و س کے ساتھ ساتھ جزوی ترقیاتی پروگرام بھی ہو۔ آپ دونوں میں سے چن سکتے

ہیں یا یہ وہ اس پر کینٹ میں کافی ڈسکشن ہے اور انہوں نے فیصلہ کیا کہ بہترے کر فوری ترقیاتی اسکیم لے لیں۔ تاکہ ہر ممبر اپنے اپنے علاقوں کے چھوٹے چھوٹے اسکیموں کی نشاندہی کر سکیں جائے کہ بڑے بڑے اسکیموں میں کہہ درود روپے لگیں۔ ہم نریادہ لوگوں کو راضی کر سکتے ہیں۔ ان کے لئے کچھ چھوٹے چھوٹے اسکیموں میں تو یہ اصولی فیصلہ ہوا تھا کہ فوری ترقیاتی پروگراموں کی اسکیموں پر سلطنتی بائیس کہ درود روپے خوب چھوڑے ہے ہونگے۔ یقیناً اس کے بعد کچھ پیسہ بچے گا کو شش کھریں گے۔ ناریل اے۔ ڈی۔ پی میں خرچ کرنے کے لئے ناریل کے بارے میں آپکو بتایا یہ ایک خوبخوبی کی فصل ہے خاص کر بلوچستان کے لئے اور پاکستان کے دیگر حصوں کے لئے یہ دنیا کے اور ملکوں میں سوتا ہے اور اسکی کافی آمدی ہے۔ اعتراف یہ کیا گیا ہے کہ وہاں پینے کا پانی نہیں ناریل اگر سمجھ دیا جائے۔ آپ اس کو سمجھ سکتی ہیں۔ پانی کے بجائے اس کو پینتے ہیں اور بڑا قیمتی بھانی ناریل میں پانی ہے لوگ بڑے لطفے سے اس کو پینتے ہیں اور بڑا قیمتی ہے اور بڑا لذتی ہے اول گھر ناریل کی فصل تیار ہوگی۔ تو وہ بھانی ایک متین اعلیٰ طرفی ہے کام دے گا۔ ہمارے معززہ ممبر صاحب ڈھاڈرنے اگلے روزہ کے لئے ہر لوگوں کو یہی اپنی امیدیں پھیلنے کے لئے بڑی بھاری رقمات رکھی جائیں گی۔ مگر ایں نہیں۔ تمام یہ سہ آن گوہنگ (On-going) اسکیمات کے لئے رکھا گیا۔ میں یہاں یہ عرض کہہنا چاہوں گا کہ ہم نے اپنی طرف سے پوری کوششیں

کی کہ ڈولپنٹے رقمات میں کوئی اگر یہ سہر (ایں ای) کی میٹنگ میں اور اکامسکس کونسل کی میٹنگ میں دہاں ہم نے اسے پہنچ دیا کہ آپ اپنے قیاس سے پیسے نہ دیں ہمارا اپنا پیسے لینا بلوچستان کا اپنا حق ہے جس آپ ناجائز طریقے سے لے جا رہے ہیں۔ پارسک پکاپس کروڑ روپے دہ ہم کو واپس دیں۔ ہم آپ سے کوئی اور پیسے نہیں مانگتے۔ ہمارے لئے فی الحال یہ کافی ہو گا۔ تو انہوں نے اسکا ہمیں سوکھا جواب دے دیا مگر ہماری چدو جبہ جاری ہے اور اسید کرتے ہیں۔ کہ ایک دن ہمیں انشا اللہ ہمارا حق پورا آگر سو قیصہ نہیں تو زیادہ نہ زیادہ ہم اپنے حق لینے میں کامیاب ہوں گے۔

معززہ حمیر صاحب نے یہ بھی شکایت کا تھا۔ کہ بجٹ جب بنایا جا رہا تھا تو ان سے مشورہ نہیں لیا گیا۔ مگر یہ سیکر صاحب آپ کو اور ہاؤس کریمہ تباہا چاہنگا کہ پہلے پارکے بجٹ بنانے کے وقت ہم نے تمام ایم۔ ی۔ ایم۔ ہی ایم۔ حضرات سے مشورہ لیا ان سے صلح کی۔ وزیر اعظم اپنے خاص ہدایت دی تھی کہ آپ (ایم۔ ی۔ ایم۔) حضرات کے ساتھ میٹنگ کریں۔ اور پھر باہر بھا جائیں۔ مختلف ڈویشن ہیڈ کو اپنے اور ان علاقے کے ممبروں سے مشورہ کریں۔ تاکہ وہ اپنا قیمتی مشورہ صلح دے سکیں اس ضمن میں کوئی دسی مکان لفیر آباد قلات لورالائی میں جنوری سے اپریل تک میٹنگ ہوتی رہیں ایم۔ ی۔ ایم۔ سے فردا فردا ملے۔ یہ مکان ہمارے وسائل اتنے نہیں ہے۔ ہر حال ہم نے مشورہ سب سے کیا ہے پھر ہمارے ہمراں شوہر کو میں نے منظر بغیر قلمدان (Minister without post folio) کو کہا کہ وہ دربارہ ایم۔ ی۔ ایم۔ سے صاحبان سے ملاقات کریں اور کوشش کریں کہ ان کی زیادہ سے زیادہ اسکیمیں انکی خواہشات کے مطابق ہم اکاموڈیٹ کر سکیں۔ یہ میٹنگ سترہ اٹھا رہے اور انہیں جون کو ہر دی تھیں میں یہ واضح کر دوں کہ ایم۔ ی۔ ایم۔ سے صاحبان کو کندھ کرنے کی ہم پر کوئی پابندی نہیں ہے کہ ہم آن کوئی اسکیم کے

بارے میں خراخواہ انکو کہد کریں کیونکہ یہ اسکیمیں آئندہ کے لئے نہیں ہیں۔ یہ تو ایک بار منظور ہو چکی ہیں۔ اور ان پر کام ہو رہا ہے تاہے اگر یہ آن کو سُنگ اسکیز ناکارہ ہوں اور انکو ہم پھرڑ نے کاملاہ رکھتے ہوں۔ یا اسے پھرڑ دیں گے لزان سے پوچھنا یا مشورہ لینے کا پنڈ ضرورت نہیں ہے ان پر پہلے بیس خروج ہو چکا ہے انکے منظوری ہو چکی ہے۔ اگر کوئی آنڈاپل ممبر یا محسوس کہے کہ اسکے ملاتے ہے کوئی آن کو سُنگ اسکیم سوداہنہ نہیں ہے سکتے تو ہمیں تبدیلی ہم اسکو دیکھیں گے۔ کرواتی اس اسکیم کی انکو ضرورت نہیں پڑتی تو ہم اسے پھرڑ دیں گے۔ آجے نہیں پلا یہ ہے۔ اگر ہمارے گواہر کے معزز رعن یا محسوس کرتے ہیں کہ ناریل اگانا انکے ملاتے ہیں سوداہنہ ہیں ہے قریم نہیں اسکا ہیتا گے۔ اس پھرڑ دیجے بلکہ جب ناریل کے درخت وہاں ٹکٹکے گئے میں۔ اسے بھا کاٹ کر پہنک دیجے۔ بہر حال اس بارے میبا وہ اپنامرضی میں تباہی ہم اس پر عمل کرے یعنی۔

جناب والا! یہاں پر آنڈاپل ممبر فرمانڈ مسجد نہیں میں۔ یعنی مولوی محمد احمد خوستی صاحب انہوں نے بلڈوزر ہوں کے بارے میں کہا ہے اسکے علاقے میں صرف تین بلڈوزر ہیں۔ میں نے مستقلہ فرمائیہ صاحب سے کہا وہا دیکھیں اور مساویانہ بنیاد پر بلڈوزر لفہیم کریں۔ انکو ہدایت کر دی گئی ہے۔ کہ یہ تقیم مساوی ہوئی چاہیے۔ مجھے امید ہے انہیں شکایت نہیں رہے گی۔ جناب والا اس کا کسی پارٹی سے وابستگی سے تعلق نہیں ہے ایس نہیں کہ اگر ہماری پارٹی کا ہے تو اسے زیادہ بلڈوزر میں کوئی ملیے بھی مولانا صاحب چند دن ہر لئے ہماری حکومت سے جدا ہوئے ہیں وہ ہمارے ساتھی تھے اسی تو کم از کم یہ شکایت نہیں ہونا چاہیے۔ کہ اسکے علاقے میں کسی کو بلڈوزر نہیں دیئے گئے۔ مولانا صاحب نے یہ کہا تھا کہ افغانستان سے شکر آکر پہنچا ہے۔ باڑو پر اور وہ پاکستان کے

عقلت پر قبضہ کر کے بیٹھے ہوئے ہیں اور حکومت وہاں انکر ہٹانے کے لئے کچھ نہیں کر رہی ہے
ہم امید کرتے ہیں کہ مولانا معاذ ایسے لشکر کی امامت کر دیگے اور انکے قبضے میں جو ہماری
مقدس سرزمین ہے کو اپنے ساتھیوں کے ساتھ ملکہ انکے قبضے سے آزاد کر دیں گے۔

جناب اسپیکر۔ ہمارے دوسرے ساتھی۔ سابق وزیر یونیورسٹی شہر ہمارے
معزز ممبر منتخب ہو کر آئے ہیں۔ یعنی مولانا فوز محمد معاذ بن لمبی چودھری الفرزیر کی اور کافی
اعترافات کے نیکونکہ میرے خیال میں انکی زبان مبارک سے کوئی اچھی بات نہیں تکلی۔
جدا اچھی بات پہاں کی حکومت کر رہی ہے تو کبھی کبھی شاید غلطی سے یعنی حکومت اپنی بات کر رہی
ہو گی لیکن اسکی نشان دہی انہوں نے نہیں کی ورنہ انکی ہر بات یہ تھی کہ کچھ نہیں ہو رہا لیکن
اس سے پہلے انہوں نے یہ نہیں کہا تھا کہ کچھ نہیں ہو رہا ہے یعنی پر بھول اور سوں وزارت
چودھری نے سے پیش تر وہ کہہ رہے کہ ہر جگہ کام ہو رہا ہے، ہماری کوشش ہے کہ ہمارا معاشرہ
صیغح اسلامی سوسائٹی کی طرز پر قائم ہو جائے گی اور ہم اپنے خرد طبعوں کو باقی لوگوں کے ساتھ برکتیں
اگر کوئی لیسے مہیں تو۔ مولانا نے ہماضروط آباد سکریٹریال کچلا غشیخ ماندہ۔ بڑی کچھ
کالوئی سریا۔ وغیرہ کو پانی سنبھی دیا جا رہا ہے۔ اس بارے میں عرض یہ ہے کہ

Water supply scheme at a cost of Rs.14 lacs (Rupees Fourteen lacs) was included in the year 1989-90.

سیخ اسکا پانی جلدی شروع ہو جائیگا۔

The water supply scheme Sheikh Manda was included in the year 1989-90 at a cost of Rs. Thirty Two lac and full allocation has been made. Moreover, Water supply scheme at Barech and Takhtai is also included in the year 1989-90 at a cost of Rs. Nine lac and full allocation has been made. The scheme for Kachi Baig and Sariab has been completed. The water supply scheme Khulak has been included in the year 1990-91 at a cost of Rs. Five crore. Rs. One crore will be provided during the next year.

The House knows that Provincial Government is giving priority to water supply schemes and Rs. Twenty Four crore have been allocated for water supply schemes during 1990-91.

کلاغ کے لئے پانچ سو روپے ہیں۔ یہاں اعتراض تھا کہ سب بلوچ ایسے یا میں جا رہا ہے اس طرف پانی نہیں ہے۔ سب پاس سے مرے ہے ہیں۔ ہمارے پاس کافی وسائل نہیں ہیں۔

تباہم کچلاک کے لئے پانچ سو روپے ہیں۔ میں کافی پیسے آؤں گا۔ اس رقمے سے ہم نے علاوہ چند دن بھر کی میں عرض چناب والے اسکولوں کی بلڈنگز اور راستہ کر رہائش گاہوں کے لئے میں کافی پیسے آؤں گا۔

یا کہ یہاں ایسے ایسے سال نہیں بلکہ اسکے مالی سال جو چند دن بعد شروع ہونے والے استادوں کے لئے کوارٹر نہ نہ بنا سکتے ہیں۔ اس بارے میں ہم کافی جدوجہد اور کوشش کر رہے ہیں۔ مولانا صاحب نے یہ شکایت بھی کہ غربیوں کو کیا دیا گیا ہے؟ سرکاری پیسے بلڈنگز پر خرچ ہوا آفیشز پر خرچ ہوا فنکشنز اور سیمیک اور دعوتوں پر رقم خرچ ہوئی۔ وہ ہے ہیں۔

Nothing has been done for the welfare.

This is cheating with the people. Public funds are considered the property of Government, particularly the Chief Minister.

انہوں نے فرمایا کہ پیک فنڈز کو حیثیت منظر اپنی ذاتی ملکیت سمجھ کر خرچ کر رہا ہے۔ انہوں نے یہ بھی فرمایا کہ اب صرف پانچ فنڈز کافی ہونے گے۔

The Government should have ministers according to the minimum requirement. The Government requirement. should have ministers according to the minimum requirement. کوچلیے کہ کم حکم وزیر ہے۔ پھر ایسے بھر صاحب نے فرمایا ہے کہ حکومت کو چالانے کوچلیے کہ کم حکم وزیر ہے۔ میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ اسدم کا ٹھیکانہ کوئی نہیں ہے ہم سب مسلمان کر کم سے کم فنڈیں گے۔ اور ہر ایک فنڈیہ خود کر سکتا ہے۔ کہ کیسا جائز ہیں۔ اور لبھوں مسلمان ہم سب کے حقوق بدیہی ہیں۔ اور ہر ایک فنڈیہ خود کر سکتا ہے۔ لیکن ٹھیک داری نہیں ہے۔ کہ کیسا ناجائز ہے۔ اور کبھی غلط فنڈیہ تو دوسرا بت سکتے ہیں۔ لیکن ٹھیک داری نہیں ہے کہ جو ہی کہتا ہوں وہ ٹھیک ہے۔ باقی سب غیر مسلمان ہے اور انہوں نے فرمایا کہ مختلف

فکشنوں پر دولت صنائع کیا ہے۔ اور جتنا بھا ضائع کیا ہے۔ اسی میں تو مولانا ذلیل صاحب اسی وقت حکومت میں شامل تھے۔ شریک تھے۔ وہ خود بھا ذمہ دار ہو سکتے ہیں پہنچ دن ہوئے ہیں۔ وہ حکومت سے جدا ہوئے ہیں۔ اس سے پہلے انہوں نے کبھی بھ نہیں سہا ہے کہ دولت صنائع کیا ہے آج ملزمانہ ہے ہیں۔ اور فتویٰ دے رہے ہیں۔ اور ان کا دعویٰ ہے کہ ہمارے منے سے جو گل افشا فہرودہ صحیح ہے اور بخالے اس کے بریکس کوہ اور بات کمرے تو وہ خلا ہے ناجائز ہے اس کے متعلق میں یہ مرض کرننا چاہوں گا۔ کہ یہ لازمی نہیں ہے جو وہ فتویٰ دیتے ہیں۔ یاد دینا چاہیں گے لقوہ صحیح بھا ہو۔ اتنے عالم یاں بلوچستان میں نہیں ہیں۔ پاکستان یا ہندوستان ہو سکتے ہیں۔ دوسرے مالک میں بھا بڑے بڑے ملار ہیں۔ مگر ہم سب عوام کے نمائندے ہیں۔ اور ہمیں عوام کے اپنے مطالبات اور مسائل آگے لے جائیکے لئے چنا گیا ہے۔ ذکر ان کے معاملات کی ایک کے فتنہ کے پابند ہو گا۔ ماں کے منظر ہیں۔ اور ہم اپنے عوام اور دولت کے ساتھ رابطہ سکتے ہوئے ہیں۔ مولانا صاحب جب ہمارے ساتھ تھے تو پانچ وزیر قدر صرف خالہ جمیعت العلماء اسلام کے تھے۔ اب وہ درسادے رہے ہیں۔ کہ کہ اس مسئلے کے لئے پانچ وزیر یہ جو نا ضروری ہے اس کے طالوہ وہ غیر ضروری ہیں۔ وہ نہیں ہوتا چاہیجے۔ اس وقت انہیں دھیان نہیں آیا کہ صرف پانچ وزیر ہوتے چاہیں۔ اس وقت تھا ان کے پانچ وزیر اپنے ذریعہ صرف جیسا ہی کہتے۔ اس وقت انہوں نے نہیں کہا۔

اب میں معززہ بھر بیدہ کے اعتراضات کی طرف آتا ہوں اور اس پر ہمارے وزیر خزانہ جناب ہاشمی صاحب نے کافی تفصیل سے روشنی ڈالی ہے، انہوں نے بتا دیا ہے اب میرے سامنے بھا کچھ مواد ہے۔ ان کے متعلق کچھ کہہ دو۔ انہوں نے فرمایا ہے

سرہمندہ سال کے لئے ہمارے لئے دو کوئی اسکیم نہیں رکھی گئے ہے۔ جو پر احیاٹ
یا اسکیمات دی گئی تھیں انکو یہ شامل نہیں کیا گیا ہے۔ اور انہوں نے فرمایا کہ پچھلے
سال بھروسہ انہوں نے اسکیمات، وی تھیں ان کی یہ اسکیمات شامل تھیں۔

۱۔ واطر سپلائی اسکیم شہرگ

۱۰	الینا	کین
۱۱	الینا	مند
۱۲	الینا	جت
۱۳	الینا	ہنگ
۱۴	الینا	ہ لاکھ روپے
۱۵	الینا	۲۳ لاکھ روپے
۱۶	الینا	۲۴ لاکھ روپے

رسال ان کی اسکیمات ایسی دی ہیں شامل ہیں۔ وہ عائدہ ہیں۔

During this year new schemes have not been included because the amount available could not meet requirements of on going schemes and accelerated Socio-economic Development Programme. In addition Rs. 60 Lacs have been given last year and the following schemes of Mr. Ayub Baloch are under implementation as ASDP.

تعیم کے سلسلے میں اسکولوں کے دو دو کروڑ باتیں ہیں۔ جو ہیں۔

(۱) اسکول عالم ڈور دو مرہ ۰ لاکھ روپے

(۲) سکھی بیوی ۰ لاکھ روپے

(۳) انشیش ۰ لاکھ روپے

ان کی اسکیمات میں دسپنڈریں بھی شامل ہیں۔

بلڈوز آفیلن کے لیے لامبے لامبے چھوٹے طرکوں کی مرمت کے لئے انہوں نے
کہا ہوا ہے۔ پہلے انکو واطر سپلائی اسکیم دیا ہے۔ اور اس جو اسکیم دیا ہے ان میں
مدع ذیل منظور کر لی گئی ہیں۔ دھنس سرروٹ وغیرہ مفت و چدہ اسکیمات ہیں

کے حقوق ہمارے پاس نہیں۔ آپ کے حقوق آپ کے دست بازدھ میں ہیں آپ
کو منجملہ کو شش میں
کا جدوجہد ہیں ہیں۔ اور آپ کی اپنی کوشش میں ہے اور ہم سب کی
ہے رس کے باوجود آپ سمجھتے ہیں کہ کہیں گردی ہیں۔ تو کم ان کم ہم اس پیشہ
نہیں ہیں۔ اور اس میں ہم پارٹی نہیں ہیں۔ میں آپ کو یقین دلانا چاہتا ہوں کہ جو ہمارے
پاس دولت ہے اس میں آپ بھی شرکت ہیں۔ اور جو ہمارے پاس نہیں ہے۔ ہم
اس کے لئے آپ کو شرکت نہیں کر سکتے ہیں۔ کیونکہ ہم اس کے مالک نہیں ہیں۔ میں آپ
کو یہ یقین دلانا چاہتا ہوں۔ کہ

We can only share our life with you and all that we have in the form of wealth, but we can not give what we do not have.

معذہ گودار نے بھری پڑی تھی زور دار تصریح کر کے بڑی شکایت کی تھی۔ انکی تقریر شروع

میں ہمارے وزیر صاحب

لہذا ابھر صاحب کو مکمل حصہ اے ڈی پی سے ملا ہے اور اسے ایس ڈی پی سے بھاٹا ہے پھر معزز ممبر صاحب نے مشکالت کی ہے کہ مکمل انیوں کو حقوق کا اس سینئر سمجھا جاتکے نہ کر فعل کلاس، یہ حقیقت ہے کہ مکوان شروع ہی سے نظر انداز رہا ہے۔ مکمل مکوان کے اپنے پولیٹیکل حادث تکہیں۔ اور اس کا جغرافیائی محل و قوع نہایت ایج ہے اسکے یہ عکس یہ بھی حقیقت ہے کہ ہم تیسرا دنیا کا ایک حصہ ہیں اور ہم اپنے ترقیاتی پروگرام پر عمل کر رہے ہیں۔ اس کے لئے پیسہ اپنے ملک سے یا پیشہ ملک سے یا غیر حاصل کرتے ہیں اس سے ہم اپنے ملک کو ترقی دے رہے ہیں۔ ہماری سلامانہ فیکس آمدنی نہایت کم ہے فی شخص ایک سور و پے کے تریب ہے۔ اس کے بر عکس ہمارا ملک ۳۵۔ ۳۶ بلین کا مقرر و من ہے کئی غیر ملک کے بیکوں کا مقرر و من ہے اور ترقی یافتہ مالک یا خاتونی شخص کو سلامانہ آمدنی بھی دس پندرہ ہزار ڈالر ہے۔ ہمارے ملک کا آبادی دس کروڑ ہے۔ لیکن قرضہ بہت ہیں۔ ہمارا تعلیم کا ریشنری (Ratio) ۲۵ فی صد نہیں ہے لیکن بھی اس سے آفاق نہیں ہے۔ میرے خیال میں تو چودہ یا سولہ فی صد پاکستان کا تناسب ہے اور ہمارا صوبہ اس کا بندف ہے جیسا کہ ہمارے پاس وسائل ہیں۔ ہم کو کوہ مجھرہ نہیں کر سکتے ہیں۔ اور نہ مجھرہ سے ایک رات میں حالات بدل کر سکتے۔ ترقی یافتہ مالک کی صفت میں آ جائیں۔ یہ ممکن نہیں ہے اور اس بارے میں فیڈرل حکومت کے ساتھ ایک مسلسل جنگ ٹڑ رہے ہیں۔ جھگٹا چل رہا ہے اور ہمارے حقوق دیکھ جائیں تاکہ وہ آئین کے مطابق عمل کرے اور ہمارے حقوق ہم کو واپس کرے جائیں۔ ان مشکلات کے باوجود ہمارے پاس چلنے بھی وسائل ہیں۔ اس کے مطابق اپنے فنڈر سے اس صویلے کو چلا رہے ہیں۔ میں معزز ممبر صاحب کو یقینی دلانا چاہتا ہوں کہ آپ کے حقوق ہمارے ساتھ گردھ کا نہیں ہیں۔ جیسا کہ کل انہوں نے کہا تھا آپ

کے حقوق ہمارے پاس گردی نہیں۔ آپ کے حقوق آپ کے دست بازور میں ہیں آپ کا جدوجہد میں ہیں۔ اور آپ کا اپنی کوشش میں ہے اور ہم سب کی منجلہ کوششیں ہے اس کے باوجود آپ سمجھتے ہیں کہ ہمیں گردی ہیں۔ تو کم ان کم ہم اس پیشامل نہیں ہیں۔ اور اس میں ہم پارٹی نہیں ہیں۔ میں آپکو یقین دلانا چاہتا ہوں کہ جو ہمارے پاس دوست ہے اس میں آپ بھی شریک ہیں۔ اور جو ہمارے پاس نہیں ہے۔ ہم اس کے لئے آپکو شریک نہیں کر سکتے۔ ہیں۔ کیونکہ ہم اس کے مالک نہیں ہیں۔ میں آپ کو یہ یقین دلانا چاہتا ہوں۔ کہ

We can only share out life with you and all that we have in the form of wealth, but we can not give what we do not have.

معزز ممبر گوادر نے بھری پڑی تھی زور دار تقریر کر کے بڑی شکایت کی تھی۔ انکی تقریر شروع سے آخر تک شکایتوں سے بھرا پڑا تھا۔ اس کے باہر سے میں ہمارے وزیر صاحب نے کچھ جوابات دیئے۔ میں بھی تھوڑا سا عرض کرننا چاہتا ہوں۔ انہوں نے فرمایا کہ پچھلے سال ہمنا پنے مسائل کا نشانہ ہی کیا ہے نظر انداز کیا گیا اور اس سال یعنی آئندہ سال ہمیں نظر انداز کیا گیا۔ ہمیں کہہ دیں کہ وہ کوئی ذریغے کے قابل بھی نہیں ہیں۔ کیونکہ بجٹے میں کچھ نہیں رکھا گیا ہے۔ مکران کا سب سے بڑا مسئلہ پینے کا پانی ہے، انکے اور جناب اسیکر آپ سب کی اطلاع کے لئے گوادر کی ایسیں پی ایس۔ ڈی۔ پی ۱۹۸۹ء میں جناب حسین اشرف رحیم ندیشی پر رکھ گئے تھے۔

1. Augmentation of water supply scheme Pasni Rupees 29 Lacs.
2. Water Supply Scheme Nainaint Rupees 12 Lacs.
3. Water Supply Scheme Kalag Pasni Rs.15 Lacs.
4. Black Toping of Roads Gwader to Nainaint, Rupees 2.7 Crore.

پچھلے سال گوادر میں پانی کی کمی تھی، اسکے لئے میں نے ایک اپیشن رقم جنسریٹر خریدنے کے لئے ڈی اے میڈی اعلاوہ گوادر والٹر سپلائی اسیکم کی اپیشن مرمت کے لئے ۲۸

(decision)

لکھ روپے دیئے تھے، پنی کی پانی میں کوئی ڈسرشن نہیں ہوا ہے۔ اسکے لئے ہم نے اپنی شینکر بھی منظور کیئے تھے، جو دن رات جہاں تک پانی پہنچا سکتے تھے پہنچا رہے تھے اور جس کے لئے ہم نے سات لاکھ روپے صرف شینکر کے مالکوں کو کراپیدا تھا۔ حال ہی میں ہمیں جیونگ کے پانی کا مسئلہ بھی بتایا گیا۔ دو شینکر مستقل خریدنے کے لئے آرڈر دیئے گئے ہیں۔ اور امید ہے کہ یہ جلد ہماں آجائیں گے اور پھر وہاں یہ مسئلہ نہیں رہے گا۔ اس سے بھاہم واقف ہی کہ ایمیٹیل پارپل آئنس شینکر سے گرادر پانی لانے کے لئے موجود چالیس میل لمبا ہے اور اس پر تقریباً چار کروڑ روپے خرچہ آئیگا۔ میں ایک بات آپکو واضح کر دیتا چاہتا ہوں کہ باقی جگہوں میں اب فوشی کی ایک اسکیم پر پار لکھ، چھ لاکھ بانزیادہ سے زیادہ دس لاکھ روپے خرچہ لگتا ہے مکملان میں دو کروڑ روپے، چار کروڑ روپے یا چھ کروڑ روپے خرچہ لگتا ہے لیکن اسکے باوجود دیکھتے ہیں۔ کہ وہاں پر خرچہ نہیں کیا جائے ہے۔ جناب وہاں اسکیمیں اتنی بڑی ہیں۔ کہ ایک اسکیم پر اتنا بڑا پیسہ خرچ ہوتا ہے۔ کہ یہاں اس پیسے سے ہم کوئی پکاس اسکیمیں بناسکے۔ ہی۔ پکاں مختلف علاقوں میں لوگ ان اسکیمتوں سے فائدہ اٹھاتے ہیں۔ یہ اس زمین اور اس علاقہ کے الیسے حالات ہیں۔ جو کہ قدرتی عمل ہیں۔ اس بارے ہم نے وفاقی حکومت کو بھاکہ ہے کہ ہمیں مزید پیسے دیے جائیں خاص کر میران کے ڈاٹری سپلائی کے لئے گوادر کے ڈاٹری سپلائی اسکیم کا اکلہ کوڑ ڈیمپنے گا تو مستقل طور پر یہ مسئلہ دور ہو جائیگا۔ اور اس سے پہلے تک ہر وقت یہ مسئلہ رہے گا۔ اکلہ کوڑ ڈیم کا اور کیبل ساٹ شروع میں چھدہ کروڑ روپے تھا۔ لیکن اب پکاں کمروڑ روپے سے بھا نزیادہ تھا اور کہہ گیا ہے۔ اس کے باوجود ہماری حکومت نے فیصلہ کیا کہ اسکو بنایا جائے اسکا منظوری درے دی گئی ہے اور اسکے بارے میں لوہے کے پاپس (Pipes)

وغیرہ کے لئے بھاگ آرڈر دیا گیا ہے، ڈیز کی کنسٹرکشن اور وائز ورس کے مذکورہ کی میں نے منظوری دے دی ہے۔ اور اس پر جلد کام شروع ہو جانا چاہیے۔ جناب یارجے ائمہ پانی کے مسائل اور شکایت جس حد تک ہیومنی (humanity) ممکن ہے اس سلسلے میں ہم کوشش کر رہے ہیں۔ پسی قسم ہار بر کے معاملہ میں ایک شکایت تھا۔

Pasni Fish Harbour may be made operational and ancillary facilities at the Harbour may be provided.

حقیقت یہ ہے کہ ہار بر کا کام بچھے سال پورا ہو چکا ہے اور ماہما گیر اس کو استعمال کر رہے ہیں۔ کچھ چھوٹے پلاٹس وہاں دیے گئے ہیں۔ انڈسٹریل یونٹس بھی ڈولیپ (develop) ہرگئے ہیں جن کے لئے ۲۰ کروڑ روپے وہاں ایک پلچر ڈولپمنٹ بیک کے پاس رکھے گئے ہیں۔ تاکہ لوگ اپنے یونٹس لگائیں۔ پرانیویٹ سینکڑ کو ہم خوش آمدید کہتے ہیں۔ کروڑ وہاں پر آ کر انڈسٹریل لگائیں۔ ٹرالر کے بارے میں ہاشمی صاحب نے چیلے کہہ دیا ہے کہ وہ کو سٹ گارڈز والے انکو روکنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ چور چوری کرتا ہے۔ اور پولیس والا اسے پکڑتا ہے۔ کبھی وہ نکلا جاتے ہیں۔ اور کبھی پکڑے جاتے ہیں۔ اس کے بعد معزز ہمبر صاحب نے یہ شکایت بھاگ کی کہ سروسز پر بہت زیادہ خرچ ہو رہا ہے۔ سروسز یعنی پیلک سروٹیں یا گورنمنٹ سروٹیں اسکو آپ جو بھی نام دیں۔ جناب ایک جملہ میں کہتے ہیں کہ پیلک سروٹیں پر بہت زیادہ خرچ ہو رہا ہے اور دوسرے جملے میں کہتے ہیں کہ بیرون گاری بہت ہے۔ سینکڑوں لوگ ہیں۔ جو بیرون گار ہیں۔ انکو ملازمتیں دی جائیں۔ یہ دونوں باتیں یہک وقت تو نہیں ہو سکتی ہیں۔ یا آپ نئے لوگوں کو ملازمتیں دیں۔ جسکا وجہ سے خرچ بڑھے گا۔ اگر انہیں نہیں رکھیں گے۔ تو جو خرچہ اسوقت ہے۔ وہ کار ہیگا۔ اگر آپ اپنے لوگوں کو ملازمت

دنیا چاہیکے تو خرچ پڑھتا چلا جائیگا۔ اور اگر آپ خرچ کو کم رکھنا چاہیکے تو ملازمتیں بھی رہیگی۔ یا پہلے والوں کو بھی ہم مخصوصاً سے سکتے ہیں۔ جو فضیلہ آپ کرسی۔ وہ آپ ہمیں پہنچانے کے مطابق کہ میئے یہ بھی فضیلہ آپ کے باقاعدہ میں ہے۔ کہ آپ کو ملازمت زیادہ چاہیے۔ یا تم چاہیے۔ ہمارے سابقہ اسٹیکر صاحب جنکا تعلق مکران سے ہے۔ انہوں نے اسکول نہ کالج اور دوسری چیزوں کے بارے میں شکایت کی۔ انہوں نے کہ

The Scheme of Girls College Turbat Upgradation of Panjgur Inter College, Gwader have not been started.

اس بارے میں یہ عرف نہ کرونا کر پہنچوگر کالج کا کام شروع ہو چکا ہے۔ ہر طبقہ مکمل ہو گیا ہے۔ اور لیبارٹری نبائی جا رہی ہے۔ اسٹاف سٹیکشنس ہو چکا ہے۔ اور کلاسز (femal Staff) الگ اکیڈمک ایئر سے شروع ہونگی مکران میں فتحیل اسٹاف انٹر کلاسز کے لئے ہیاں ہیں ہیں۔ اس وجہ سے میل اسٹاف پرائیز کالج کے طریقوں کو پڑھائیں اگر ان کو قبول ہو۔ مگر انہوں نے سمجھا کہ اسوقت تک یہ نامناسب ہے جبکہ صحیح فتحیل اسٹاف ہیاں ہے۔ اس وقت پہنچوگر ہائی سکول میں کلاسیں شروع ہو گئی ہیں۔ اور وہاں نو (۹) لاکیاں پڑھدرہ ہی صیں انٹر کالج گواہ اس کے داسٹے زمین ل جا چکا ہے۔ کنفریشن انسداد اللہ الکھی سال شروع ہو جائے گا۔ انہوں نے پرائمری سکولز کے بارے میں سہا ہے۔ کہ اس سال کتنے پرائمری سکول کھوئے گئے ہیں۔ جناب اسٹیکر مخزذ میر کی معلومات کے لئے عرض ہے کہ سیا داشت پرائمری سکول میرانی گورنمنٹ شت خیری ہکنیدی داشت جٹ بل ٹھوڑے بزرگ مدن۔ یہ سکول مخزذ میر کی سفارش پر کھو لیں گے۔ تربت ضلع میں پندرہ سکولز دیئے گئے ہیں۔ پانچ مسٹر محمد اکرم بڑچ پانچ ڈاکٹر عبداللہ بوجہ اور پانچ مسٹر ایوب بلوچ پھر انہوں نے پیئے کے پانچ کے بارے میں شکایت کی کہ رہنگر بڑھے لیٹ آتے ہیں۔ اور وہاں کام نہیں ہو رہا ہے۔ یہ حقیقت ہے اور بدشتمی بھی کہ کافی سارے رہنگر ایک ضلع میں رہے اور وہاں سے

ملنے نہیں دیتے گئے اور باقی علاقوں میں کئی ایک اور بھی ایک آدمی بھی نہیں تھے۔
تو اس وجہ سے وہاں کام نہیں ہوا کہ مگر رہنمائی کیتی آئے لیکن سات ٹوپ بولی کوڈے
گئے، ایک کروڑ روپے رکھے گئے تھے۔ واٹر سپلائی کے لئے مگر مرف سولہ ۱۶ لاکھ خرچ ہے
ہے۔ تربت کی تیرہ واٹر سپلائی اسکیمیں جس میں پانچ آن کوٹھا اور آٹھہ نہیں تھے۔ اسکا لفڑی
ایکیشن چھیلانے سے (۹۶) لاکھ ہے۔ یعنی رکھے ہے نے اسکیمیں میں سے سات جگہوں میں ٹوپ بولی
کھو دیں گے۔ نئے اسکیمیں کے لئے ماکیس (۲۱) لاکھ ایکٹنڈ پر چھڑا ہے۔ اور ان کو جنگ
کے لئے ایکپنڈ پر ۵۰ لاکھ ہے۔ ایک یا کچھ گریجویٹ کے بارے میں معزز ممبر صاحب نے فرمایا تھا
جیسے اطلاع دی گئی تھی کہ ایک سو قیسہ گریجویٹ یہی گئے اور سات سیٹیکس آفیسر کی ایکسوئینٹیس
(۱۲۶) میں آتا ہوں۔ معزز ممبر سمجھ کی طرف، انہوں نے گداںی شپ بریکنگ اند سٹریک کے
بارے میں کہا کہ مکمل طور پر تباہ ہو چکی ہے اور ایک زمانے میں بہت کامیاب ہمارا تھا اور
اس کی طریقہ آمدی تھی اب ختم ہو چکا ہے۔

The whole of ship breaking Industry arose from the fact that Federal Government had increased the duty on old Ships. The scrap was given professional treatment. We had approached the Federal Government last year, and we are going to do so again to demand the recitation of this extra duty. The Government of Balochistan is prepared to take all measures for revival of this Industry.

پھر معزز ممبر سمجھ جنگ سیکنڈ سروس فونڈ کے بارے میں کہا تھا، یہ ایک خصیہ طریقہ ہے خرید و فروخت
کام مختلف طرقوں سے لوگوں کو خراب کرنے کا جو جمہوری مکون میں نہیں ہوتا چلے گی۔ اس کے
بارے میں عرض کردنے کا the following expenditures are tone expenditure

لکھنی یہ اس کے ذریعے میں آتا ہے۔ یہ ایکپنڈ پر چھڑ جارے جنگ طراکٹر میں اسی نام کے
تحت آتے ہیں۔ جو ایمپلائی (employ) کرتا ہے۔ کہا ہے۔

Expenditure Cannot be voted upon.

اس پر نہ کوئی دوٹ لیا جاتا ہے نہ دیا جاسکتا ہے۔ سیکریٹ سروس فنڈ میں آتا ہے ایم ایس ٹری گورنر اسٹبلشمنٹ ہائیکورٹ پروپر سیز (Prive purses) ڈبی سروس (Debt services) کے باوجود میں یہ معزز ہوا اور باقی مبادرات کے معلومات کے لئے عرض کرنا پا تھا ہوں۔ کہ یہ سکریٹ سروس فنڈ (Secret Services fund) دنیا کے ہر ملک میں ہے۔ برلن نہ میں جہاں جمہوریت شروع ہوئی اور اس پارلیمنٹ کو کیا جاتا ہے۔ اور باقی تمام یورپ میں ممالک بھی (mother of parliament)

امریکی میں اسکا اتنا بڑا فنڈ ہے۔ میکھر ایک نام سے بیان کیا جاتا ہے۔ (سما۔ آئی۔ اے) اس کے اوپر بھی مختلف نام ہیں۔ اسے ملکی مشہور ہے۔ لہذا ہر ملک میں ہر دور میں رہے ہیں۔ اب بھی ہماری تحریم ذریعہ غلبم صاحب کے پاس کروڑوں روپے ہیں۔ سیکریٹ فنڈ کی شکل میں جگلو کہا جاتا ہے۔ لوگ کہتے ہیں۔ انکے اپنے اسمیلی میں یہ لفاظ لگایا تھا کہ (Horse Trading) کے لئے استعمال کی گئی ہے۔ میں نہیں کہتا بھی علم نہیں کہ کس واسطے استعمال ہوا یا نہیں میں ان کی بات کو دھرا رہا ہوں ان کے اپنے لیڈر کے پاس انکا بھاری رقم ہے۔ پہلے انکو سنئی پارٹی کے آئی اگمان کو کہنا چاہیئے۔ اروہ سیکریٹ فنڈ استعمال نہیں کری۔ پھر معزز مبادر کو یاد ہونا چاہیئے جب وہ ذریعہ اغلاٰ تھے تو کچھ وقت کے لیے ان کے پاس بھی (Secret Services fund) سکریٹ سروس فنڈ تھا انہوں نے بھی یقیناً استعمال کئے ہوئے کس طریقے سے کسی نونے سے یہ ان کی اپنی صوابیدی پر تھا ان سے کوئی نہیں پوچھ سکتا میں صرف انکی یادداشت تازہ کرنے کے لئے بات کمر رہا ہوں۔ انہیں شاید بھول گیا جو انہوں نے بھی استعمال کے ہوئے پھر معزز مبادر نے یہ بھا فرمایا کہ بجٹ (Imbalanced) ہے یہ صیغہ ہے مجھے اس سے اختلاف نہیں کیونکہ جب فیڈرل بجٹ بھاری ہے۔ اور لوگوں پر ایک وزن ہے

اور ^(Imbalance) پھر قدر امر ہے کہ صوبوں پر اس کا اثر پڑے گا۔ خاص طور پر ہمارے غریب صوبہ بلوچستان پر جو اپنے جائز حق سے بھاگ دیا گئے ہے۔ پھر اگر ہمارا صوبائی ^(Imbalance) بجٹ نہ ہو تو ہم کیا کہہ سکتے ہیں اسکو، اور اس اصلاح سے ہمارے لوگ مکملیت میں سفر کر رہے ہیں۔ پھر انہوں نے الف۔ سی۔ آر کے بارے میں ہمارے الف۔ سی۔ آر بھی بلوچستان میں ہے۔ انکا اعلان کے لئے بلوچستان کے کسی بھی کرنے میں الف۔ سی۔ آر نہیں ہے۔ ہمارے لوگوں کی اکثریت اپنے رسم کو پسند کرتے ہیں۔ اسکے تحت روزمرہ کی زندگی درواج ^(customary law)

گذار تے ہیں۔ اپنا جھگٹ افساد اسی کے تحت طے کر تے ہیں۔ اور طے کر تے رہیں گے۔ اور آئندہ بھما میر گا۔ معلومات ہے اس کے مقابلہ اس کے تحت اپنے جھگٹے طے کرتے رہیں گے زکر ریگولر لاد کے تحت جو دوسرے پاکستان میں ہے یا ہمارے دوسرے

شہروں میں ہے۔
اب پہک جو پاکستان میں یا ہمارے شہروں میں ہے پھر ہمارے آنریل مہر زنے کے لیک ایم، پی، اے کے بارے میں کہا کہ ان کو کوئی کینٹ کیسٹر میں موت کیا گیا ہے۔ ان کی اطلاع کے مقابلے پیپلز پارٹی کے ایم پی ائر یا ایک آدھ ایم این اے بہت ہی مکروہ کراچی میں موت ہیں وہ اشتہاری ملزم ہیں اخبارات میں ان کے متعلق روزانہ آرٹیکلز آر ہے ہیں مذہ میں ایک آدمی جو دلائیت سے آیا۔ اسکو ٹائم بیم باندھا گیا کروڑ روپے مانگا گیا اس کو پیسہ دیا ایم پی اے۔ بیہرہ مال پولیس اس کے پیچھے گی ہوئی ہے اور وہ مگر میں بیٹھا ہوا ہے۔ اسکو کوئی نہیں سمجھا سکتا کیونکہ وہ ان کا اپنا ہے کہتے ہیں کہ دستیاب نہیں ہو رہا ہے دہان کتنے اشتہاری ملزم قانون کے محدودے ہیں دوسرے اشتہاری ملزم ہیں۔ ان کے بارے میں کسی کو خیال نہیں ہے خواہ کوئی ایم اے ایم اے جرم نہیں کر سکتا؟ یا نہیں کر رہا؟۔ جتاب والا اقافی فائز ہے سب کے لیے ایک ہے پھر یہ کہا جا رہا

ہے کہ یہاں کوئی لا اینڈ آر ڈرنہیں ہے کوئی تحفظ نہیں ہے اس بارے میں اساعرض کر دیں گا۔ کہ میں اس کا ہرگز دفاع نہیں کرتا کیونکہ ہمارے لوگ اسکے سبے بہتر بچ ہیں وہ مجھ سے بہتر جاتے ہیں۔ کہ یہاں لا اینڈ آر ڈر ہے اس کے بہتر بچ خود عوام ہیں یہ فیصلہ میں ان پر چھوڑتا ہوں۔

جناب اسپیکر صاحب میں معافی چاہتا ہوں کہ اور اب آز ایسل نمبر چین کی طرف آتا ہوں۔

انہوں نے کہا فشہار برسیرانی ڈیم سینک پر اجیکٹ وغیرہ کے لیے بہت پسیہ دیا جا رہا ہے لیعنی بلوچ ہناؤ کے لیے پہاں علاقوں کے لیے بہت کم خرچ کیا جا رہا ہے میں ابھی آز ایسل نمبر صاحب کی اطلاع کے لیے خالائق اعداد و شمار کے ساتھ سب نمبر صاحبان کی سیروں پر رکوئے ہیں وہ خود دیکھ سکتے ہیں تاہم اس بارے میں بھوڑا ساعرض کر دیں گا۔ لیعنی انہوں نے فرمایا سختون ایسا یا لے ڈی پی میں کوئی قابل ذکر سکیم نہیں۔ ایس ڈی ایف کا پر ڈرام چھ سال پہلے شروع کیا گیا تھا۔ اسکی انوزائر بھر لیعنی ملکیں بھلی پانی وغیرہ وغیرہ مہیا کرنے کے لیے۔ یہاں یہ واضح کرنا چاہتا ہوں کہ یہ پر جیکش جو نیپے درج ہیں فیڈرل گورنمنٹ ان کو فنڈ فراہم کر رہی ہے۔ اس میں ہمارے ایس ڈی پی کا ایک پسیہ بھی خرچ نہیں ہوا رہا ہے۔ یہ پر جیکش ہی گوار فشہار برسیرانی ڈیم پر اجیکٹ پٹ فیڈرل ہی بیٹھن اینڈ وائیٹنگ پر اجیکٹ سیرانی ڈیم پر اجیکٹ سے بہت بڑے منصوبے ہیں کہ ہمارا صورت کسی بھی صورت میں ان کا خرچ برداشت نہیں کر سکتا۔ بلکہ مرد خود برداشت کر رہا ہے اور یہ پہلے سے چلے آ رہے ہیں مکرنا بپنی اخنیز کے قسط سے خود اس پر عمل درآمد کر رہا ہے۔

Extension of transmission line to Ziarat and Zhob was undertaken through S.D.P

The village electrification programme of Pishin has been executed under S.D.P. The following projects fall in both the Baloch and Pakhtoon areas. As a matter of fact more expenditure has been incurred in the Pakhtoon area as the agriculture base there is much larger. The ratio works out at fifty one percent in the Pakhtoon area against forty nine percent for the Baloch area. Minor Irrigation projects world bank small irrigation projects under Kwait Fund Agricultural adoptive research project. Dub Knonozai Road in Pishin is under implementation through S.D.P. Similarly the ground water and trickle irrigation project is mostly for Pakhtoon areas

BIAD projects have been implemented in Pishin and Loralai District. No significant scheme has been implemented under BIAD until in Baloch areas. Small amounts have been devoted for construction of Sibi-Rakhni Road and Liari Ormara Roads. The only project which has reached completion stage in the Baloch area is Pasni Fish Harbour. We have proposed the following projects for Pushtoon areas in the S.D.P.

1) Bund Khushdil Khan Loralai Mussakhel Drug Road. The major project proposed in the SDP is the integrated valley development project, at a cost of Rs 730 crore. The project envisages the developmental ground water resources, extension of electricity and simultaneously for provision of social services such as Health, and educational facilities. This project is mainly for Pukhtoon areas as ground water resources are mostly concentrated in the Pukhtoon belt. The project is not feasible for our coastal areas or Kachhi plains nor Nasirabad and Chagai areas. Implementation of this project will revolutionize economy of the northern part of Balochistan.

جانب اسپیکر لہذا یہ سارے مرم پنچا جائز تھت ہے کہ ہم سارا پسیہ بوج ایریا پڑھ کر رہے ہیں اور پشتوں علاقوں کو نظر انداز کیا جا رہا ہے۔ یہ ہم پر خالص تھت اور ناجائز الزم ہے۔ میں نے ان پیروز میں یہ فلگ نجی دیتے ہیں۔ میر مصاحب ان کو پڑھ سکتے ہیں۔ میرے خالی میں ضروری نہیں کہ میں پڑھوں تمام میر صاحبان کے ٹیبلز پر رکھے ہوئے ہیں تاہم گیلری میں بیٹھے ہوئے حضرات اور وسرود کو شاید پتہ ہو، کس لیے میں کچھ پڑھ لیتا ہوں۔

DISTRIBUTION OF FUNDS IN PUSHTOON AND BALOCH AREAS P.S.D.P. 1990-91.

The size of P.S.D.P. for 1990-91 is Rs 152 crore. Out of this 95.27 crore is for Provincial schemes and Rs. 56.73 is for schemes of Districts. The allocation of Provincial schemes has been allocated on the basis of population percentage 33.25 percent for pushtoon areas and 66.75 for Baloch areas respectively.

جانب اسپیکر۔ ایریا و ائیری پاپولشن کے مطابق ٹوٹل بمحاب۔
تینیں اعشاریہ پشتوں علاقوں کے لیے اور چھ اسٹھ اعشاریہ چھتر پمنٹ بدرج علاقوں کے لیے اس طرح ٹوٹل سو فیصد بتا ہے۔
یہ پاپولشن کا تناسب نیس سو اکیاسی کے سنتیز کے مطابق کی گیا ہے۔

انیں سونے اکیازے کی ایمیکشن بدرج اور پشتوں علاقوں کے لیے الیسی ہے کچھاں پامنٹ چہرہ پشتوں ایسا یا ز کے لیے اور ایک سو ایکس پامنٹ چربیں بدرج ایسا یا ز کھیلے ہیں کا پورا ڈھنڈ ایک سو بارہ نہیں نہیں ہے۔ پرشیخ آف ایمیکشن میں پشتوں علاقوں کے لیے تینیں اعلیٰ انتالیس اور بدرج ایسا یا ز کے لیے جھیاسٹھ اعتباریہ اکیں۔

Sector-wise distribution of allocation in Pushtoon and Baloch areas is annexed which is:-

	Population	Allocation.
Quetta Division	20.34%	15.36%
Zhab Division	17.27%	13.89%
Sibi Division	7.8%	19.11%
Kalat Division	24.12%	17.34%
Nasirabad Division	16.9%	21.39%
Mekran Division	15.10%	12.90%

SECTOR WISE DISTRIBUTION OF ALLOCATION.

PUSHTOON AREAS AND BALOCH AREAS.

sector.	Baloch area.	Pushtoon areas.
1. Agriculture.	2.108	10,573.
2. Live Stock.	1,113	1,603.
3. Forestry.	Zero.	0.190.
4. Wild life.	0.026	0.013
5. Food.	0.055	Zero.

میں نے نہونے کے طور پر پستادیا ہے۔ اس طرح آپ ایجکیشن سہیتو دغیرہ دغیرہ کامسا را ڈھنڈ لگاسکتے ہیں۔ اس کا حساب دیا ہوا ہے۔ اس طرح ترقیاتی ایکسیں برائے پشتوں ایسا یا ز سات پامنٹ دوسو کروڑ دوپہرے اور بدرج ایسا یا ز کے لیے پندرہ پامنٹ تین سو کروڑ دوپہرے اس کا کل ڈھنڈ پیشیں پامنٹ ایک سو پیسیں نہیں نہیں ہے۔

مہرہنارے مخزز ممبر صاحب نے یہ شدید غم و غصہ کا انہر رکیا ہے کہ ماری زبان کیا ہے۔ میں

کتنی زبانیں ہیں۔ اوری زبان میں تعلیم ہے بھی سبھی یا نہیں۔ اس کے بارے میں یہ عرض کرنا
چاہتا ہوں گا کہ حکومت بلوچستان کو کافی مدت ہوئی ہے فائدہ کیا تھا کہ اس سال ابتدائی تعلیم اوری
زبان میں ہوگی جو کہ عمل ہیں لا یا جا چکا ہے اور ان تین زبانوں میں سے ہر ایک اپنی اوری زبان
میں پڑھ دے رہا ہے۔

خوب ایسیکر ہمارے ایک معزز نمبر صاحب نے بروزگاری کرنے والے میں کہا ہے، اسکے بارے میں میں یہ بتا دیتا
چاہتا ہوں کہ پچھے سال چار ہزار تین رسول آسامیاں میں جن میں سے گریڈ ایک تانپرہ نوے فی صد بھر لئے
ہیں اور رسولہ کریمؐ یا اس سے اور پہم نے ستر فی صد تک عبور کے ہیں۔ وہ اس وجہ سے کہ یہ کام پلٹکے مروں
کمیشن کا ہے ان کی درخواستیں وہاں جاتی ہیں۔

اور ان کا طریقہ کار قدرے مشکل اور قدرے سمبالے ہے۔ ان کا مقابله کا امتحان ہوتا ہے نظریوں
اور دیگر کارروائی ہوتی ہے۔ اس وقت گریڈ ایک تانپرہ جو ملازمت میں لٹھے گئے ہیں۔ وہ
۳۵۰ ہیں اور رسولہ سے اور پہلی ملازم ۲۳۰ رکھے جا چکے ہیں۔ اس وقت مختلف گریڈز میں چار ہزار
سے کم مختلف گریڈ میں ملازم رکھے اور یہ بھی نمبر صاحبان کو علم ہو گا۔ کہ ایک سے پندرہ تک ہر
وزارت خود ملازم رکھتی ہے۔

یعنی ان کی ایک محکمانہ کمیٹی ہوتی ہے وہ عبوری کرتے ہیں ہپر ذیر صاحب ان کی منظوری
دیتا ہے اور رسولہ یا اس سے اور جیسا کہ پہلے کہا ہے پہکے سر دس کمیشن کا کام ہے ہپر آنzel ممبر صاحب
نے ہم پر ہتوڑا سا الزم کبھی لٹکایا ہے کہ ہم نے وعدہ کیا تھا کہ بے روزگاری کو مکمل طور پر ختم کر
دیں گے۔ میں یہ عرض کرنا چاہوں گا کہ یہ وعدہ کہ بے روزگاری کو مکمل طور پر ختم کیا جائے گا۔
یہ صحیح نہیں ہے اس قسم کا وعدہ تو انسان خواب میں بھی نہیں کر سکتا ہے یا اس کو شراب کا بوتل پلاڈ اس
قسم کا وعدہ نہیں کر سکتا۔ کسی کے انسانی بیس سے بھی مشکل ہے کہ ہم بے روزگاری کو مکمل طور پر ختم کر دیں
گے۔ ترقی یا فتحہ محاکم میں بھی بے روزگاری ہے اور ٹریڈر ہی ہے ہماری کوشش ہے کہ اس کو کچھ کم کیا جائے

اس کا مراوا کیا جاتے اور اس سے زیادہ لوگوں کو تم روزگار فراہم نہیں کر سکتے ہیں اور بے روزگاری کا محل طور پر تم کو وینا لامن ہے اس کے لیے فرشتے بھی اتر کر آجائیں تو وہ بھی نہیں کر سکیں گے۔
پھر آزادیں ممبر صاحب نے فرمایا تھا کہ تم لوگ یعنی حکومت ان کی با توں پر کان دھریں اور
ان کی با توں کو غور سے سنیں۔

We were listening to him and their complaints and suggestions. We have been listening particularly not only to one Member but to all Members for the last three days. Many have made good and worthwhile suggestions and we would welcome more suggestions and we have already heed to their serious ideas. Of course there have been a lot of superfluous talks and much hot air have been generated and the honourable member speech has some little relevancy and reality to say. However one have to listen to all members and to do what we are ready to listen and we are ready to do each thing where it is possible.

اور ہمارے جوانانی بہ طبع میں ہے ہر وہ چیز کرنے کو تیار ہیں وہ بھی ہمیں رائے دیں وہ تم ہر وقت سننے کے لیے تیار ہیں میں یہ بھی ممبر صاحب کو بتا دوں کہ سیم و مکور کا ذکر کیا تھا۔ اسکو ہماری حکومت سنبھلی گئی سے لے رہی ہے۔ انہوں نے قریباً کہ ہمارا ایک مہیت طبقاً علاقہ اس کے زد میں ہے اور وہاں لوگوں کی صحت اور زمینوں کو شدید نقصان ہو رہا ہے اس معاملے میں عجبی بدستوری سے ہمہ کو کے ساتھ بندھے ہوئے ہیں اور وہ ہمیں اس کے لیے جہاں لگتی ہیں وہاں جانا پڑتا ہے اس۔ یہ انہوں نے ہمارے لیے کوئی پسیہ نہیں رکھا ہے پھر ہمارے سخراز ممبر صاحب نے ہمیں سمجھو زیر دی ہے کہ ڈائیلگ کو ہر وقت اپنی رکھا جائے یعنی بات چیت کا دروازہ بند نہیں ہونا چاہیے۔

We have already welcome dialogue but meaningful dialogue not meaningless dialogue so far there has been talk with them.

یعنی مذاکرات درمذکرات ہوں قصہ کہا نیاں جن کا اختتام بھی نہ ہو اور سیر مس بھی نہ ہو تو مذکرات کیسے ہیں۔

Talk with them without substance and meaning. Priorities are the same and have not been changed and also fundamental priority has not been changed.

مقرر زمیر صاحب کو یہ بھی نشکایت تھی۔ کرم نے اپنی پارٹی تبدیل کر دی ہے کہ میں نہ بخوا
کہ ہم نے اپنی پارٹی تبدیل نہیں کی ہے چند چیزیں تبدیل ہوتی رہتی ہیں لیکن جو بنیادیں ہیں۔
بنیادی چیزیں تبدیل نہیں ہوتی ہیں۔ بھرپور آئاؤں ہمارے وڈا ڈھنکے ممبر صاحب کی یہ نشکایت
تھی کہ یہ بجٹ پیرود کریں نے تیار کیا ہے اور بیرود کریں کا تیار کردہ بجٹ ہے اور یہ لوگ اس کو تیار کرنے میں اہم
کردار ادا کرتے ہیں اور عولیٰ نمائندوں کا بجٹ تیار کرنے میں کوئی عمل نہیں ہے۔

Bureaucracy has major role in preparation of budget..

The Public Sector development Programme have been made under the supervision of Mir Zulfqar Ali Magsi for the year 90-91, Who is the Minister in charge of portfolio. The meetings have been held at number of occasions, a parliamentary meeting was held two months back at Quetta, Which was followed by the divisional meetings at Quetta and khuzdar and Mir Akbar Mengal had also participated in the meeting.

بھرپور ہمارے مقرر زمیر صاحب نے ٹیکھیز اور ایجاد کیش کے بارے میں نشکایت کی ہے انہوں نے
فرمایا ہے کہ اس تازہ کا عمل خل قلعی میں بہت کم ہوتا ہا بارہا ہے اور خصوصاً سائنس ٹیکھری کی شدید نقصانات
ہے۔

It is also correct there is shortage of teachers in some parts of Balochistan such as Kharan, Mekran, Khuzdar, Kachi and southern part of Khuzdar etc.

(quality) (quantity)
کو انتی تو ہے لیکن کوالٹی نہیں ہے جب وہ خود نہیں جانتے ہیں تو وہ آگے کیسا ٹھہرائی
گے، ہم اس تازہ کو تربیت دے رہے ہیں اس میں کچھ وقت لگے گا جب وہ تیار ہو کر آئیں گے
بھرپور آنراہیل ممبر صاحب نے فرمایا ہے کہ بہت سی اسیکھات ہیں جو اس سال بھی مکمل نہیں ہوں گی۔ یہ
صحیح ہے کہ کئی اسیکھات ٹرینی ٹرینی ہیں جن پر تو دو، تین یا چار سال سے بھی زیادہ وقت لگے گا
جیسا کہ قومی بیرونی سکھیں ہیں پڑھنے کی دلیل ہے اور جا را مٹی بیکھ کا لمحہ ہے دوسرا کھنچی
الیسی اسیکھات ہیں۔ اے۔ ایس۔ ٹو۔ ی۔ یعنی فوری ترقیاتی اسکیم۔ سچتوں، سیاسیں ۲۰۰۰ کروڑ

روپے اور بلوچ ایسا میں ۰۰۳۰۵ کروڑ روپے۔ ٹوٹل پر اونٹشنل اسکیمز ۱۲۵۔ ۰۳ میں پختون ایسا میں اور بلوچ ۰۰۱۷۸ کروڑ روپے۔ ڈسٹرکٹ وائز اسکیمز پختون ایسا میں ۱۳۰۔ ۶۳۵ اور بلوچ ایسا میں ۰۰۹۸۔ ۰۰۱۶ گرانڈ ٹوٹل پختون ایسا میں ۰۰۶۰۔ ۰۵ اور بلوچ ایسا میں ۱۰۱۔ ۰۳۹ کروڑ روپے اسپیشل ڈولینپنٹ پروگرام جو مکمل ہو چکے ہیں ڈاٹری سپلائی اسکیم سرانان، پشین ڈسٹرکٹ جاپانیز گرانت پروڈائلڈ ڈارنکنگ داٹر ۰۰۲۵۔ ۰۰۱ میں روپے بلوچ ایسا مصفر۔ ایکٹر نکشیں پروجیکٹ زیارت ڈسٹرکٹ ڈیرہ بھٹی ایمنس، فائزی، سوئی، ٹوب وغیرہ یہ سب مل ملکر پختون ایسا میں ۰۰۸۰۔ ۰۰۹ میں روپے اور بلوچ ایسا میں ۳۰۰۔ ۰۹ میں روپے۔ اس کے بعد

Procurement of Hundred Twenty Motor Graders and other equipment.

پختون ایسا میں ۱۱۶۰۔۵ میں روپے اور بلوچ ایسا میں ۵۸۰۔۵ میں روپے پھر

Procurement of hundred Traller Tractors.

پختون ایسا میں ۱۳۰۔۱ میں روپے اور بلوچ ایسا میں ۰۰۵ میں روپے پختون ایسا میں ۰۰۷۴ پرسنٹ اور بلوچ ایسا میں ۰۰۳۶۰ پرسنٹ اس کے بعد سال ایکٹشن اسکیمز پختون ایسا میں ۰۰۸۱۰ اور بلوچ ایسا میں ۰۰۰۸۰۔ ۰۰۳ میں ۰۰۵ میں روپے اور بلوچ ایسا میں ۰۰۲۵ میں روپے۔ جناب یہاں آپ دیکھ سکتے ہیں کہ کتنی نافعی ہے۔

Income Generating Project for refugees areas in Balochistan under World Bank U.N.H.C.R. assistance.

جو افغان مہاجرین آئے ہیں۔ ان کی آنسس دی جا رہی ہے۔ ان علاقوں کو محض اس سے فائدہ پہنچا ہے۔ وہ کوئی ۷۲۳ کروڑ روپے ہیں۔ بھرپور کچی آبادی ہے۔ کوئٹہ ڈاٹری سپلائی ہے۔ میں اس لیے فراجلدی جا رہا ہوں۔ میرا گلابی بیٹھا جا رہا ہے۔ یہ امام چیزیں تھیں جن کو یہی نے زر الفیں سے پڑھ دیں۔ اس کے ساتھ ماتھم نے ایک پسپر دیا ہے۔ جن میں ملازمتوں کا رشید یا گیا ہے۔ آپ خود بھی دیکھ سکتے ہیں۔ اس کا میں آپ کو سمری پڑھ کر سنانا ہوں۔ ۱۸۔ اگر یہ سے بُلیں گریڈ لینی اور پنجی

سر و منز کے ٹوٹی ملازمین ۸۹۰ ہیں جس میں بوج ۲۳۲ ہیں اور سپتامون ۲۵۵ ہیں۔ ہزار ۲۰۰، ڈویسائیں ۳۴۹، اقلیت ۷ دوسرے لئے مختلف اور صوبوں سے ۲ ہیں۔ بھیر گر ٹیڈیاکٹ سے ۱۱۵ اس میں ڈرائیورز، تلی، چیڑ اسی اور دوسرے شاہی ہیں۔ اس میں ٹوٹی ملازمین ۳۱۸۰۶ ہیں جن میں بوج ۱۵۵ ہیں سپتامون ۶۳۱۶، ہزارہ ۶۹۸۳، ڈویسائیں ۱۲۰۸، اقلیت ۳۶۳ اور دوسرے ۱۵۵۳ ہیں سپتامون ۳۰۸۹ ہیں جن میں بوج ۱۱۴، ٹپھان ۸۰، ہزارہ ۷۸، ڈویسائیں ۱۰۱۶، اقلیت ۱۳۸ اور دوسرے ۲۱ ہیں۔ اس کے بعد آنڑا بیل بھر جین کی یہ عجی شکایت مخفی کہ ۲۰۰ میں ہم نے الیف۔ سی۔ کے یہے چھوڑ رکھا ہے۔ تاکہ وہ اس میں آپ سے ٹیک کریں۔ لوگوں کو لوٹیں اور جو بھی کریں۔ یہ بدقسمتی ہے کہ یہ ہمارے دائرہ کار میں نہیں ہیں۔ الیف۔ سی۔ کی بعین فرنٹیئر کور دفاتری فورس کے اور اسکو دفاتری حکومت نے ایک چارٹر کے تحت تغییرات کیا ہوا ہے جس کے تحت وہ اپنی کارکردگی کرتے ہیں۔ اس کے ساتھ ساتھ ان کو افسانی اختیارات دیتے گئے تھے اسمیٹنگ میں کٹما رکھنے کا توکس اسکیت کے تحت ویپریت ایکٹ اور دوسری مختلف چیزوں نے میں ان کو اختیارات دیتے گئے تھے۔ بیس میل کے علاوہ مسوائی گورنمنٹ کی طرف سے بھی پچھے محو مقول نے شامد ۲۰۰ میل زیادہ اجازت دی تھی۔ ہم نے ان کا یہ اختیار پچھے دنوں والپس لے لیا تھا۔ اب ان کا اختیار مرف بیس میل تک محدود ہے۔ اس کا مطلب یہ نہیں کہ وہ بیس میل سے زیادہ اندر نہیں جاتے ہیں۔ وہ یقیناً جاتے ہیں۔ اس سلسلہ میں اکثر فکائیں ملتی رہتی ہیں۔ ہم دفاتری حکومت کو اس بارے میں شکایتیں سمجھتے رہتے ہیں۔ لیکن وہاں سے اس کا کوئی ازالہ نہیں ہوتا ہے۔ پچھے دنوں آپ کے ہی علاقہ جمن میں کہتے ہیں کہ ایک شخص کی پیٹھ پر صرف ایک تھان کپڑا تھا۔ اسے انہوں نے گوئی مار کر قتل کر دیا۔ اس کے علاوہ ان کے ہاتھوں ہمارے بہت سے نہیں شہری قتل ہوتے ہیں۔ بلوچستان کی تاریخ میں پہلی دفعہ ہمارے ایڈمنیسٹریشن نے قانون کے مطابق عمل کرنا چاہا سیکن فرنٹیئر کورنر کی طرف سے سختی سے اس کی مذاحمت کی گئی۔ ہمارے افروں نے ڈالیجٹیل (diligently) قانون کو فاصلے

کیا اور مطالب کیا مگر اس کو گرفتار کریں۔ انہوں نے اسے ہمارے حوالے نہیں کیا سیکن انہوں نے (follow) اپنے لینی جسے کلوڈ ارلیٹ (Loose arrest) کہتے ہیں یا لوز ارلیٹ (Close arrest)۔ کھجتے ہیں، جو بھی ہے اسے رکھا۔ پھر سی قانون کے تحت جس کے تحت وہ آپریٹ کرتے ہیں لینی جوان کا چارٹر ہے۔ اس کے تحت کورٹ سیٹ اپ کیا۔ اس کورٹ کا پرمنیز ڈنٹ ڈپی گھنٹر تھا اور اسکے دو اور ساتھی تھے۔ ایک اسی فورس کا منجر اور ایک سا۔ سنت گھنٹر تھا، انہوں نے متفقہ طور پر فیصلہ کیا۔ اسکو ملزم قرار دیا اور دس سال سزا قید باشقت۔ اس پر رالف سن کے تمام کورٹ نے غم غصہ کا اظہار کیا بہرہال کورٹ کا فیصلہ تھا۔ انہیں مجیل بھیجا گیا تو انہوں نے فیڈرل سیکرٹری انٹریئر (See: Interior) کو اپنی کی سیکرٹری صاحب نے آرڈر دیا۔ کہ یہ بڑی ہے۔ سزا کو کالعدم قرار دیا تو ہماری ایڈمنیسٹریشن فوراً ہائیکورٹ کے پاس گئی جو مقتول کے ورثہ تھے وہ بھی ہائیکورٹ گئے کرجنا ٹلم ہے ایک قتل کیا دن دھاڑے دنیا کے سامنے شیوٹ ہو گیا۔ کورٹ کہتی ہے کہ رالف سی (کا ایک میجر بھی ہے۔ متفقہ طور پر فیصلہ دیا۔ اب اسکو سیکرٹری صاحب جس کا کوئی نانون سیگل یا جو ڈیشل انتیار نہیں صرف اسکو اپنی کتاب کے تحت اختیار دیا گیا ہے۔ پتہ نہیں جائز ہے۔ یا نہیں۔ اس کے تحت اسکو راکیا۔ کورٹ نے آرڈر (stay order) دیا یعنی سیکرٹری کے آرڈر کو روک دیا۔ دو دن کے بعد اسی سیکرٹری صاحب نے آرڈر دیا۔ سپریمنٹ جیل کو برآہ راست کہا کہ اس کو راکرو۔ پہلے کھا بھا کہ بڑی ہے۔ رہا کرو۔ سپریمنٹ جیل نے وہی کاپی ہائیکورٹ کے پاس بھیجی ہائیکورٹ نے اس آرڈر کو دیکھتے ہوئے سیکرٹری انٹریئر (Interior) کو نوٹس دیا۔ ہنگ عزت یعنی تو ہیں عدالت کا ذریں ہے۔ جب ہم نے کیس کی معلومات کی کہ تم کون ہوتے ہو اپنا حکم چلاتے ہو تھا اسے پاس کیا۔ اختیار ہے پھر ہائیکورٹ نے مکمل کیس سنایا اور اس سزا کو برقرار رکھا۔ اور سیکرٹری صاحب کو دونوں آرڈر کو کالعدم کر کے اس نے کہا کہ اس کی کوئی اہمیت نہیں تھیں قانونی

اور نہ کس اور قسم کی۔ وہ ابھی بھی جیں میں ہے۔ میں اس واسطے آپ کو عرض کر رہا ہوں۔ کہ صاحب آپ کو معلوم ہو کر صوبائی حکومت کس حد تک اور حد سے بھی آگے اپنے شہروں کی جان دمال عزت و ناموس دنیگ کے تحفظ کے لیے کس حد تک کر سکتی ہے۔ ہم کو رہے ہیں۔ جو اس سے باہر ہو آئے ایک عالی درجے (Superior force) فورس ہو اس کے مقابلے میں ہمارے ہاتھ خالی ہیں۔ صرف ایک کاغذ ہاتھ میں ہے۔ اسمبلی میں بیٹھے ہیں۔ یہاں پر ڈیکشن ہے اور یہ بھی پتہ نہیں کہ کب تک یہاں پر ڈیکشن ہو گی زور آؤ رہیں۔ ہر جگہ آسکتے ہیں۔ یہاں سے کسی کو پکڑ کر لے جا سکتے ہیں۔ تو آپ کی اطلاع کے لیے یہ عرض ہے۔ کہ یہ فریضہ فورس کی۔ جو کار کر دگی تھی۔ اور ہماری حکومت کی اس محاذے میں کار کر دگی۔ معزز ممبر صاحب نے یہ بھی فرمایا کہ چمن میں اس وقت مارشل لار لگا ہوا ہے۔ میں ان سے اختلاف اس بات پر ہرگز نہیں کر دیں گا۔ میں کہوں گا۔ کہ ہو سکتا ہے۔ مارشل لار لگا ہوا ہے۔ میگر ان کی معلومات اور اطلاع کے لیے اور جناب اسپیکر کی اطلاع کے لیے وہ مارشل لار فیڈرل گورنمنٹ کا مارشل لار ہے۔ ہمارا نہیں ہے۔ لہذا فیڈرل مارشل لار کی شکایت ان کو وہاں کرنا چاہیے جو اسلام آباد ہیں۔ اور جس نے مارشل لار لگایا ہے۔ اس مارشل لار سے ہمارا دور کا واسطہ بھی نہیں۔ پھر معزز ممبر نے یہ شکایت کی۔ کہ چند سال پہلے ابرڈر لٹری کی صورت میں چمن میں سبماری ہوئی اور کچھ لوگ مارے گئے۔ زخمی ہونے لقمان ہوا۔ اور ان کا معاوضہ غلط لوگوں کو ملا ہے اور اس بارے میں معزز ممبر کے کسی نے دریافت نہیں کیا۔ اور ان سے کنفرم نہیں کرایا کہ کس کو معاوضہ دینا چاہیے اور کس کو نہیں دینا چاہیے۔ معزز ممبر کے معلومات کے لیے یہ عرض کر دیں گا جس وقت یہ سبماری ہوئی۔ اس وقت معزز ممبر منتخب ممبر نہیں تھے وہ اس علتے کے لوگوں کے نمائندے نہیں تھے۔ اور وہ واقعہ اس وقت کا ہے۔ ابھی کا نہیں اور یہ فہرستیں بھی لقصمات کے اس وقت بنی ہیں۔ ہماری حکومت کے آنے سے

پہلے بنی تھیں۔ البتہ پسیہ مرکز سے آتا تھا۔ پھر ان کی پالیسی کی وجہ سے یہاں بمباری ہوئی ہمارے لوگوں کو نقصان ہوا ہماری پالیسی کی وجہ سے نہیں ہوا۔ ہم نے مرکز سے ڈینا ٹڈ کیا پسیہ رکھا ہوا تھا۔ ہماری حکومت کی کوششوں کی وجہ سے پسیہ دہاں سے میٹ ہوا۔ اور ہم نے ان کو دے دیا۔ صحیح یا غلط پہلی ائمہ مشیشین کے وقت میں یہ فہرستیں بنی ہوئی تھیں۔ ہمارا قصور صرف یہ ہے کہ پسیہ کچھ نہیں مل رہا تھا۔ ہم نے زور دے کر پسیہ وصول کیا۔ اور لوگوں کو دے دیا۔ پھر معزز ممبر صاحب نے یہ بھی مشورہ دیا۔ کہ بلوچستان میں اندھستری کو نیشنل سرکیا جائے۔ اب ہم نے پاکستان میں نیشنل اندھستری کا حال دیکھ لیا۔ اور بلوچستان میں بھی بی ڈی اے اور دوسرے جو سرکار نے سیٹ کیے مذوق سے سب کو ہم ختم کرنے کے پیچے ہیں۔ کہ یکے ان کو ختم کیا جاتے۔ کیونکہ وہ بیمار ہیں۔ تو ایک چیز جو پل رہی ہے۔ پرائیویٹ اندھستری سیٹیویٹ پارٹی وہ اپنا کام کر رہے ہیں۔ ایک چیز صحت مند ہے آپ چاہتے ہیں کہ وہ مر جائے۔ ہم لقیناً نہیں پاہیں گے۔ ہم نے چھپلی گورنمنٹوں میں اندھستری کو نیشنل سرکرنے کا عذر دیکھا ہے جو سارے کے سارے بیمار تھے۔ آپ یہاں دیکھیں جو ہماری ملز ہیں ایک کوٹہ میں ایک سبیلہ میں وہ بھی حکومتی سطح پر بلکہ دو حکومتوں کی سطح پر ابھی درجنہ بند یا بیمار ہیں۔ البتہ پرائیویٹ اندھستری ہے ہر جگہ اپنا کام کر رہی ہے۔ وہ بھی کھیں فیصلہ ہو رہی ہے۔

ہمارے آنسیں ممبر مکران اور سابقہ وزیر ڈاکٹر صاحب نے شکایت کی کہ پی اینڈ ڈی کی پلانگ ناکارہ ہے میں ان سے اتفاق کروں گا۔ کتنی چیزوں کی پلانگ تھیک نہیں ہوئی (defective) وہ اس بارے میں ہیں بہتر مشورہ دیں گے تاکہ پلانگ کو درست کیا جائے میں انکاشکر ہوں اور امید ہے کہ وہ آئندہ بھی ہمیں مشورہ دیتے رہیں گے۔ تعلیم کے بارے میں عرض کروں گا۔ اور جیسا کہ میں

نے پہلے بھی عرض کیا کہ لوایس اڈ کے کافی پسے ہیں انہوں نے کہا جتنا پسہ تمہیں درکار ہوگا
تم مادی مقدار میں لگاؤ ہم تمہیں پسہ دینے کو تیار ہیں ابھی ہمارے استعمال کرنے کے ذرائع ہیں ہم
دیکھیں گے کہ وہ صحیح طریقے سے استعمال ہو سکیں۔ آنریل مبرنے کتی اور آئندیشنر بھی کیس جو ایجکیشن
ہسیلٹھ پینے کے پانی وغیرہ کے بارے میں تمہیں کہتی ہاتوں میں ان کا موقف صحیح ہے۔ ہماری کافی
خامیاں بہت سی چیزیں ہیں جو نہ صرف بکار بکارے صوبے میں ہوں لی جائیں گے۔ وہ نہیں ہو
پائیں ہم نے پہلے بھی کوشش کی تھی اور آئندہ زیادہ کوشش کریں گے کروہ صحیح ہو جائیں کی جگہ ہوں
پڑا آنریل مبرنے شکایت کی تھی۔ کہ ڈاکٹروں کی کمی ہے۔ یہ صحیح ہے کہ کہیں طوفان ہے اور کہیں پانی
کی ایک بوندھی نہیں۔ ہمارے سول ہپتاں کوڑتھے میں ڈاکٹروں کی زیادتی ہے یہاں پر تین مرلپیوں
کے لیے دو ڈاکٹرز ہیں اور یہ دنیا میں ریکارڈ ہے کہ تینے زیادہ ڈاکٹرز تنے کم مرلپیوں کے لیے نہیں ہیں ہماری کوشش
رہی ہے کہ انکو یہی سے باہر نکال کر باہر بھی جہاں پر مرلپیں زیادہ ہوں۔ تاکہ وہ
دہاں جا کر اپناؤہ استعمال کریں۔ اور لوگوں کی صحت بہتر کریں۔

آنریل مبرنے یہ بھی مشورہ دیا کہ ایمانداری پہلی شرط ہو۔ لوگ ایمانداری سے کام کریں۔
یہ بہت بڑی شرط ہے جو انہیں نے لکھا ہے یہ ہمارے لیس سے باہر ہے۔ جناب اسپیکر۔ یہ
بہت مشکل ہے کہاں تلاش کریں۔ ایماندار لوگوں کو؟۔ ایماندار لوگ ہم کہاں سے لائیں؟
کیا باہر سے اسپورٹ کریں؟ دہاں بھی مشکل سے ملتے ہیں۔ اگر یہاں بھی تلاش کریں تو فقط
الرجال ہے۔ یہ انکی بڑی سخت شرط ہے۔ ہم اسید کرتے ہیں کہ وہ اپنی شرط نرم کریں گے
تاکہ ہم ایک دو ڈگری کم لوگوں کو ڈاونڈ ہیں۔ جو کہ کار آمد ہو سکیں۔ میر صاحب نے پھر دھی بات
دہرائی کہ لوگوں کو زیادہ فوکریاں زیادہ جابر دی جائیں زیادہ روزگار ہبیا کیا جاتے ہیں کیونکہ
دوسری طرف وہ یہ بھی کہتے ہیں کہ پیکر سرفذش ضرورت سے زیادہ ہو گئے ہیں۔ انکو کم کیا
جائے۔ جناب اسپیکر۔ اب دونوں کام بیک دقت ہم نہیں کر سکتے۔ یا تو انکو بڑھا سکتے ہیں یا بھر

گھٹا سکتے ہیں۔ کم کرنے جاسکتے ہیں۔ ہمارے میر صاحبان بیٹھ کر یہ فرمیدہ کریں چہرہم اس کے مطابق عمل کریں گے۔ جناب امیں معافی چاہتا ہوں ابھی تک ایک کتابچہ باقی ہے۔
جناب اسپیکر! اب میں آنر بول میر منزونگ سے انہوں نے بہت شکایات لیں کر معموری گزی کا ریچگول میٹر کام نہیں کر رہا۔ اس کے بارے میں یہ بتایا گیا ہے۔ کہ

I am directing the Irrigation Deptt:to examine the reason for not functioning the regulator and furnish report.

وزیر صاحب یہاں نہیں۔ ہم نے اس کا نرٹس ملایا ہے۔ انشاء اللہ حاصل کر کے ہم ان کو
بڑا راست بتا دیں گے۔
لائیواسٹاک کے بارے میں ان کی شکایت تھی۔ کہ

Lives stock should get importance. Existing forms should be improved instead of setting up of new dairy forms. Lives stock is one of the productive sectors in the economy of Balochistan. Most of our people are engaged in Live stocks raising.

We will take all necessary measures for making improvement in this sector.

جناب اسپیکر۔ آنر سیبل میر نے اعتراض کی کہ شکر آف منٹر ز ہے جو غیر ضروری ہے۔ میں ان سے مکمل اتفاق کرتا ہوں، یہ شکر بڑا غیر ضروری ہے۔ مگر ان کا خاتمہ کیے کسی جاتے۔ میہاں سے آواز آئی ہے فائز بول اسکواڑ۔ لیکن وہ تو ہم پر قتل کا معاملہ آ جائے گا۔
بہر حال مذکور صرف منٹر ز کا نہیں ہے کہ انکو کیے ختم کیا جائے یہ تو ایک سسٹم سے تعلق رکھتے ہیں۔ جب آپ منٹر ز کو ختم کرتے ہیں۔ Then you also do away with assemblies.

تو چہر آپ اسمیلوں کو بھی ختم کر دیں۔ آپ پر نیڈنٹ صاحب اور پیٹمن منٹر کو بھی ختم کر دیں۔ وغیرہ وغیرہ ان کی کیا ضرورت ہے؟ ان کے بغیر بھی تو ہم چل سکتا ہے ان کے ساتھ تو اور لو از ات بھی ہیں ان سب کو ختم کیا جائے۔ یہ حقیقتاً فالتو اور ضرورت سے نہیں ہے۔ پاکستان بننے کے وقت

۱۹۷۸ء میں بلوچستان میں صرف ایک تے جی جی ہوتا تھا۔ جس کو اردو میں لاط صاحب کہتے ہیں۔ یعنی ایجنت ٹو دی گورنر جنرل اس طرح تمام صوبے میں صرف ایک ایس ایس پی ہوتا تھا۔ باقی صوبے کے تمام چھوٹے چھوٹے افران بلوچستان کے معاملات پلا تھے۔ اور بہت اچھی طرح چلا رہے تھے لیکن اسوقت حالات کچھ اور تھے اور اگر اب بھی سب کی بھی رائے ہو تو آزیں سبز کی یہ رائے ہو کہ ان سب کو نکالا جائے تو ہم حاضر ہیں تیار ہیں ہیں کوئی اعتراض نہیں ہے چھپر چھوڑیں۔ ایک چیز سیکھری اور چند ایک افران صاحبان رکھیں۔ وہ بھی کام چلا سکتے ہیں شاید پہلے بھی چلایا ہے۔ ان کا زیادہ تجربہ ہے ہم سے ہمارے جیسے انہوں نے کتنی دیکھے ہیں اور آندرہ بھی ساٹھ یہ دیکھیں گے۔ چیف منستر تو آتے جاتے رہتے ہیں اور نہیں تو مجھیں اور اس کے ساتھ ساتھ یہ مطالبہ کرنا کہ جمہوریت بھی ہونی چاہیئے۔ جب بھی معاملہ معمولی ڈالنواز دل ہوتا ہے تو شریر ہو جاتا ہے۔ کہ جمہوریت خطرے میں ہے۔ آخر جمہوریت ہے کیا۔ جمہوریت کو نہیں جانور ہے۔ ہم بھی جمہوریت کے سمجھے پڑے ہوئے ہیں۔ جمہوریت کے ساتھ آپ الیکشن بھی مانگتے ہیں۔ اور جب بھی الیکشن ہو جاتے ہیں تو اس بھی الیکٹ ہوتی ہے۔ وہ آپ پڑھتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ایک ایلیکٹر گورنمنٹ بھی ہو عوامی خاندانے ہوں جو عوام کے سامنے جواب دہ ہوں ایسے دلیے نہ ہوں۔ جب آپ یہ سب لوازمات مانگتے ہیں اور جاہتے ہیں۔ کہ اس بھی وغیرہ اور اسکے دیگر لوازمات نہ ہوں تو آپ جمہوریت کیوں مانگتے ہیں۔ اسمبلیز تو جمہوریت کی جزو ہوتی ہیں۔ جب گورنمنٹ نہیں ہیں تو آپ کو لازماً منستر زد رکار ہوں گے دو ہوں چار ہوں یا پچاس ہوں۔ اس کی مطابق جو تمام عوام کے خاندانے ہوں بلکہ پیلک رپریشیو ہوں ہوئے کیسی آپ کی نو کشاہی ہے جو پیلک سرونشش ہوتے ہیں۔

They are public servants and we are public representatives. We are here at the will of the people.

عوام جیسی چار پانچ سال کے لیے ایکٹ کر کے بھیتے ہیں۔ اگر ہم ان کے معاد کو آج کے بڑھائیں تو یقیناً وہ آئندہ بھی ہم کو لانا چاہیں گے اور اگر ہم ان کے معادات کے خلاف کام کرتے ہیں ان کو تکلیف دیتے ہیں۔ لفظاً پہنچاتے ہیں تو یقیناً پانچ سال تک ہونے سے پہلے وہ ہمیں ڈسمس کرنا چاہیں گے۔ لہذا یہ جمہوریت کے جزو لا نیفک یعنی نہ جدا ہونے والے پارٹی ہیں لفظی۔ گورنمنٹ۔ اسپکر۔ ڈپلی اسپکر۔ لیٹر آف دی ایزشن ویپس (whips) وغیرہ۔ اب یہ فصیل آپ کو کہنا ہے کہ آیا بلوچستان کے معاملات عوای نمائندے ایکٹ میڈ خائنے سے چلائیں یا دوسرے چلائیں۔ ہمیں اخراج نہیں ہے۔ دوسرے پہلے بھی چلاتے رہے ہیں اور آئندہ چلانے کے لیے بھی تیاری کر رہے ہوں گے۔ ہم تو انہیں نہیں روک سکتے۔ اگر آپ چاہتے ہیں کہ خوشی سے خرد ہی دیں۔ ہم یہ بھی کرنے کے لیے تیار ہیں جیسے آپ سب میران کی راستے ہو۔ محض لایکن جب ہم خود چھوڑ دیں گے یا اس لائق نہیں رہے تو تیرا آجائے گا۔ وہ سبقاً ہے گا۔

جناب اسپکر۔ آنر سیبل میرنے سفارش کی کہ پرائیویٹ انٹرپرائیز کی حوصلہ افزائی کی جائے مجھے اس سے سو فی صد اتفاق ہے۔

I agree fully. But Honourable member is deadly against. Private enterprise except the other honourable member who is against private enterprize except smuggling. Now tell us what to do. As smuggling is the most lucrative private enterprise.

یہ آنر سیبل میرا بابر چلے گئے ہیں۔

جناب اسپکر۔ اب میں آتا ہوں آنر سیبل میرا وجہان سے جو سالخہ چین منشہ بھی ہیں۔ ان کی شکایت ہے کہ۔

Huge sums of money embaezled in B.D.A., Health Deptt:etc Mr. Nasim Ahmed had misappropriated Rs fifty lac in florite mining but was reinstated.

Mr. Speaker, This is not correct that Mr. Nasim Ahmed has been reinstated. The following officers of B.D.A. have been removed from services:-

Mr. Nasim Ahmed

Mr. Waqar Alam

Mr. Nishat Nabi Qureshi and

Mr. Mohammad Farooq

None of these officers has been reinstated.

Three of these officers have lost the case in High Court and now the case in the Supreme Court. We are defending the case in the Supreme Court. If the Court reinstates them, then do not blame us. The Government has not reinstated them. But it is the prerogative of the higher courts that on a point of law or otherwise, they decide the matter in their own way. I cannot speak about that because as the Honourable speaker knows very well that it may tantamount to contempt of court.

خاب اسپکٹر۔ میر۔ پھر آنر سیبل ممبر نے پٹ فیڈر کے بارے میں ذکر کیا۔ کہ کام بہت سست

چل رہا ہے۔

This project is being implemented by Federal agency, WAPDA. I myself had regular meetings with Chairman WAPDA. In fact last meeting was held fifteen days back with Chairman WAPDA and all bottlenecks were being removed. So we are told and we can see it is in the knowledge of everyone that special efforts we got upon the General Manager at Quetta for this project.

Honourable member from Rohjan has also complained that the budget books are over two thousand and six hundred pages.

یعنی ان کی یہ شکایت بھی تھی کہ بحث کی کتاب کے دونہار چھو صفحات سے زائد تھے اور بہت محادی بھی تھے اور یہ پیسے کا زیاد تھا۔ نیز وہ اسکو سمجھنہیں پائے۔ اگر آنر سیبل ممبر چاہیں۔ تو یہم اس کتاب کو دو صفحوں میں بھی پھر لیں (Compress) کر سکتے ہیں۔ ان کے لئے اگر ان کی یہ خواہش ہو تو۔ پھر آنر سیبل ممبر اس میں وقت بگے جب وہ تیار ہو کر آئے گا۔ اس کے بعد آنر سیبل ممبر نے کہا کہ بہت سی اسکیں ہیں جو اس سال مکمل نہیں ہو سکیں اور اچھے سال بھی مکمل نہیں ہوں گی۔ یہ صیغہ ہے۔ بہت سی اسکیں ایسی ہیں جو کہ اگلے دو تین یا چار اور اس سے بھی زیادہ ان کو وقت مکمل ہونے میں بگے گا۔ جیسے کہ سینڈک، پٹ فیڈر، مسیرانی ڈیم، بولان میڈیم کا بع اور دردرے بہت سی اسی ایسکیں ہیں۔ طالب علموں کیلئے اسکا لارنچ ایک چھوٹا سا املا

ہے یہ چھوٹی طسی حقیر رقم ان کی ان تمام ضروریات کو پورا نہیں کر سکتی ہے مرف ان کے والدین پر ان کے تعلیم کا جو بوجھ ہے۔ اس کو برائے نام تھوڑا سا گھٹا سکتا ہے۔ یہ ایک امداد کے طور پر ہے ہم اسکو دس گنا۔ بیس گنا اور سو گنا بڑھا سکتے ہیں لیکن اس صورت میں ہمیں بھتی اور خوبی مکمل طور پر لفظ کے طور پر کلٹنے پڑیں گے۔ کیونکہ پیسہ تو وہی ہے۔ اسے ادھر سے لے کر ادھر کر دادھر سے لے کر ادھر کر د۔ جو معزز ممبر صاحبان چاہیں گے۔ اور جو ان کی ترجیحات میں ان کے مطابق بھی ہم حاضر ہیں۔ یہ فیصلہ آپ کو کرنا ہو گا۔ کہ کہاں سے کاٹ کر کہاں لگانا ہے۔ اور کس کو زیادہ ضرورت ہے اور کس چیز کو زیادہ تر صحیح حاصل ہے۔

انگریزی میں لکھتے ہیں۔ - We can not eat our cake and have it too.

ایک کو ہم یا کھا سکتے ہیں یا رکھ سکتے ہیں۔ جناب مطالبات کرنا کہ قلان چیزیں دیجے جائیں یہ تو آسان ہے لیکن اس کا پھر کرنا قادرے مشکل ہے۔ کیونکہ ہمیں چاہئے جتنا کپڑا ہمارے پاس موجود ہے اگر ہمارے پاس دو گز کپڑا ہے تو دو گز کے مطابق کوٹ بنائیں اور اگر چار گز کپڑا ہے تو ہم اسے چار گز شیر و ای نی بنا سکتے ہیں۔ اگر چھپ گز کپڑا ہے تو ہم اسے عربی جبکہ بھی بنا سکتے ہیں۔ اور اگر ڈیڑھ گز ہے تو ہم اسے ایک چھوٹا سا واسکٹ بھی بنائے ہیں۔ ہمارے پاس جو ہماری پوچھی ہے۔ ہم اس کے مطابق ہی خرچ کر سکتے ہیں۔ سب کو ایک وقت سب چیزیں آپ نہیں دے سکتے ہیں۔ اس کے بعد معزز ممبر صاحب نے یہ بھی فرمایا کہ یہ حکومت بیور و کریسی یعنی نو کرشاہی جیسا ہے پر بعیضی جوئی ہے۔ ان کے سامنے بے لبس ہو اور نو کرشاہی ہی اس تمام معاملہ کو چلا رہی ہے جیسے کہ میں نے تھوڑی دیر پہلے عرض کیا کہ یہ صحیح ہے۔ وہ مستقل ہیں اور ہم عارضی ہیں۔ ہم تو ایک موسم کے لیے آتے ہیں۔ یعنی ہمارا چار سال پانچ سال کا موسم ہے اور اس کا موسم ساٹھ سال یا اس سے زیادہ چلتا ہے۔ ان کو زیادہ تحریر حاصل ہے۔ جناب اسکی آپ کی اور اس الیان کی معلومات کے لیے یہ میں عرض کر دیں گا۔ کہ ہماری حکومت اور دوسری حکومتیں پاکستان میں اور تماں

دنیا میں وہ ایک ٹیم کی صورت میں منتخب کرتے ہیں لیکن جلتے ہیں۔ یہ ایک ٹیم ورک ہوتا ہے۔

All kinds of experts

سیاستدان، بیوروکریٹس ٹیکنولوگریس

نئیچے تک اٹھو، کمرک اور چپڑا سی یہ ایک ٹیم ہے۔۔۔

This makes it and others make the whole team.

ساری دنیا میں حکومتیں ایک ٹیم کی صورت میں کام کرتی ہیں۔ کوئی بھی اکسیدا اسکو ملنا نہیں سکتا ہے۔ اگر آپ ساری نوکریاں کو چھٹی کر دیں تمام کے تمام کو جو تقریباً ایک لاکھ سات ہزار ہیں۔ سات ہزار کو چھوڑ دیں اور ایک لاکھ کو چھٹی کر دیں۔ اس کے بعد میں ہم ۳۵ سیاست دان ادھر آئیں۔ ہم ادھر منہ کھول کر بیٹھے رہیں گے۔ نہ ایک پہہ ادھر سے ادھر حصے گا۔ اور نہ کوئی کام ہو گا۔ جتنا بھی ہم حکم دین اور کہیں کہ ہم عوامی نمائندے ہیں اور زور سے میز کو کھڑکا کائیں اور اگر یہاں پر ستوڑی بھی لا یں اور آپ ستوڑی کھڑکا تے رہیں تو کچھ نہیں ہو گا اور نہ کچھ جلتے گا۔ جب تک آپ کی ٹیم مکمل نہ ہو گی۔ ٹیم اچھی بھی ہو سکتی ہے اور بُری بھی ہو سکتی ہے یہ اور بات ہے۔ ٹیم کے سوایہ اور بات ہے۔ ٹیم کے سوایہ نہیں ہو گا۔ کوئی اکسیدا یہ نہیں کر سکتا ہے۔ اس حد تک کہ اللائق ای کی بھی ایک ٹیم ہے وہ بھی اکیڈمی نہیں ہیں اسکے بھی فرشتہ ہیں۔ ایک کا ایک کام ہے کہ تم جاؤ تو تر و سجاو، تم جاؤ بارش کرو۔ تم جاؤ فلان کرو تم جاؤ قلانے پیغمبر کے پاس اور یہ سیف مہنگاو اور تم فلان کرو۔ انکی بھی ایک ٹیم ہے۔

Now each has a sphere of work and duty. But in a political government the elected representatives of the people are the political masters, who lay the policy, and the bureaucrates are required and expected to carry out and execute the policies.

ہم عوام کے منتخب نمائندے ہیں۔ ہم اور بیوروکریٹس عوام کے ملازم ہیں۔ اس صورت میں ہمارا رشتہ ہے کہ ہم ان کے سیاسی ماسترز ہیں۔ ہم پالیسی وضع کرتے اور بنا تے

ہیں۔ ان کا کام اور ان پر فرض ہے کہ وہ ان پالیسیوں کو ایجنٹ بھیوٹ (execute) کریں۔ اور اس پر عمل کریں۔ اگر وہ اس پر لوپر اعمل نہیں کرتے ہیں اور اس کو ایجنٹ بھیوٹ (execute) نہیں کرتے ہیں تو پھر وہ اس کے لیے جواب دہ ہوتے ہیں۔ اسکو ٹائم درک کہتے ہیں۔ مگر کتنی بار ایسے بھی ہوا ہے کہ لوپلیٹیکل امتحانی بے لبس ہو گیا ہے۔ جناب بے لبس سے بھی زیادہ ہو جاتے ہیں۔

جناب اپنے! مجھا فوس ہے کہ ہمارے سالنے سیکریٹری صائب کی شام کو بول رہے تھے۔ میں یہاں موجود نہیں تھا۔ مجھے ایک رعوت میں جانا تھا۔ جہاں میں خود میزبان تھا۔ میں معدودت چاہتا ہوں۔ کہ میں اتنی بات نہیں سن سکتا۔ البتہ تھوڑے سے کاغذات دیے گئے۔ اس پر ان کی کوئی نشکایت ہے۔ اسی کا کہوں گلے یعنی ممبر نہری صاحب نے نشکایت کی ہے۔ کہ زہری گندار روڈ کے لیے میں نے ان سے وعدہ کیا دس لاکھ کا جس میں اب ڈیلے (delay) ہو رہے ہے یا کام شروع نہیں ہو رہا ہے میں انکو یقین دلانا چاہتا ہوں کہ میں اپنے وعدے پر اب بھی قائم ہوں۔ اگر کسی وجہ سے ڈیلے (delay) ہو رہا ہے یا ملکیتیں ختم نہیں ہو گا۔ اسی کام کے لیے ہے۔ اور انش اللہ جلد سے جلد اس پر کام شروع کیا جائے گا۔ جتنا بھی اس کی امداد دس لاکھ ہے جو ہم نے اس کے لیے مختص کر رکھی تھی۔ اور میز زمیر جب بھی اس بارے میں اگر مزید بتانا چاہتے ہیں تو بتده حافظ ہے۔ یادہ ہمارے سیکریٹری صاحب کو بتا سکتے ہیں۔ یہ کام ہو گا۔ ضرور ڈیلے تو یہ دس لاکھ کا کام نہیں۔ ہم تو یہ کروڑوں کا ہے۔ البتہ کس لاکھ میں اس لیے کہت ہوں کہ یہ شروعات ہے۔ شروع ہو جائے پھر آگے بڑھ سکتا ہے۔ میز زمیر تسلی رکھے۔ یہ کام شروع ہو گا۔

جناب اپنے! میں نے سب کا فرودت سے زیادہ وقت لیا ہے۔ اب آخر میں محتوا آئندہ کے لیے کہوں گا۔

میر صابر علی بلوچ

سٹر اپسکر

جناب اپسکر

صاحب صاحب آپ تشریف رکھئے جب قائدِ ایوان بجٹ پر تقریر کر رہا ہو کوئی رکن

اسملی پرانٹ آف آرڈنسنس میں اٹھا ستا۔

میر صابر علی بلوچ

میں چیف نظرِ ماحب کی خدمت میں پچھو عرض کرنا چاہتا ہوں۔

جناب اپسکر

روز کے تحت آپ نہیں بول سکتے لہذا صابر صاحب آپ تشریف رکھیں۔

میر صابر علی بلوچ

میر جس حلقة کے تعلق ہے میں اس کے باہر میں عرض کرنا چاہتا ہوں لہذا صابر صاحب آپ تشریف رکھیں۔ ایک بھر نے جب اپنے حلقة کے ترجیحات کے متعلق تقدیری کی۔ اور وزیر اعظمی صاحب نے

جناب اپسکر

صاحب صاحب آپ تشریف رکھیں۔

قائدِ ایوان

اگر مسند نمبر کو کوئی شکایت ہے بکل میں اگر موجود نہیں تھا۔ ان کی نہیں سن سیکا

جیسے افسوس ہے وہ ہیں بعد میں بتائیں ہیں۔ انکی تکلیف کا ازالہ کیا جائے گا۔

During the four days, long Budgetary session the M.P.As have had opportunity to express their considered views on the Budget and other related matters. In common ways, the other M.P.As of the House, I wish that all our requirements could have been met to this year Budget. I also wish that all the people of Balochistan could have had excess to clean drinking water. I wish that all of our village could have been electrified and connected with the

Road links. I wish that all of our childrens could have gone to good schools and their Health and medical care could have been available to the citizens of this Province. But this is a big wish and unfortunately under our present circumstances and staying within the resources made available by the Federal Government these wishes are not realisable. We have been fighting for our rights, particularly, for the augmentation of development spendings and till such time that the position of our resources is improved. We have a little choice but to formulate our programmes within bounds of the resource constraints that has been imposed upon us. There is no mystery about the resources available to us on which our Budgets are based.

During 1989-90 the size of the A.D.P. was 170 crores against the resource availability of Rs.128 crores the reason for higher A.D.P was that there was a carry over of Rs.42 crores of unspent balances from the previous two years.

**پھر دو سالوں سے ۱۷۰ کروڑ بچ گئے تھے۔
پھر سال کے بudget میں پیسہ زیادہ تھا۔ اس واسطے**

This was the blessing and disguise which was not available to us while we are formulating the next year A.D.P size which is Rs.150 crores against the resource availability of 145 crores.

یہ رقم اب ہمارے پاس موجود نہیں۔ وہ تو دیک بار تھامن نے استعمال کیا۔

Although ostensibly the resource package has registered increase yet A.D.P shrunk in size. This is due to the fact that we do not have unspent balances available this year. The diminution in the size of ADP has not been acceptable to us and the matter was brought to the notice of President when he was at Sibi. However, these are the unfavouring facts with which we are constrained to reconcile. Coming back to the next year A.D.P we had two choices either we could have new schemes under the accelerated programme and we could include three schemes per M.P.A in the A.D.P. The issue was deliberated upon in several Cabinet meetings and there was consensus of opinion among my Cabinet Colleagues that the accelerated programme should be allowed to continue and that each M.P.A. may be allotted Rs.fifty lac for the implementation of scheme identified by him. During this time, some other proposals also surfaced. One such proposal was curtailed, the allocation for each M.P.A so that at least one scheme per M.P.A could be included in the A.D.P. This proposition too, did not find favour with majority of the M.P.As. Therefore the only option left was to defer the proposal of three schemes for each M.P.A till the year 1991-92. Let me remind this House that on going schemes included in the A.D.P 1990-91 or once which had been recommended by the M.P.A themselves last year.

Having listened to succession of Speaches by MPAs/friends over the last few days, I have, however feelings, feelings that the gentlemen of this House, would want to show some thing concrete to the people of their constituency and I fully share this feeling. Accordingly, I have decided that two schemes per M.P.A be included in the A.D.P. 1990-91. Since a foremost priority is availability of drinking water, therefore, the schemes, should be water supply schemes. It would be germane to mention here that owing to extreme paucity of resources it would only be possible to develop the source. I understand that most of the M.P.As have already identified their two schemes. In case, some M.P.As have given only one scheme, then I would suggest that they should furnish the name of one more scheme to the Planning and Development Department for further processing.

I am in the end, Mr. Speaker, pleased to announce one month's salary as a bonus to the staff of the Balochistan Assembly.

شکریہ!

مطالبات زر

مسٹر سعید احمد یا شمی وزیرِ راعت (انچارج وزارت خزانہ)

جناب اسپکٹر آپکی اجازت سے میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو سال میں کروڑ چار لاکھ اکانوے ہزار ستر۔ ۰۰، ۰۰، ۳۹۱ روپے سے متجاوز نہ ہو وزیرِ اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لیے عطا کی جائے جو مالی سال مختتم ۲۰ جون ۱۹۹۱ء کے دوران بہبندہ تر نظر و نسق عامہ رہنماؤں آرگنائزیشن اسٹیٹ، فکل ایڈمن اکنک، ریکارڈینگز اسٹیٹیکس اپلیئی اور انفارمیشن ہے برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب اسپیکر

محکم جو پیش کی گئی ہے۔ کہ ایک رقم جو سنتا ہیں کروڑ چار لاکھ اکاؤنٹے ہزار ستر بی. د ۳۹۱، ۲۰ روپے سے متجاوز نہ ہو۔ وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لیے عطا کی جائے، جو مالی سال منتحتہ ۳۰ جون ۱۹۹۱ء کے دوران میں
مُنظِّم و نصْ عامہ دشہری آرگنائزاف اسٹیٹ فلک ایمن اکنامکس ریگولیشن شیٹ میکس پبلیٹی اور انفارمیشن ۲، برداشت کرنے پڑیں گے
د محکم منظور کی گئی،

وزیر خزانہ

جناب اسپیکر میں محکم پیش کرتا ہوں، کہ ایک رقم جو د ۲۰ لاکھ ۳۰ ہزار ۵ سو ۵۲۵ - ۵۲۵ روپے سے متجاوز نہ ہو، وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لیے عطا کی جائے، جو مالی سال منتحتہ ۳۰ جون ۱۹۹۱ء کے دوران میں
بندہ مذکوٰ صوبائی آب کاری "برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب اسپیکر

محکم جو پیش کی گئی ہے۔ کہ ایک رقم جو د ۲۰ لاکھ ۳۰ ہزار ۵ سو ۵۲۵ - ۵۲۵ روپے سے متجاوز نہ ہو، وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لیے عطا کی جائے، جو مالی سال منتحتہ ۳۰ جون ۱۹۹۱ء کے دوران میں
"صوبائی آب کاری" برداشت کرنے پڑیں گے۔
د محکم منظور کی گئی،

وزیر خزانہ

جناب اپیکر میں تحریک پیش کرتا ہوں۔ کہ ایک رقم جو ر ۶۲۵ لاکھ ۲ سو ۶۰۔ ۰۳۶۰ ر ۶۲۵ روپے سے متجاوز نہ ہو۔ وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لیے عطا کی جائے۔ جو مالی سال مختتم ۳۰ جون ۱۹۹۱ء کے دوران بعدہ مڈ اسٹامپ برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب اپیکر

تحریک جو پیش کی گئی یہ ہے۔ کہ ایک رقم جو (۶۲۵ لاکھ ۲ سو ۶۰۔ ۰۳۶۰) ر ۶۲۵،۳۶۰ روپے سے متجاوز نہ ہو۔ وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لیے عطا کی جائے جو مالی سال مختتم ۳۰ جون ۱۹۹۱ء کے دوران بعدہ مڈ اسٹامپ برداشت کرنے پڑیں گے۔

(تحریک متفقہ کی گئی)

وزیر خزانہ

جناب اپیکر! میں تحریک پیش کرتا ہوں۔ کہ ایک رقم جو R، لاکھ ۸۳ سو ۲ ر ۸۳۲۹، راروپے سے متجاوز نہ ہو۔ وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لیے عطا کی جائے، جو مالی سال مختتم ۳۰ جون ۱۹۹۱ء کے دوران بعدہ مڈ اخراجات باہت موثر دہیکلز ایکٹ برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب اسپیکر

ستھر کیک جو پیش کی گئی یہ ہے کہ ایک رقم جو (۲۳ لاکھ ۸۳ ہزار ۴۰ سو ۸۳ رواں) روپے سے متبادلہ ہو۔ وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لیے عطا کی جائے جو مالی سال مختتم ۳۰ جون ۱۹۹۱ء کے دوران میں "اخراجات باہت موڑ دیکھنے برداشت کرنے پڑیں گے۔ (ستھر کی منظور کی گئی)

وزیر خزانہ

جناب اسپیکر! میں ستھر کیک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو (۲۳ لاکھ ایک ہزار ۳ سو ۸) روپے سے متبادلہ ہو وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لیے عطا کی جائے جو مالی سال مختتم ۳۰ جون ۱۹۹۱ء کے دوران میں "دیگر تیکیں اور محصولات" برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب اسپیکر

ستھر کیک جو پیش کی گئی یہ ہے کہ ایک رقم جو (۲۳ لاکھ ایک ہزار ۳ سو ۸) روپے سے متبادلہ ہو وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال مختتم ۳۰ جون ۱۹۹۱ء کے دوران میں "دیگر تیکیں اور محصولات" برداشت کرنے پڑیں گے۔ (ستھر کی منظور کی گئی)

وزیر خزانہ

جناب اسپیکر! میں تحریک پیش کرتا ہوں۔ کہ ایک رقم جو ر ۳۸ لکھار، ۰۰۰، ۰۳۰، ۰۳۰ روپے سے متباہ ذرہ و زیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لیے عطا کی جائے جو مالی سال مختتم ۲ جون ۱۹۹۱ کے دوران بدلہ مواجب ریٹائرمنٹ و پشن "برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب اسپیکر

تحریک جو پیش کی گئی یہ ہے۔ کہ ایک رقم جو ر ۳۸ لکھار (۰۰۰، ۰۳۰، ۰۳۰ روپے سے متباہ ذرہ و زیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لیے عطا کی جائے جو مالی سال مختتم ۲ جون ۱۹۹۱ کے دوران بدلہ مواجب ریٹائرمنٹ و پشن "برداشت کرنے پڑیں گے۔

(تحریک منظور کی گئی)

وزیر خزانہ

جناب اسپیکر! میں تحریک پیش کرتا ہوں۔ کہ ایک رقم جو ر ۳۸ لکھار، ۰۰۰، ۰۳۰ روپے سے متباہ ذرہ و زیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لیے عطا کی جائے جو مالی سال مختتم ۲ جون ۱۹۹۱ کے دوران بدلہ مواجب ریٹائرمنٹ و پشن "بائب مبارہ مالیت پشن" برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب اسپیکر

تحریک جو پیش کی گئی یہ ہے۔ کہ ایک رقم جو رائے کروڑ ۸۳ لاکھ (سر ۳۰۰۰۰۰۰) سو روپے سے متجاوز نہ ہو، وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لیے عطا کیجئے جو مالی سال مختتمہ ۱۹۹۰ء جون ۱۹۹۱ کے دوران بدلہ مذہب بابت مدارس والیت پیش؟ برداشت کرنے پڑیں گے
ر تحریک منظور کی گئی،

وزیر خزانہ

جناب اسپیکر! میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو رائے کروڑ ۳ لاکھ ۲ ہزار ۹ سو (سر ۱۰۳،۹۱) روپے سے متجاوز نہ ہو، وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لیے عطا کی جائے جو مالی سال مختتمہ ۱۹۹۱ء جون ۱۹۹۲ کے دوران بدلہ مذہب "مدالتی نظام" برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب اسپیکر

تحریک جو پیش کی گئی یہ ہے۔ کہ ایک رقم جو رائے کروڑ ۳ لاکھ ۲ ہزار ۹ سو (۱۰۳،۹۱) روپے سے متجاوز نہ ہو، وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لیے عطا کی جائے جو مالی سال مختتمہ ۱۹۹۱ء جون ۱۹۹۲ کے دوران بدلہ مذہب "مدالتی نظام" برداشت کرنے پڑیں گے۔
ر تحریک منظور کی گئی،

وزیر خزانہ

جناب اسپیکر! میں تحریک پیش کرتا ہوں۔ رقم ۲۶ کروڑ ۵۳ لاکھ، ہزار، سو ۱۰۰
سر ۱۰۰، ۳۲۵ روپے سے متباہز نہ ہو۔ وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لیے
عطای کی جائے جو مالی سال مختصر ۳۰ جون ۱۹۹۱ء کے دوران بدلہ مذہبیں "برداشت
کرنے پڑیں گے۔

جناب اسپیکر

تحریک جو پیش کی گئی یہ ہے۔ کہ ایک رقم جو رقم ۲۶ کروڑ ۵۳ لاکھ، ہزار، سو
۱۰۰، ۳۲۵ روپے سے متباہز نہ ہو۔ وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت
کے لیے عطا کی جائے جو مالی سال مختصر ۳۰ جون ۱۹۹۱ء کے دوران بدلہ مذہبیں "برداشت
کرنے پڑیں گے۔

(تحریک منظور کی گئی)

وزیر خزانہ

جناب اسپیکر! میں تحریک پیش کرتا ہوں۔ کہ ایک رقم جو رقم ۲۶ کروڑ ۵۳ لاکھ، ہزار، سو
۱۰۰، ۳۲۰، ۲۱۸ روپے سے متباہز نہ ہو، وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لیے
عطای کی جائے جو مالی سال مختصر ۳۰ جون ۱۹۹۱ء کے دوران بدلہ مذہبیں "قید خانہ جات
و آباد کاری سٹریافتگان" برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب اسپیکر

محکم جو پیش کی گئی، کہ ایک رقم جو ر ۲ کروڑ ۲ لامبھ ہزار ۲ سو (۳۰ سو) - ۱۹۹۰ء دسمبر ۲۰ء روپے سے متجاوز نہ ہو، وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کے کفالت کے لیے عطا کی جائے جو مالی سال مختتم ۳۰ جون ۱۹۹۱ء کے دوران بدلہ مدد "قید خانہ جات و آباد کاری سزا یافتگان" برداشت کرنے پڑیں گے۔
د محکم منظور کی گئی،

وزیر خزانہ

جناب اسپیکر! میں محکم پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو ر ۹ لامبھ ۲ ہزار ایک سو (۳۰ سو) - ۱۹۹۱ء دسمبر ۲۰ء روپے سے متجاوز نہ ہو، وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لیے عطا رکھجائے جو مالی سال مختتم ۳۰ جون ۱۹۹۱ء کے دوران بدلہ مدد شہری دفاع "برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب اسپیکر

محکم جو پیش کی گئی یہ ہے کہ ایک رقم جو ر ۹ لامبھ ۲ ہزار ایک سو (۳۰ سو) - ۱۹۹۱ء دسمبر ۲۰ء روپے سے متجاوز نہ ہو، وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لیے عطا کی جائے جو مالی سال مختتم ۳۰ جون ۱۹۹۱ء کے دوران بدلہ مدد شہری دفاع "برداشت کرنے پڑیں گے۔
(محکم منظور کی گئی)

وزیر خزانہ

جناب اسپیکر ا میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو ر ۱۵ لاکھ ۳۸ ہزار ۷ سو ۳۰۔۳۔۱۹۹۱ء ر ۱۵۳۸،۰۰۰ روپے سے متجاوز نہ ہو، وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کے کفالت کے لیے عطا کی جائے جو مالی سال مختتم ۳۰ جون ۱۹۹۱ء کے دوران بدلہ مڈ نار کو مکمل نظرل "برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب اسپیکر

تحریک جو پیش کی گئی یہ ہے کہ ایک رقم جو ر ۱۵ لاکھ ۳۸ ہزار ۷ سو ۳۰۔۳۔۱۹۹۱ء ر ۱۵۳۸،۰۰۰ روپے سے متجاوز نہ ہو، وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لیے عطا کی جائے جو مالی سال مختتم ۳۰ جون ۱۹۹۱ء کے دوران بدلہ مڈ نار کو مکمل نظرل برداشت کرنے پڑیں گے
(تحریک منظور کی گئی)

وزیر خزانہ

جناب اسپیکر ا میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو ر ۱۵ کروڑ ۵ لاکھ ۳۶ ہزار ۷۵۔۰۰۰ روپے سے متجاوز نہ ہو، وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کے کفالت کے لیے عطا کی جائے جو مالی سال مختتم ۳۰ جون ۱۹۹۱ء کے دوران بدلہ مڈ شہری تقریات "بشمل اخراجات عمل" برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب اسپیکر

تھریک جو پیش کی گئی یہ ہے کہ ایک رقم جو ر. ۵ کروڑ ۱۵ لاکھ ۳۶ ہزار ۰۵/۰۵/۱۹۹۱ روپے سے متجاوز نہ ہو، وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لیے عطا کی جائے جو مالی سال مختتم ۰۲ جون ۱۹۹۱ کے دوران بدلہ ۰۲ شہری تعسیرات، لشمول اخراجات عمل "برداشت کرنے پڑیں گے رٹھریک منظور کی گئی،

وزیر خزانہ

جناب اسپیکر! میں تھریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو ر. ۱۲ کروڑ ۱۵ لاکھ ۵۵ ہزار ۳۵ سو ۵۰ روپے سے متجاوز نہ ہو، وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لیے عطا کی جائے جو مالی سال مختتم ۰۲ جون ۱۹۹۱ کے دوران بدلہ ۰۲ صحت صارمہ "برداشت کرنے پڑیں گے.

جناب اسپیکر

تھریک جو پیش کی گئی یہ ہے کہ ایک رقم جو ر. ۱۵ لاکھ ۵۵ ہزار ۳۵ سو ۵۰ روپے سے متجاوز نہ ہو، وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لیے عطا کی جائے جو مالی سال مختتم ۰۲ جون ۱۹۹۱ کے دوران بدلہ ۰۲ صحت صارمہ "برداشت کرنے پڑیں گے.

رٹھریک منظور کی گئی،

وزیر خزانہ

جناب اسپیکر! میں تحریک پیش کرتا ہوں۔ کہ ایک رقم جو کہ دیک کرو ڈس ۳ لاکھ رہا ہے (۵ سو، ۵۰، ۳۱)۔ سر ۲۵ دوسرے پے سے متجاوز نہ ہو وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لیے عطا کی جائے جو مالی سال مختتمہ ۳۰ جون ۱۹۹۱ء کے دوران بدلہ مدد گھینٹی سینٹرز برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب اسپیکر

تحریک جو پیش کی گئی ہے ہے کہ ایک رقم جو کہ دیک کرو ڈس ۳ لاکھ رہا ہے (۵ سو، ۵۰، ۳۱)۔ سر ۲۵ دوسرے پے سے متجاوز نہ ہو وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لیے عطا کی جائے جو مالی سال مختتمہ ۳۰ جون ۱۹۹۱ء کے دوران بدلہ مدد گھینٹی سینٹرز برداشت کرنے پڑیں گے۔

تحریک نہ خور کی گئی۔

وزیر خزانہ

جناب اسپیکر! میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو رہا ہے (۵ سو، ۵۰، ۳۱، ۵۵، ۹۵) دوسرے پے سے متجاوز نہ ہو وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لیے سخا کی جائے جو مالی سال مختتمہ ۳۰ جون ۱۹۹۱ء کے دوران بدلہ مدد تعلیم برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب اسپیکر

تھریک جو پیش کی گئی ہے کہ ایک رقم جو ر ۴۵ کروڑ ۵۲ لاکھ ۲۰ ہزار ۵ سو ۱۵۰،
ر ۳۲۰،۵۵۰،۹۵۵ روپے سے متقاود نہ ہو۔ وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے
لیے عطا کی جائے جو مالی سال مختصر ۳۰ جون ۱۹۹۱ کے دورانِ بدلہ مدد و تعلیم برداشت
کرنے پڑیں گے

(تھریک منظور کی گئی)

وزیر خزانہ

جناب اسپیکر امیں تھریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو ر ۴۳ کروڑ ۳ لاکھ ۲۶ ہزار ۳ سو
۱۸۰، ر ۳۳۰،۳۶۰ روپے سے متقاود نہ ہو۔ وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے
لیے عطا کی جائے جو مالی سال مختصر ۳۰ جون ۱۹۹۱ کے دورانِ بدلہ مدد و تعلیم برداشت
کرنے پڑیں گے۔

جناب اسپیکر

تھریک جو پیش کی گئی ہے کہ ایک رقم جو ر ۴۳ کروڑ ۳ لاکھ ۲۶ ہزار ۳ سو ۱۸۰،
ر ۳۳۰،۳۶۰ روپے سے متقاود نہ ہو۔ وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لیے عطا کی جائے
جو مالی سال مختصر ۳۰ جون ۱۹۹۱ کے دورانِ بدلہ مدد و تعلیم برداشت کرنے پڑیں گے۔
(تھریک منظور کی گئی)

وزیر خزانہ

جناب اسپیکر میں تحریک پیش کرتا ہوں۔ کہ ایک رقم جو ر۲ کروڑ ۸۷ لاکھ ۵۳ ہزار ایک سو ۹۹، ۱۹۹۱ء کے سے متباہز نہ ہو وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لیے عطا کی جائے جو مالی سال مختتمہ ۳۰ جون ۱۹۹۱ء کے دوران بحدود افرادی قوت ولیبر انظم و النصرام" برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب اسپیکر

تحریک جو پیش کی گئی ہے۔ کہ ایک رقم جو ر۳ کروڑ ۶۸ لاکھ ۵۳ ہزار ایک سو ۹۹، ۱۹۹۱ء کے سے متباہز نہ ہو وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لیے عطا کی جائے جو مالی سال مختتمہ ۳۰ جون ۱۹۹۱ء کے دوران بحدود " افرادی قوت ولیبر اننظم و النصرام" برداشت کرنے پڑیں گے۔

(تحریک منظور کی گئی)

وزیر خزانہ

جناب اسپیکر میں تحریک پیش کرتا ہوں۔ کہ ایک رقم جو ر۳۴ لاکھ ۲۲ ہزار ۰۰ سو ۱۰، ۱۹۹۱ء کے سے متباہز نہ ہو، وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لیے عطا کی جائے جو مالی سال مختتمہ ۳۰ جون ۱۹۹۱ء کے دوران بحدود تکمیل و تغیراتی سہولیات" برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب اسپیکر

تحریک جو پیش کی گئی ہے ہے کہ ایک رقم جو ر ۲۳ لکھ ۳۷، ہزار ۳ سو ۹۰ بر ۴۹۰ دار ۲۳ دار ۷۶ سے مبتدا و زد ہو، وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لیے عطا کی جائے جو مالی سال مختتم ۳۰ جون ۱۹۹۱ کے دوران بعد میں تحسین و ترقی کی سہولیات "برداشت کرنے پڑیں گے۔
(تحریک منظور کی گئی)

وزیر خزانہ

جناب اسپیکر امیں تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو ر ۲۵ لکھ ۲۳ ہزار ۵ سو ۸۰ بر ۴۹۰ دار ۲۳ دار ۷۶ روپے سے مبتدا و زد ہو وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لیے عطا کی جائے جو مالی سال مختتم ۳۰ جون ۱۹۹۱ کے دوران بعد میں تحسین و ترقی اور سماجی تحریک "برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب اسپیکر

تحریک جو پیش کی گئی ہے ہے کہ ایک رقم جو ر ۲۵ لکھ ۲۳ ہزار ۵ سو ۸۰ بر ۴۹۰ دار ۲۳ دار ۷۶ روپے سے مبتدا و زد ہو وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لیے عطا کی جائے جو مالی سال مختتم ۳۰ جون ۱۹۹۱ کے دوران بعد میں تحسین و ترقی اور سماجی تحریک "برداشت کرنے پڑیں گے۔
(تحریک منظور کی گئی)

وزیر خزانہ

جناب اسپیکر! میں تحریک پیش کرتا ہوں۔ کہ ایک رقم جو ر ۲۸۰،۰۰۰ لامگہ (مر ۲،۸۰۰،۰۰۰ روپے سے متقاود نہ ہو، وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لیے عطا کی جائے جو مالی سال مختینہ ۳۰ جون ۱۹۹۱ء کے دوران بدلہ مدد قدرتی آفات و تباہ کاری (اماڈ) برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب اسپیکر

تحریک جو پیش کی گئی یہ ہے، کہ ایک رقم جو (۲۸ لاکھ) مر ۲،۸۰۰،۰۰۰ روپے سے متقاود نہ ہو، وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لیے عطا کی جائے جو مالی سال مختینہ ۳۰ جون ۱۹۹۱ء کے دوران بدلہ مدد قدرتی آفات و تباہ کاری (اماڈ) برداشت کرنے پڑیں گے۔

(تحریک پیش کی گئی)

وزیر خزانہ

جناب اسپیکر! میں تحریک پیش کرتا ہوں۔ کہ ایک رقم جو ر ۳۶ لاکھ ۳۶ ہزار ۹ سو ۲۲،۹۲۳ روپے سے متقاود نہ ہو اور وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لیے عطا کی جائے جو مالی سال مختینہ ۳۰ جون ۱۹۹۱ء کے دوران بدلہ مدد اوقاف“ برداشت کرنے پڑیں گے۔

وزیر خزانہ

جناب اسپیکر! میں تحریک پیش کرتا ہوں۔ کہ ایک رقم جو (ایک کروڑ ۴۵ لاکھ ۴۶ ہزار ۹ سو ۶۷،۹۴۵ روپے سے متقاود نہ ہو، وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لیے عطا کی جائے جو مالی سال مختینہ ۳۰ جون ۱۹۹۱ء کے دوران بدلہ مدد مدد مالیہ اراضی“ برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب اسپیکر

جناب اسپیکر

تحمیک جو پیش کی گئی ہے۔ کہ ایک رقم جو ر ۳۹ لامکھ ۳۶ ہزار ۹ سو ۷ ر ۷۶، ۹۳۶، ۹ روپے سے متقاود نہ ہو، وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لیے عطا کی جائے جو مالی سال مختتمہ ۱۹۹۱ء کے دوران بدلہ اوقاف" برداشت کرنے پڑیں گے۔

تحمیک منظور کی گئی،

وزیر خزانہ

جناب اسپیکر اسیں تحریک پیش کرتا ہوں۔ کہ ایک رقم جو ر ۲ کروڑ ۹۱ لامکھ ۸ سو ۱ ر ۸۱، ۸۰۰، ۰۰۰ روپے سے متقاود نہ ہو، وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لیے عطا کی جائے جو مالی سال مختتمہ ۱۹۹۱ء کے دوران بدلہ زراعت" برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب اسپیکر

تحمیک جو پیش کی گئی ہے۔ کہ ایک رقم جو ر ۲ کروڑ ۹۱ لامکھ ۸ سو ۱ ر ۸۱، ۸۰۰، ۰۰۰ روپے سے متقاود نہ ہو، وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لیے عطا کی جائے جو مالی سال مختتمہ ۱۹۹۱ء کے دوران بدلہ زراعت" برداشت کرنے پڑیں گے۔

تحمیک منظور کی گئی،

وزیر خزانہ

جناب اسپیکر امیں تحریک پیش کرتا ہوں۔ کہ ایک رقم جو رائے کروڑ ۹۵ لاکھ ۶ ہزار ۹ سو ۶ یم۔ بر ۶۷۹۵ روپے سے متجاوز نہ ہو، وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کے کفالت کے لیے عطا کی جائے جو مالی سال مختصر ۳ جون ۱۹۹۱ء کے دران بدلہ م۔ «مالیہ اراضی» برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب اسپیکر

تحریک جو پیش کی گئی یہ ہے کہ ایک رقم جو رائے کروڑ ۹۵ لاکھ ۹ ہزار ۹ سو ۶، بر ۶۷۹۵ روپے سے متجاوز نہ ہو وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لیے عطا کی جائے جو مالی سال مختصر ۳ جون ۱۹۹۱ء کے دران بدلہ م۔ «مالیہ اراضی» برداشت کرنے پڑیں گے۔

(تحریک منظور کی گئی،

وزیر خزانہ

جناب اسپیکر امیں تحریک پیش کرتا ہوں۔ کہ ایک رقم جو ریگارہ کروڑ ۶۹ لاکھ ۲ سو ۶، بر ۶۷۹۰ روپے سے متجاوز نہ ہو، وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لیے عطا کی جائے جو مالی سال مختصر ۳ جون ۱۹۹۱ء کے دران بدلہ م۔ «مور پر درش حیوانات» برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب اسپیکر

تحریک جو پیش کی گئی ہے کہ ایک رقم جو رکیارہ کروڑ ۶۴ لامبڑا ۳ سو ۱۲، ۰۳۶، ۰۹۰، ۱۹۹۰ء میں سے متباوز نہ ہو، وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لیے عطا کی جائے جو مالی سال ۱۹۹۱ء کے دورانِ بلڈ مڈ اور پردرش حیوانات، برداشت کرنے پڑیں گے۔

(تحریک منظور کی گئی)

وزیر خزانہ

جناب اسپیکر! میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو رکوڑہ ۵ لامبڑا ۷ ہزار ۳ سو ۱۹، ۰۳۹، ۰۵، ۰۳۰ روپے سے متباوز نہ ہو، وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لیے عطا کی جائے جو مالی سال ۱۹۹۱ء کے دورانِ بلڈ مڈ جنگلات تھے۔

برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب اسپیکر

تحریک جو پیش کی گئی ہے کہ ایک رقم جو رکوڑہ ۵ لامبڑا ۷ ہزار ۳ سو ۱۹، ۰۳۹، ۰۵، ۰۳۰ روپے سے متباوز نہ ہو، وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لیے عطا کی جائے جو مالی سال ۱۹۹۱ء کے دورانِ بلڈ مڈ جنگلات، برداشت کرنے پڑیں گے۔

(تحریک منظور کی گئی)

وزیر خزانہ

جناب اسپیکر امیں تحریک پیش کرتا ہوں۔ کہ ایک رقم جو ر۸۷ لامکھہ ۹۲ بہزار ۳ سو ۶۰ / ۱۹۹۲ء روپے سے متباہز نہ ہو، وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لیے عطا کی جائے جو مالی سال اختتمنے ۳۰ جون ۱۹۹۱ء کے دوران مبدلہ مہ ماہی گیری "برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب اسپیکر

تحریک جو پیش کی گئی یہ ہے کہ ایک رقم جو ر۸۷ لامکھہ ۹۲ بہزار ۳ سو ۶۰ / ۱۹۹۲ء روپے سے متباہز نہ ہو، وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لیے عطا کی جائے جو مالی سال اختتمنے ۳۰ جون ۱۹۹۱ء کے دوران مبدلہ مہ ماہی گیری "برداشت کرنے پڑیں گے۔

(تحریک نظور کی گئی)

وزیر خزانہ

جناب اسپیکر امیں تحریک پیش کرتا ہوں۔ کہ ایک رقم جو ر ۳۹ لامکھہ ۱۰ بہزار ایک سو ۹۵/- ۱۹۹۵ء روپے سے متباہز نہ ہو، وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کے کفالت کے لیے عطا کی جائے جو مالی سال اختتمنے ۳۰ جون ۱۹۹۱ء کے دوران مبدلہ مہ امداد باہمی "برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب اسپیکر

تحریک جو پیش کی گئی ہے۔ کہ ایک رقم جو ر ۳۹ لاکھ ۰ ایک سو ۹۵۔ بر ۱۹۴۱ء مارچ سے متوجہ نہ ہو، وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لیے عطا کی جائے جو مالی سال مختتم سے
۰۳، جون ۱۹۹۱ء کے دوران بدلہ مذ امداد با آئی "برداشت کرنے پڑیں گے۔
(تحریک منظور کی گئی)

وزیر خزانہ

جناب اسپیکر! میں تحریک پیش کرتا ہوں۔ کہ ایک رقم جو ر ۳۳ کروڑ ۵ لاکھ ۳۸ نہراہ (س) مارچ ۱۹۹۱ء مارچ سے متوجہ نہ ہو، وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لیے عطا کی جائے جو مالی سال مختتم ۰۳، جون ۱۹۹۱ء کے دوران بدلہ مذ آب پاشی "برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب اسپیکر

تحریک جو پیش کی گئی ہے۔ کہ ایک رقم جو ر ۳۳ کروڑ ۵ لاکھ ۳۸ نہراہ (سوا) مارچ ۱۹۹۱ء مارچ سے متوجہ نہ ہو، وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لیے عطا کی جائے جو مالی سال مختتم ۰۳، جون ۱۹۹۱ء کے دوران بدلہ مذ آب پاشی "برداشت کرنے پڑیں گے۔
(تحریک منظور کی گئی)

وزیر خزانہ

جناب اسپیکر! میں سخنیک پیش کرتا ہوں۔ کہ ایک رقم جو ر ۳ کروڑ ۵۲ لاکھ ۱۶ ہزار ۰۰/- سے ۳۱۶ ر ۳۵ روپے سے متباہز نہ ہو، وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لیے عطا کی جائے جو باری سال مختتمہ ۳۰ جون ۱۹۹۱ء کے دوران بدلہ مددی ترقی“ برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب اسپیکر

سخنیک جو پیش کی گئی ہے ہے۔ کہ ایک رقم جو ر ۳ کروڑ ۵۲ لاکھ ۱۶ ہزار ۰۰/- سے ۳۱۶ ر ۳۵ روپے سے متباہز نہ ہو، وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لیے عطا کی جائے۔ جو باری سال مختتمہ ۳۰ جون ۱۹۹۱ء کے دوران بدلہ مددی ترقی“ برداشت کرنے پڑیں گے۔

سخنیک منظور کی گئی،

وزیر خزانہ

جناب اسپیکر! میں سخنیک پیش کرتا ہوں۔ کہ ایک رقم جو ر ۳ کروڑ ۸۳ لاکھ ۹ ہزار ۳۰ سو ۰۰/- سے ۳۶۰ روپے سے متباہز نہ ہو، وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لیے عطا کی جائے جو باری سال مختتمہ ۳۰ جون ۱۹۹۱ء کے دوران بدلہ مدد“ صفت و حرفت“ برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب اسپکیر

ستحکیک جو پیش کی گئی ہے۔ کہ ایک رقم جو ر ۳ کر دڑ ۸۲ لاکھ، ۹ ہزار ۶ سو ۲۰،
 ۱۹۹۱ء روپے سے متجاوز نہ ہو، وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لیے عطا
 کی جائے جو مالی سال ختم ہے۔ ۳۰ جون ۱۹۹۱ء کے دوران مسئلہ مفت و حرفت "برداشت
 کرنے پڑی گے۔

(ستحکیک منظور کی گئی)

وزیر خزانہ

جناب اسپکیر امیں ستحکیک پیش کرتا ہوں۔ کہ ایک رقم جو ر ۳۲ لاکھ ۶۳ ہزار
 ایک سو ۲۰، ۰۰۰، ۰۰۰ روپے سے متجاوز نہ ہو، وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے
 لیے عطا کی جائے جو مالی سال ختم ہے۔ ۳۰ جون ۱۹۹۱ء کے دوران مسئلہ مٹیشیری اور
 طباعت "برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب اسپکیر

ستحکیک جو پیش کی گئی ہے۔ کہ ایک رقم جو ر ۳۲ لاکھ ۳۰ سو ۰۰۰ ہزار ایک سو ۲۰، ۰۰۰، ۰۰۰ روپے سے متجاوز نہ ہو، وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لیے عطا کی جائے جو مالی سال ختم ہے۔ ۳۰ جون ۱۹۹۱ء کے دوران مسئلہ مٹیشیری اور طباعت "برداشت کرنے پڑیں گے۔

(ستحکیک منظور کی گئی)

وزیر خزانہ

جناب اسپیکر! میں تحریک پیش کرتا ہوں۔ کہ ایک رقم جو ر ۵۵ لاکھ ۸۱ ہزار ۵ سو۔)۔ ر ۵،۵۸۱،۵،۵ روپے سے متعادز نہ ہو، وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لیے عطا کی جائے جو مالی سال مختتم ۳۰ جون ۱۹۹۱ کے دوران میں معدنی وسائل دشہ جات سنسی، برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب اسپیکر

تحریک جو پیش کی گئی یہ ہے۔ کہ ایک رقم جو ر ۵۵ لاکھ ۸۱ ہزار ۵ سو۔)۔ ر ۵،۵۸۱،۵،۵ روپے سے متعادز نہ ہو۔ وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لیے عطا کی جائے جو مالی سال مختتم ۳۰ جون ۱۹۹۱ کے دوران میں معدنی وسائل دشہ جات سنسی، برداشت کرنے پڑیں گے۔
 (تحریک مستثور کی گئی)

وزیر خزانہ

جناب اسپیکر! میں تحریک پیش کرتا ہوں۔ کہ ایک رقم جو ر ۲۳ کروڑ ۲۶ لاکھ ۳۰ ہزار، ر ۲۳۰،۲۶۳ روپے سے متعادز نہ ہو، وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لیے عطا کی جائے جو مالی سال مختتم ۳۰ جون ۱۹۹۱ کے دوران میں معدنی وسائل سب سے مدد کے۔ برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب اسپیکر

ستھر کیک جو پیش کی گئی یہ ہے۔ کہ ایک رقم جو ر ۲۳ کروڑ ۳۶ لاکھ ۳۰ ہزار /
روپے سے متباوز نہ ہو، وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لیے عطا
کی جائے جو مالی سال مختتمہ ۳۰ جون ۱۹۹۱ کے دوران بدلہ مدد سب سینیڈی " ۳۶، ۳۷، ۳۸، ۳۹، ۴۰
برداشت کرنے پڑیں گے۔
(ستھر کی منظور کی گئی)

وزیر خزانہ

جناب اسپیکر! میں ستھر کیک پیش کرتا ہوں۔ کہ ایک رقم جو (ایک کروڑ ۳۶ لاکھ
۴۰ ہزار / ر ۱۲، ۱۳ ر روپے سے متباوز نہ ہو، وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کے
کفالت کے لیے عطا کی جائے جو مالی سال مختتمہ ۳۰ جون ۱۹۹۱ کے دوران بدلہ مدد
"قرضہ جات و پیشگی" برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب اسپیکر

ستھر کیک جو پیش کی گئی یہ ہے۔ کہ ایک رقم جو (ایک کروڑ ۳۶ لاکھ ۲۰ ہزار /
روپے سے متباوز نہ ہو، وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے
لیے عطا کی جائے جو مالی سال مختتمہ ۳۰ جون ۱۹۹۱ کے دوران بدلہ مدد قرضہ
جات و پیشگی" برداشت کرنے پڑیں گے۔
(ستھر کی منظور کی گئی)

وزیر خزانہ

جناب اپیکر امیں ستر کیک پیش کرتا ہوں۔ کہ ایک رقم جو رائیک ارب ۲۳ کروڑ ۸۶ لاکھ، ۲ ہزار، ۷۰۰، ۳۲۸، ۶۳ روپے سے متجاوز نہ ہو، وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کیے عطا کی جائے جو مالی سال مختتم ۲۰ جون ۱۹۹۱ء کے دورانِ بسند مذکور "سرکاری تجارت" برداشت کرنے پڑیں گے

جناب اپیکر

ستر کیک جو پیش کی گئی یہ ہے کہ ایک رقم جو رائیک ارب ۲۳ کروڑ ۸۶ لاکھ، ۲ ہزار، ۷۰۰، ۳۲۸، ۶۳ روپے سے متجاوز نہ ہو، وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لیے عص کی جائے جو مالی سال مختتم ۲۰ جون ۱۹۹۱ء کے دورانِ بسند مذکور "سرکاری تجارت" برداشت کرنے پڑیں گے۔

(ستر کیک منظور کی گئی)

ترقیاتی اخراجات

وزیر خزانہ

جناب اپیکر امیں ستر کیک پیش کرتا ہوں۔ کہ ایک رقم جو رائیک ارب ۲۳ کروڑ ۳۰ لاکھ، ۷۰۰، ۳۲۸، ۶۳ روپے سے متجاوز نہ ہو، وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لیے عطا کی جائے۔ جو مالی سال مختتم ۲۰ جون ۱۹۹۱ء کے دورانِ بسند مذکور "نظم و نسق عامہ" برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب اسپیکر

ستحکیم جو پیش کی گئی یہ ہے کہ ایک رقم جو ر ۶۲ کروڑ ۳۰ لاکھ (R...R...R ۶۲ لاکھ پے سے متفاہز نہ ہو، وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لیے عطا رکی جائے جو اسی سال مختتمہ ہو جن ۱۹۹۱ء کے دران بدلہ مذکور "نظم و نسق عامہ" برداشت کرنے پڑیں گے۔
ستحکیم منظور کی گئی،

وزیر خزانہ

جناب اسپیکر امیں ستحکیم پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو ر ۶۲ لاکھ ۱۳ لاکھ (R...R...R ۶۲ لاکھ) روپے سے متفاہز نہ ہو، وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لیے عطا رکی جائے جو اسی سال مختتمہ ہو جن ۱۹۹۱ء کے دران بدلہ مذکور "لار اینڈ آرڈر" برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب اسپیکر

ستحکیم جو پیش کی گئی یہ ہے کہ ایک رقم جو ر ۶۲ کروڑ ۳۰ لاکھ ۱۳ لاکھ (R...R...R ۶۲ لاکھ) روپے سے متفاہز نہ ہو، وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لیے عطا رکی جائے جو اسی سال مختتمہ ہو جن ۱۹۹۱ء کے دران بدلہ مذکور "لار اینڈ آرڈر" برداشت کرنے پڑیں گے۔
ستحکیم منظور کی گئی،

وزیر خزانہ

جناب اسپیکر امیں ستحکیم پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو ر ۶۲ کروڑ ۳۰ لاکھ ۱۳ لاکھ (R...R...R ۶۲ لاکھ)

- / ۰۰۰۱۰۳۳۶۰۲۳۶۱ روپے سے متباہز نہ ہو، وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لیے عطا کی جائے جو مالی سال مختتمہ ۳۰ جون ۱۹۹۱ کے دوران بدلہ مکیونٹی سر دسٹر برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب اسپیکر

خوبیک جو پیش کی گئی ہے کہ ایک رقم جو ر۳۴ کروڑ ۶۲ لاکھ ۱۵ ہزار (مر ۰۰۰۱۰۳۳۶۰۲۳۶۱) روپے سے متباہز نہ ہو، وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لیے عطا کی جائے جو مالی سال مختتمہ ۳۰ جون ۱۹۹۱ کے دوران بدلہ مکیونٹی سر دسٹر برداشت کرنے پڑیں گے (خوبیک منظور کی گئی)

وزیر خزانہ

جناب اسپیکر ایس خوبیک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو ر۳۴ کروڑ ۳۲ لاکھ ۵۵ ہزار (مر ۰۰۰۱۰۳۳۶۰۲۵۵) روپے سے متباہز نہ ہو، وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لیے عطا کی جائے جو مالی سال مختتمہ ۳۰ جون ۱۹۹۱ کے دوران بدلہ مکیونٹی سر دسٹر برداشت کرنے پڑیں گے

جناب اسپیکر

خوبیک جو پیش کی گئی ہے کہ ایک رقم جو ر۳۴ کروڑ ۳۲ لاکھ ۵۵ ہزار (مر ۰۰۰۱۰۳۳۶۰۲۵۵) روپے سے متباہز نہ ہو، وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لیے عطا کی جائے جو مالی سال مختتمہ ۳۰ جون ۱۹۹۱ کے دوران بدلہ مکیونٹی سر دسٹر برداشت کرنے پڑیں گے

یے عطا کی جائے جو مالی سال خفته ۰۳ جون ۱۹۹۱ کے دوران بدلہ تہ سو شل سرو منزہ" برداشت کرنے پڑیں گے۔
 (آخریک منظور کی گئی)

وزیر خزانہ

جناب اسپیکر! میں تحریک پیش کرتا ہوں۔ کہ ایک رقم جو رسم کر دلہ ۸۳ لاکھ. ۵ ہزار روپے سے متباہ وزیر نہ ہو، وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لیے سرو منزہ" برداشت کرنے پڑیں گے۔
 عطا کی جائے جو مالی سال خفته ۰۳ جون ۱۹۹۱ کے دوران بدلہ تہ اکنامک سرو منزہ" برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب اسپیکر

تحریک پیش کی گئی یہ ہے کہ ایک رقم جو رسم کر دلہ ۸۳ لاکھ. ۵ ہزار روپے سے متباہ وزیر نہ ہو، وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لیے سرو منزہ" برداشت کرنے پڑیں گے۔
 (آخریک منظور کی گئی)

جناب اسپیکر

مطالبات ز منظور ہوئے۔ بحث بابت سال اینیس سو نوے اکیانوے منظور ہو گا۔ (تحمیق آرخ)

جناب اپیکر

اب آسمانی احلاس مورخہ ۲۳ جون ۱۹۹۰ء ارتام پار بجھے تک ملتوی کیا جاتا ہے

ردت نو سمجھ کر تیس منٹ پر آسمانی کا احلاس مورخہ ۲۳ جون ۱۹۹۰ء (۱۹۹۰)

(ایروز شنبہ، ۷) چار بجھے تک سے یہ ملتوی ہو گیا۔

رگو نمنٹ پر پیش ٹوچن ان کوٹھے ۶:۴۵، ۲۷ مئی، ۱۹۹۲ء تعداد ۲۰۰ کتاب